

برسات کی رات تم دیکھتے ہو گے اوسیطح توزمین کے اور گاہک بھی دیکھتے ہونگے اوجسب
برسات کی رات اچھی ہوئی تب نمبردار کو بھی تو خیال ہو گا کہ اب تم ضرور زمین لو گے اور
وہ اس بھروسے پر تم سے اضافہ مانگے گا اور جو تم اگر وکر کرو گے تو تمہاری زمین کا دہ
ٹاہک لاکر کھڑا کر گیا جس سے تم دب جاؤ گے اور نمبردار کا من مانا نہیں تو کچھ تو اضافہ
رو گے اس واسطے بہتر ہو کہ ایسے وقت میں پٹہ لے لو کہ تم اور نمبردار دونوں و بدھائی
ہو اور پیشہ کی مہر کے بھروسے پر کام کرو کہ وہ فائدہ دلاویگا تو ہو ویگا اور یہ خیال کر لو
اساڑہ اچھا برسا اور تنے زمین بھی لی اور پھر سانوں میں سوکھا ہوا تو کیا کرو گے۔

کاشتکار۔ بیشک آپ سچ کہتے ہیں اور یہ ہماری چوک ہو کہ پہلے سے پہنچیں
لیتے مگر نمبردار تو بے اساڑہ ہر سے پٹہ دینے پر رجوع ہی نہیں ہوتے۔

سمجھہ دار۔ البتہ یہ سچ ہے اور وہ کیون۔ رجوع ہونگے اس واسطے کہ وہ تو اپنی
لوان گاتھتے ہیں مگر جب تم سب ایک کر لو اور اپنا ارادہ ظاہر کر دو کہ بیا کھو یا چھین
نمبردار پٹہ نہ دیوے گا تو زمین پھر نہ جو میں گے بلکہ دوسرے گانون میں پا ہی سے
زمین ٹھراؤ تو نمبردار لاچار ہو جائیگا اور آپ ہی آپ پٹہ لکھ دیوے گا۔

کاشتکار۔ یہ تو سچ بات ہو مگر ہم لوگوں میں ایسا کمان ہوتا ہو۔
سمجھہ دار۔ یہ بھی ایک بڑی غلطی ہے اور اچھے کام میں ایسا کمزور بادی کی جڑ
ہلکے ہلکے کا ہند کرتے وہ ہمیشہ خراب مالتے منہ جٹ تل میں آدمی

NOT TO BE USED

CHECKED

پاکستانی



حکومت پنجاب
وزارت خزانہ
کراچی
پاکستان

فہرست مطلب و گید

صفحہ نمبر	شرح مطلب	صفحہ نمبر	شرح مطلب	صفحہ نمبر
۱۹۹	اجراء و ذکر کی تمہید اور قرقی میں کیا کیا	۳۷	مار پیٹ کی سزا -	حصہ اول
۱۵۰	اجراء و ذکر کی مین قید سے		مار پیٹ کر کے	ایضاً
	جھوٹنے کی تدبیر -	۳۸	لگان لینے کی سزا -	
۱۵۱	عرضی دعویٰ کے نمونہ موافق		صرف حق قائم کر نیکی	حصہ دوم
۱۵۲	دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۱۹۶۹ء -		نامش کا طریقہ -	
۳۰۳	تقدیر کی عدم برہمیں خارج ہو چکا	۱۱۷	قرقی میں سرکاری	ایضاً
	یا کی طرف سے ذکر ہو نہ کیا علاج -		نوکر کی مزاحمت	
۲۰۵	اپیل کی شرح -		کر نیکی سزا -	
۲۲۱	جدول جس میں معلوم ہو گا کہ کوئی	۱۲۷	جو مال قرق ہوا ہو	ایضاً
۲۲۲	کس عدالت میں کیے جائیں گے		اوسپر جھوٹے	
	اسٹامپ پر دائر ہو گا و کس عدالت میں	ایضاً	دعوے کرنے کی سزا	
	اپیل ہوگی -		گو ہا جمع کر کے بلوہ	حصہ سوم
۲۵۱	جدول جس میں ظاہر ہو گا کہ کتنے		کر نیکی سزا -	
	روپیہ کی دعویٰ کی عرضی کتنے قیمت		جو لگان پٹنگی دیا جاوے	ایضاً
	اسٹامپ پر لکھی جاتی ہے -	۱۳۱	اوسکے موازنے کا سبب -	
۲۶۱	طریقہ پنچایت خاکی -	۱۵۷		
۲۸۲	اپنے بری دستور شان وادہ کی			
	سیکشن کی تدبیر -			

فہرست مطالب ایکٹ لگان مشمولہ مفید الزارعین

نمبر	مطلب	صفحہ	نمبر	مطلب	صفحہ
۱	نام مختصر ایکٹ کا اور لگان	۱۸	۱۲	بقایا مالگذاری یا لگان کیلئے	۱۵۶
	یہ ایکٹ نافذ ہوگا۔			مقصود ہوگی۔	
۲	منسوخی قوانین وغیرہ۔	ایضاً ۱۹	۱۳	رسیدات بابت لگان۔	۳۷
۳	شرح اصطلاحات اودہ۔	ایضاً ۲۰	۱۴	اختیار و دخل کرنے تعداد	۲۰
۴	استشارت قرار نامہ تجاویز			مالگذاری یا لگان وجہ لاداکا	
۵	جور عیاق قبضہ داری	۱۳۵		عدالت میں بغیر دائر ہونے	
	رکھے ہوں۔			مقدمہ کے۔	
۶	تلف ہونا حق قبضہ داری کا	ایضاً ۱۵۴	۱۵	طریقہ کارروائی بر طبق دخل	ایضاً
۷	استحقاق رعیت کا واسطے	۳۱		کرنے اور نکال لینے زر لگان کے	
	چٹے کے۔		۱۶	حد سماعت مقدمات بابت بقایا	ایضاً
۸	چٹے جکی وہ رعیت مستحق ہے	۱۴۰		مالگذاری یا لگان۔	
	جبکہ حق قبضہ داری چل رہی ہے		۱۷	معاوضہ رعیت کو در صورتیکہ	ایضاً
۹	چٹے جکی وہ رعیت مستحق ہے	۳۱		مالک اراضی زر مالگذاری یا	
	جبکہ حق قبضہ داری چل نہیں رہی			لگان لینا قبول نہ کرے۔	
۱۰	مالک اراضی مستحق پانے	ایضاً ۱۴۰	۱۸	معاوضہ مالک ادنیٰ یا رعیت کو	۲۵
	قبولیت کا ہے۔			در صورتیکہ خلاف قانون حیراً	
۱۱	نصوبہ ہونا ٹیڈ کا۔	ایضاً ۱۶۵		لگان وصول کیا جاوے۔	

بیان	مطلب	صفحہ نمبر	مطلب	صفحہ نمبر
۱۹	مقدمہ بابت تخفیف لگان	۴۸	کہ کون حکام سماعت اور	
	منجانب مالکِ دینی یا رعیت کے		فیصلہ مقدمات کا مطابق	
۲۰	کب عدالت مجاز ہے کہ معافی	۴۹	اوس دفعہ کے کریں۔	
	لگان کی اجازت دیوے۔		۳۱	۴۵
۲۱	ترکِ راضی از جانب رعیت۔	۵۳	بطور لگان لیا جاوے۔	
۲۲	حق رعیت بابت معاوضہ	۵۶	۳۱	۵۶
۲۳	شرح اصلاحات۔	۵۷	تنازع۔	
۲۴	معاوضہ کس طرح دیا جاوے گا۔	۵۹	۳۲	۱۳۸
۲۵	قاعدہ در صورت خلائ	۵۹	۳۳	۱۳۹
	نسبت تعداد قیمت معاوضہ کے		بعد فیصلہ تقرری لگان	
۲۶	حاضر کرنا پڑے بت سالہ کا	۶۰	بوجہ دفعہ ۳۲ کے۔	
	مانع استحقاق معاوضہ		۳۴	۱۴۰
	اصلاحات کا ہو گا۔		۳۵	۱۴۲
۲۷	مالکِ راضی استحقاق کھتا ہے	۸۱	۳۵	۱۴۳
	کہ اراضی پر جاؤ اور پیمائش کر کے		۱۵۳	
۲۸	تبدیل کرنا لگان کا جو بقدر	۱۵۳	۱۵۳	
	جنس دیا جاتا ہو۔		۱۵۳	
۲۹	صاحبِ حق کس طرح مجاز ہونگے	۱۵۳	۱۵۳	
	کہ دفعہ ۲۸ کو کسی جگہ سے			
	متعلق کریں اور حکم صادر کریں			

صفحہ نمبر	مطلب	صفحہ نمبر	مطلب	صفحہ نمبر
۸۰	حصول	۱۶۴	۳۶ مقدمات جنہیں شہادت تحریری مثلاً اقرار نامہ واسطے تبدیلی لگان کے موجود ہے۔	۱۶۴
۸۱	ایضاً	۷۷	۳۷ مذکور وجوہات کا جسکے بنا پر رعیت عذر کر سکتی ہو کہ وہ لائق بیدخلی نہیں ہو۔	۷۷
۸۲	ایضاً	۷۸	۳۸ وقت بیدخلی رعیت - ایضاً	۷۸
۸۳	ایضاً	۷۹	۳۹ وقت بیدخلی اوس رعیت کا ایضاً جسے نسکمی رعیت کو ٹھیکہ دیا ہو	۷۹
۸۴	ایضاً	۸۰	۴۰ بیدخلی بوجہ باقی لگان - ایضاً	۸۰
۸۵	ایضاً	۸۱	۴۱ بیدخلی رعیت جبکہ حق قبضہ اڑی حاصل ہے۔	۸۱
۸۶	ایضاً	۸۲	۴۲ بیدخلی رعیت کی جبکہ حق قبضہ داری حاصل نہیں ہو۔	۸۲
۸۷	ایضاً	۸۳	۴۳ اطلاع نامہ بیدخلی رعیت ایضاً	۸۳
۸۸	ایضاً	۸۴	۴۴ جبکہ حق قبضہ داری حاصل نہیں ہو۔	۸۴
۸۹	ایضاً	۸۵	۴۵ اگر بابت اطلاع نامہ کے عذر داری نہ ہو تو قبضہ رعیت کا	۸۵
۹۰	ایضاً	۸۶	۴۶ برخواست سمجھا جائیگا۔	۸۶
۹۱	ایضاً	۸۷		۸۷
۹۲	ایضاً	۸۸		۸۸
۹۳	ایضاً	۸۹		۸۹
۹۴	ایضاً	۹۰		۹۰
۹۵	ایضاً	۹۱		۹۱
۹۶	ایضاً	۹۲		۹۲
۹۷	ایضاً	۹۳		۹۳
۹۸	ایضاً	۹۴		۹۴
۹۹	ایضاً	۹۵		۹۵
۱۰۰	ایضاً	۹۶		۹۶

نمبر	مطلب	نمبر	مطلب
۵۵	درخواست قارق در صورت مرضحت۔	۱۲۶	تو جائز ہو گا کہ نیلام ملوثی کیا جاوے۔
۵۶	بڑھائی قرق بوقت حاضر کرنے بقایا اور زر خرچہ کے۔	۱۰۵	اداسے زر شمن۔
۵۷	درخواست نیلام۔	۶۷	محاصل نیلام۔
۵۸	نمونہ درخواست۔	۶۸	عمدہ داران نیلام کنندہ خود خرید نہ کریں۔
۵۹	کارروائی بروقت گزرنے درخواست کے۔	۶۹	قارق کی بے ضابطگیوں کی رپورٹ عدالت کو کیجاوے گی۔
۶۰	بوقت دائر ہونے استغاثہ کے نیلام ملوثی کیا جاوے۔	۷۰	در صورت نمونے نیلام کے خرچہ کی طرح وصول کیا جاوے۔
۶۱	ناش بابت عذر داری مطالبہ قارق۔	۷۱	اگر بعد دائر ہونے ناش کے بقایا وجب الادا تجویز کی جاوے تو اشتہار ثانی نیلام جاری کیا جاوے گا۔
۶۲	بڑھائی قرق بوقت تحریر دستاویز۔	۷۲	مقدمات عذر داری مطالبہ میں قارق کو بقایا ثابت کرنا ہو گا۔
۶۳	بوقت نقصان سیما مقررہ اشتہار اگر ناش دائر نہ ہو تو جائز ہو گا کہ کارروائی نیلام جاری کی جاوے۔	۷۳	جو قرق از راہ انیدر سانی ہو اسکا محاضہ۔
۶۴	موقع اور طریقہ نیلام۔	۷۴	مقدمہ۔
۶۵	اگر قیمت وجب کی ہوئی ہو	۷۵	مقدمہ۔

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
۴۴ نائش منجانب شخص ثالث جو دعویٰ دار جائداد مقررہ کا ہوے۔	۱۰۷	۸۲ قید مجرم۔	۱۲۹
۴۵ واگذاری جائداد ہنگام دینے ضمانت کے صدور حکم بر وقت خارج ہونے دعویٰ کے معاوضہ قرقی جائیداد غیر شخص کا	ایضاً	۸۳ مقدمات قابل سماعت از رو ایکٹ ہذا۔	۲۲۱
۴۶ پیداوار قابل قرقی مقبوضہ رعیت با قیدار پرد دعویٰ مالک اراضی کا ترجیح کچھ گا۔	ایضاً	۸۴ (الف) مقدمات منجانب مالک ارضی (ب) مقدمات منجانب مالک ادنیٰ یاریعت کے۔	۲۲۹
۴۷ غیر شخص جو اپنی تین مالک ارضی اور اپنا استحقاق قرقی ظاہر کرے فریق مسترد قرار دیا جاوے۔	ایضاً	۸۵ (ج) مقدمات دربارہ بٹائی یا کنکوت پیداوار۔	۲۳۰
۴۸ دعویٰ بابت قرقی بیجا۔	ایضاً	۸۶ (د) مقدمات منجانب یا بنام نمبر دارانی حصہ داران معاقدین	۲۳۱
۴۹ نائش بابت فعل ناجائز قرقی	ایضاً	۸۷ درجہ ہائے عدالت واسطے مطالب ایکٹ ہذا کے۔	۲۳۲
۵۰ نائش بابت قرقی یا نیلام کے جو فریابہ پر ایہ تعمیل ایکٹ ہذا وتوقع میں آوے۔	ایضاً	۸۸ صاحب چیف کشر مجاز ہیں کہ تحصیلدار یا اسٹنٹ کشر کا درجہ قرار دیوین۔	۲۳۳
۵۱ کارروائی در حالت نزہت قرقی	ایضاً	۸۹ ڈپٹی کشر کو اختیارات کلکٹر کے حاصل ہونگے۔	۲۳۴
		۹۰ جائز ہو گا کہ حکام بندوبست کو اختیارات کلکٹر وغیرہ کے بموجب ایکٹ ہذا تقوین کیے جاویں۔	۲۳۵

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۸۸	انتخابات سسٹم کلکٹر درجہ	۲۴	حصہ اول	۹۴	ما تھقی عام عدالتوں کی -
۸۹	انتخابات سسٹم کلکٹر درجہ	ایضاً	ایضاً	۱۰۰	مقدمات منجانب یا بنابر کارندگان
۹۰	انتخابات ڈپٹی کلکٹر -	۲۳	ایضاً	۱۰۱	کارپرداز یا تحصیلدار محالام
۹۱	اختیار کلکٹر -	۲۵	ایضاً	۱۰۲	حصہ دوم صرف معرفت کارپرداز
۹۲	اختیار کشنز -	۲۴	ایضاً	۱۰۳	یا بنبردار کے بعض اختیارات
۹۳	اختیار جوڈیشل کشنز -	۲۵	ایضاً	۱۰۴	موجب ایکٹ ہذا عمل میں لا دیا
۹۴	میساد و ایر ہونے	۲۶	ایضاً	۱۰۵	دخیابی اراضی جس سے سائل
	اپیل کی -	۲۷	ایضاً	۱۰۶	خلاف قانون بدیل کیا گیا ہو
۹۵	اگر تعداد ڈو کری سو رہی ہے	۲۸	ایضاً	۱۰۷	عدالت مجاہزی کہ اندر حدود اپنے
	زیادہ ہو تو سوائے چند صورتوں	۲۹	ایضاً	۱۰۸	علاقہ کے جہاں چاہیے اجلاس
	کے کلکٹر کے حکم کا اپیل ہو گا -	۳۰	ایضاً	۱۰۹	کرے -
۹۶	ڈپٹی کشنر مجاہزی کہ عدالتی	۳۱	ایضاً	۱۱۰	حد سماعت عام -
	ماتحت اپوزین کا تقسیم کرے	۳۲	ایضاً	۱۱۱	مقدمات بابت دلا پانے
۹۷	انتقال مقدمات کا عدالتی	۳۳	ایضاً	۱۱۲	پہ یا قبولیت کے -
	ماتحت سے عدالت کشنر یا	۳۴	ایضاً	۱۱۳	مقدمات بابت بقایا لگان
	کلکٹر میں -	۳۵	ایضاً	۱۱۴	یا مالگنداری یا حصہ منافع کے -
۹۸	صاحب جوڈیشل کشنر مجاہز	۳۶	ایضاً	۱۱۵	مقدمات بنام کارندگان
	ہے کہ مقدمات اور اپیلیوں کو	۳۷	ایضاً	۱۱۶	بابت زر نقد یا دلا پانے
	ایک عدالت ماتحت سے دوسری	۳۸	ایضاً	۱۱۷	حساب یا کاغذات -
	عدالت ماتحت میں منتقل کرے -	۳۹	ایضاً	۱۱۸	حساب یا کاغذات -

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۰۹	کافر و روائی اس ایکٹ کی مطابق مجموعہ ضوابط و قوانین کے ہوگی۔	۲۱۸	حصہ چہارم	۱۱۶	کلیئر مجاز ہے کہ تحقیقات برسر موقع کرے۔
۱۱۰	تصریحات جو عرضی عوی میں زیادہ کی جاوین گی۔	۱۶۷	ایضاً	۱۱۸	میعاد جسکے اندر اجراء ڈکری جاری ہے۔
۱۱۱	شخص ثالث جو دعویٰ میں لگان کار کرتا ہو فریق متحدہ گنا جاوے۔	۲۸۱	ایضاً	۱۱۹	فوراً جاری ہونا ڈکری کا جس تاریخ سے اضافہ عائد ہو
۱۱۲	سمن بنام مدعا علیہ واسطے فیصلہ اخیر کے جاری ہوگا۔	۲۱۸	ایضاً	۱۲۰	وہ تاریخ ڈکری لکھنی چاہیے اجراء ڈکری بابت دلا پانے
۱۱۳	مقدمات بقایا لگان میں مجرائی۔	۱۵۷	حصہ سوم	۱۲۱	جو ڈکری بابت دلا پانے پٹہ یا قبولیت کے صادر ہو
۱۱۴	مدعا علیہ عدالت میں روپیہ داخل کر سکتا ہے۔	۱۵۸	ایضاً	۱۲۲	تصریحات درج کیے جاوین بعد ڈکری کے بحالت انکار
۱۱۵	اگر مدعا علیہ نے تعدد استدعیہ سے کم روپیہ داخل کیا ہو تو کافر و روائی بابت باقی	ایضاً	ایضاً	۱۲۳	مدعا علیہ عدالت مجاز دینے پٹہ یا قبولیت کی ہے۔
۱۱۶	جو مقدمات واسطے دلا پانے پٹہ یا قبولیت کو دائر ہو در صورت نہ ہونے وجہ ثبوت تحریری آواز	۳۲	حاصل	۱۲۴	پٹے ڈکری اور پر جا یا نہ بقولہ کے جاری ہوگی۔
				۱۲۵	بلات اجراء ڈکری بابت بقایا لگان میں ملکت ادنیٰ کی بنیاد ہو
				۱۶۲	ایضاً



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلياً اکثر دیکھا اور تجربہ کیا کہ بوجہ جمالت اور کم فہمی عایا کاشتکار زمیندار
بیفائدہ آپس میں لڑتے اور عدالتوں کے دروازوں پر خاک اوڑھتے ہیں اور اپنے
اون ایام کو کہ جنگو تر و زمین اور ترقی زرعت میں صرف کرنا چاہیے مفت کے
جھگڑوں میں جو تھوڑے سے غور و سمجھ سے فیصلہ ہو سکتے ہیں کھوتے اور برباد
کرتے ہیں اور بعد خراج کثیر و تصنیع اوقات عدالت کی زبردستی سے اوسی راہ پر
چلتے ہیں جو بدوین حکم عدالت کے اختیار کر سکتے تھے اور غور کرنے سے وجہ
اس خرابی اور پریشانی کی یہ معلوم ہوئی کہ نہ کاشتکار اپنے زمینداروں کے
حق پہچانتے ہیں نہ زمیندار کاشتکاروں کی رعایت و احباب کرتے ہیں اور اس
لا علمی سے کبھی کاشتکار اپنے خیال میں اپنے کو مالک زمین سمجھنے لگتے ہیں اور

کبھی مالکان زمین کاشتکاروں کو محض اپنا غلام تصور کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے جو معاملہ کرتے ہیں وہ ظلم یا بے ادبی پر محمول ہوتے ہیں اور نوبت مناقشہ کی آتی ہے اور بوجہ بے علمی اور قواعد و قانون قدرتی تہذیب اخلاق یا اوس دستور العمل پر جو سرکار و ولہمدار نے کاشتکاروں اور مالکان زمین کے جھگڑے سے مٹانے کے واسطے بنائے ہیں سمجھنے کی قدرت رکھتے ہیں نہ شدت جہالت سے رفع جہالت پر بالطبع رغبت کرتے ہیں لہذا محکو بنظر محبت ہم وطنی عموماً زمینداروں اور کاشتکاروں کی بھلائی کی فطرت سے خیال ہوا کہ ایک سالہ سیر لے فہم بین منشا اور مطالب قانون لگان جو اوہ میں جاری ہو لکھوں تاکہ بدون دقت جاہل کاشتکار صرف سرک سمجھ لیں اور اصلی قانون سے اپنی اپنی مطالب کے ڈھونڈھ لینے میں مدد پاویں اور بھی اپنے حقوق کو پہچان لیں اور بے اصل جھگڑوں کا نتیجہ خود نکال کر اپنی ہار جیت کا اندازہ کر لیں اور بدوں جانے عدالت کے اپنے آپ ہی میں نیٹ لیں اور کتاب کوور ایسی دلچسپ اور سیدھی سادھی بول چال میں ہو کہ ہر قسم کے کاشتکاروں کو اوسکے سننے سے یہ حرص پیدا ہو کہ اپنے لڑکوں کو پڑھائیں اور ان کی زبان سے اپنی عورتوں تک کو سنوائیں اور فائدہ اٹھائیں چنانچہ بنام نامی بندگان جناب خجستہ خطاب جلیل شان رفیع المکان امارت و ایالت مرتبت ابہت و نبالت منزلت عظمت و جلالت منقبت جناب کرنل ایف آئی مکندر و صاحب ہاورد سکرٹری چیف کشتہر بہادر ملک اودہ کہ جسکے محامدا و صاف کہ میان میں قدر زبان قاصر اور محاسن اخلاق و فضائل میں قلم سینیہ چاک اور سر بریدہ متغذی و بدبہ خدا داد سے شیروں کا پتہ پانی ہوتا ہے دعوی داران شجاعت کا سامنے

جانے میں کلیجہ ملتا ہے جو وہ سخا میں حاتم قبر میں شمراتا ہے عدل و ادا میں نو شیر دان
 اگر زندہ ہوتا مداحی کرتا حاصل یہ جو کہ میری زبان کج معج بیان اون اوصاف کو جسے
 ذات ستو وہ صفات متصف ہو کب بیان کر سکتی ہو اور مجھ پر خدا صکر جو رحمت اللطیف
 بین اون کا شکر کر سکتی ہو میں نے اس کتاب کو ترتیبے یا تاکہ جہا تک لوگوں کی نظر
 گذرے میری مومن اور صاحب شمس الیہ بہادر کی عنایت کا اظہار مع الابد ترتیب
 کرنے کے جرات نہوئی کہ ملازمان حضور مدوح کے روبرو پیش کروں اور اس سالہ
 مختصر کو نظر فیض اثر سے گذرانوں ڈرتے ڈرتے حضور میں جناب فیضیائی مع بدین
 ظلم و بدعت رافع لوے نصفت و عدالت رعیت نواز عریب پرور جناب مسبح
 چارلس کلنٹن شا صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کھیری کے پیش کیا صاحب
 مدوح نے اس قدر پسند کیا کہ اپنے ریپرٹ سالیانہ میں خوبی کتاب کا ذکر فرمادیا
 اور جناب لالہ نقاب مرکز دو الہ المناقب و المفادیر منبع انبار المکارم و المآثر و دانش آموز
 آفرینش و دیدہ افروز بنیش فہرست صحائف ایالت کمالات و فضائل و شہادہ مجموعہ
 فنون خصال جناب مسٹر کالین برونگ صاحب بہادر ڈاکٹر گورنمنٹ
 تعلیم اودہ کے ملاحظہ کے لیے ارسال کیا صاحب محتشم الیہ نے بنظر قدردانی
 اس درجہ مقبول و منظور کی کہ مدرسوں میں کاشتکاروں کے لڑکوں کے لیے رائج
 ہونا تجویز فرما کر واسطے چھاپنے کتاب کے ایما کیا اور مدعاے دلی احقر کو کر دیا
 میں نے منشی صاحب عالی ہم سر اپاکرم منشی نول کشور صاحب کی تہنیت
 ارسال کی الا انما ساعدت ایام سے وہ کتاب اون کے دفتر کے بحر ذخار ناپید کتاب
 اسطرح غائب ہوئی کہ ساحل مراد کو نہ پہونچی اور وہ تردد و سعی بشیار اسطرح بیکار ہوئی

ہر چند پھر خاطر نگار کو جزاآت باقی تھی مگر خیال پسند جناب صاحب ڈاکٹر سہاورد
 باوصف فرط انتشار طبیعت و کثرت کار و بار مفوضہ لکھنے پر لاچار کیا اور دوبارہ
 اس نسخے کو لکھ کر تیار کیا ہر چند اس کتاب کے جمع کرنے میں سعی ہوئی ہو اور
 مطالب قانونی بہ صحت لکھے گئے ہیں تاہم یہ کتاب نہ کوئی قانون مستند ہے
 نہ حکم سرکار بنائی گئی ہو کہ اس کے مضامین پر استدلال یا حجت ہو بلکہ واسطے اگاہی
 عوام و تعلیم کاشتکاروں کے لکھی گئی ہو امید ہو کہ مقبول نظر کیسی اثر جناب
 صاحب ڈاکٹر سہاورد ہو کر شائع و مفید کاشتکاران و اہل زراعت ہو

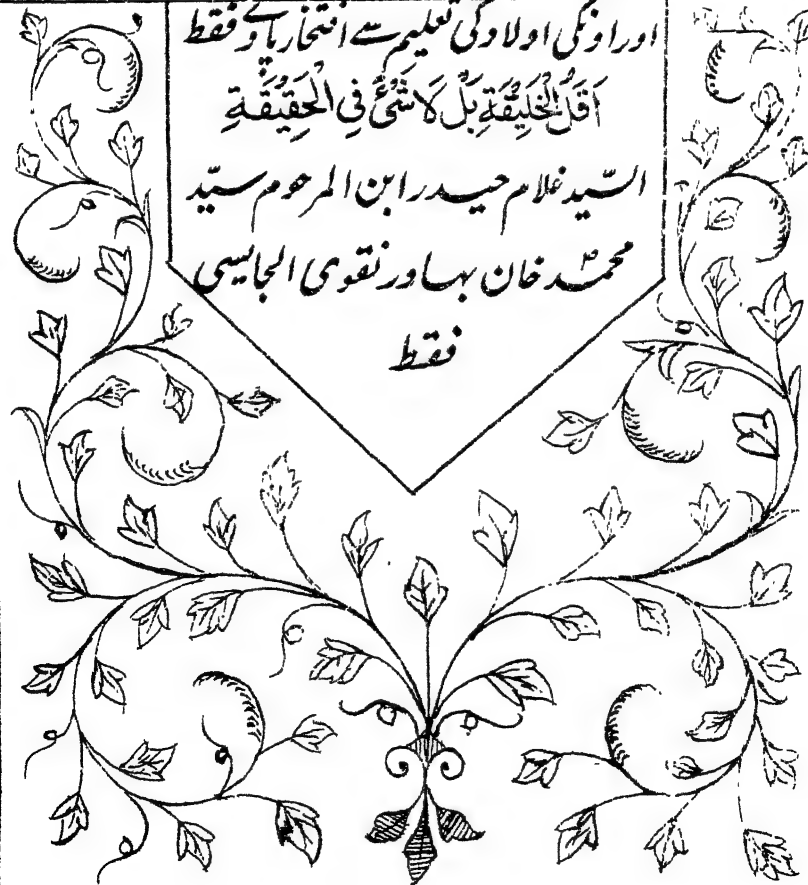
اور ان کی اولاد کی تعلیم سے انتخاب و فقط

أَقْلُ الْخَلِيقَةِ بَلْ كَأَشْيَى فِي الْحَقِيقَةِ

السید غلام حیدر ابن المرحوم سید

محمد خان بہاورد نقوی الجایسی

فقط



حصہ اول مفید الزارین

جمین جمیع قواعد لینے پڑھ اور دے لگان اور حصول رسید تہا
دفعیہ بدسلوکی مالکان و رعیت اور حقوق رعایا مندرج میں

بنام نامی

صاحب جلیل الشان رفیع المکان امارت و ایالت سترت اہت و نہایت
منزلت جناب کرنیل ایف آئی مکنڈر و صاحب بہادر
سکرٹری جناب صاحب چیف کمنڈر جناب سید غلام حیدر صاحب
ایکسٹرا اسٹنٹ کمنڈر جناب صاحب لکھیم پور کھیری نے مرتب کیا

بقتردانی و اعزاز فرامی

جناب مرکز و دار المناقب و المفاخر و انبار المکارم و المآثر جناب مسٹر کالین
اے آر بر و تنگ صاحب بہادر ایم اے ڈاکٹر سر شمسہ تعالیم صاحبہ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوبات پہلے منہ سے نکلے یا جو لفظ قلم سے لکھی جاوے وہ دنیا کے پیدا کر نیوالی
تعریف ہونی چاہیے کہ جس نے ایک ادنیٰ اشارے میں بے کسی کی مدد کے سارے
جہان کو پیدا کیا و انگشتِ خمبہ میں سے دنیا کو سنوارا اگر کسی ایک خوبی کی بناوٹ
اور اس کے فائدے پر کوئی چاہے کہ غور کرے تو ساری عمر تمام کرنے پر بھی متواؤس
خوبی کی بناوٹ کو سمجھے نہ اوس سے جو فائدے پہنچتے ہیں اونکا شکر کر سکے مگر
ہر فائدے پر اوسکی درگاہ میں گھٹنے ٹیکے اور ماتھا زمین پر رگڑے اوسکے بعد ہمو
خود اپنا حال سوچنا چاہیے کہ اوسکی بے شمار نعمتوں میں سے ایک عقل کا مادہ ہی جو
سارے جانداروں سے کرتار نے ہمو زیادہ دیا ہی کہ جب ہم اوس مادہ کو کام میں
لاتے ہیں اور بڑبڑایا جاتے ہیں تو وہ بڑھنے لگتا ہی اور جینین مومنہ بڑھتا ہی ویوں میں
مرتبہ ہمارا زیادہ ہوتا جاتا ہی اور آخر کو ہم عقلمند ہو جاتے ہیں عقل ہی کے بدولت
ہم جہان کی ساری کائنات پر حکومت کرتے ہیں اور اپنے چھوٹے سے ذیل میں دول

بڑے بڑے زور اور جانوروں کو زیر کر لیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں اسے کام لیتے ہیں حقیقت میں عقل بہت بڑی نعمت ہے اور یہی ایک دولت ہمارے پاس ایسی ہے کہ جسکی مدد سے جو ہم چاہتے ہیں اگر گذرتے ہیں نہیں تو ہم اپنی حقیقت دیکھتے ہیں کہ سب سے کم زور اور لاچار ہمیں کو کرتا رہے پیدا کیا تو تھوڑی سی گرمی اور سردی میں ہم ماندے اور لاچار ہو جاتے ہیں اور مر بات میں اور جانداروں کے مقابلہ میں بہت سی چیزوں کے محتاج ہیں بے محنت کے اگرچہ کوئی جاندار کچھ حاصل نہیں کر سکتا مگر جانداروں کو جو چیز تھوڑی محنت سے مل جاتی ہے وہ ہی خبر ہو کہ بڑی محنت سے حاصل ہوتی ہے اور جانداروں کے کام بے دوسروں کی مدد سے چل جاتے ہیں پر ہم بے اپنے و پرانہ کی مدد کے کچھ نہیں کر سکتے ہر بات میں ہم دوسروں کی مدد کی احتیاج ہوتی ہے سارے جاندار پیدا ہوتے ہی تھوڑے عرصے میں اپنے پاؤں سے چلنے پھرنے لگتے ہیں مگر ہم عرصے کٹ اٹھ سکتے ہیں نہ کچھ اپنے اختیار سے کر سکتے ہیں غرض جہاں کو طبع کی قدرت ہو وہاں ہم مددگاروں کے بالکل محتاج ہیں اور بے مدد نہ اپنی کھانے کی چیزیں پاسکتے ہیں نہ پینے کا بندوبست کر سکتے ہیں اور جب یہ سمجھ چکے کہ ہم بہت سے مددگاروں سے مدد ملتی ہے تو ہم کو لازم ہے کہ جتنے اپنے پیدا کرنے اور بڑائی بخشنے والے کا شکر کرتے ہیں اتنا ہی اپنے مددگاروں کا جتن نہ بھولیں اور ہر ایک کی مددگاری کو دھیان میں رکھیں اور غور کریں کہ ان مددگاروں میں سے ہمارے بڑے مددگار کون ہیں تو ظاہر ہو گا کہ وہ لوگ کہ جو ہمیں ہمارے واسطے کھانے پینے کی چیزیں پیدا کرتے ہیں ان کی جتنی کرنی ہے کہلاتے ہیں ہم لوگ بڑے بے حس و ہوش اور جو ایسے محسنوں کی قدر نہیں کرتا اور ان کو ناجائز جانتا ہے وہ اپنے رزق کے برتن کو

کھکھرتا چا اور جہاں شاہ اوزکو جھوٹا گنتا ہی وہ اپنے حق میں آپ کا نئے بوتما ہی جس قدر کھیتی کرنے والے ہیں اگرچہ ہم اون سب کے احسان مند ہیں مگر کھیتی کرنے والوں کے دو تھوک میں ایک کاشتکار جو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرتے ہیں اور زمین جیتے اور بوسے ہیں اور دوسرے وہ کہ جو کاشتکاروں کے ہاتھ پاؤں کے بدولت ہاتھی گھوڑے باز دھتے ہیں اور دولت جمع کرتے ہیں اور مالک زمین یا زمیندار کہلاتے ہیں سوا اونکا درجہ کاشتکاروں سے بہت اونچا ہی اور وہ بہت دولت مند اور مالدار ہوتے ہیں اور کاشتکار بیچارے کم مقدور اور بے مایہ ہوتے ہیں تو بھی زمینداروں کی دولت مندی کی جڑ وہ ہی کاشتکار ہیں جو اپنے ہاتھ پاؤں کے زور کو خرچ کرتے ہیں و ماہ پوس کا جاڑ و جٹیہ میا کھ کی دھوپ اور سانوں بھادوں کی چھڑی اپنے سر پہ لیتے ہیں سو چاہو اون زمینداروں اور کاشتکاروں میں کچھ بھی فوق ہو پر ہمارے دونوں مددگار اور احسان کرنے والے ہیں اور مکھونچا ہے کہ اون دونوں کو جدا جدا سمجھیں اس واسطے کہ بے اون دونوں کی میل جول کے مکھونفع نہیں پہنچ سکتا اور اس واسطے مکھو چاہیے کہ دونوں کی قدر برابر کریں یہ مانا کہ زمینداروں کا رتبہ کاشتکاروں سے اونچا ہی لیکن وہ زمیندار غرت دار ہیں کہ جو اپنے کاشتکاروں کی محنت کو پہچانتے ہیں اور ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کے راضی اور خوش رہنے کا بندوبست کرتے ہیں اور ان کو اپنے ہاتھ پاؤں کی طرح مانتے اور پر دخت اور پرورش کرتے ہیں اور سمجھ دار کاشتکار بھی اپنے مالکوں کو اپنی جان کی طرح خیال کر کے ویسے ہی ان کے حق کی حفاظت کرتے ہیں کہ جیسے ہاتھ پاؤں اپنی جان کی نگہبانی کرتے ہیں اور اپنے مالکوں کو اپنے گاڑھے پسینے کی جو کمائی دیتے ہیں اوسکو کار رت نہیں جانتے بلکہ سمجھتے ہیں کہ ان کی کمائی سے جو کچھ ان کے مالکوں پہونچتا ہو

وہ پھر انھین کے کام آتا ہو مگر کیا فسوس کی بات ہو کہ بہت جگہ اسکے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ کاشتکار اپنے کو اور مالک اپنے کو کھینچتے ہیں اور ایسے کرتوت سے کرتار کے اوس بڑے انعام کو جو عقل پر بگاڑ دیتے ہیں اور جانور دن کی طرح اپنے اپنے نفع کو جب جدا سوچتے ہیں اور آخر کو دونوں برباد ہو جاتے ہیں پھر نہ کاشتکاروں کی کمائی سے مالکوں کو اور نہ مالک کی زمین سے کاشتکاروں کو فائدہ پہونچتا ہو اور ایسا حال ہو جاتا ہو جیسا کہ جبل اپنے ہاتھ پاؤں کی سستی اور کاہلی سے بگڑ جاتا ہو اور اپنا کام چھوڑ دیتا ہو اور ہاتھ پاؤں کے زور پہونچانے سے ہاتھ اوٹھالیتا اور منہ موڑ لیتا ہو پھر نہ حلو پوری کھانا کام آتا ہو نہ ملا و قورسہ بلکہ وہ سب اکارت جاتا ہو اور فائدے کی جگہ نقصان پیدا ہونے لگتا ہو اور آخر کو ہوتے ہوتے ہاتھ پاؤں بھی بیکار ہو جاتے ہیں اور ایسے ہی نادان کاشتکاروں و زمینداروں کے معاملہ میں ملک کے بادشاہ کو ہاتھ ڈالنا پڑتا ہو کیونکہ انھین کی کمائی تو بادشاہت کے خزانے کی پونجی ہوتی ہو اور جبکہ کاشتکاروں اور زمینداروں کے بیچ میں جھگڑا پڑتا ہو تو بادشاہ کو کوئی دستور باندھنا پڑتا ہو جسکے دباؤ سے دونوں اپنی اپنی حد سے باہر پاؤں نہ پھیلا میں تھوڑے دن کا ذکر ہی ایک بڑے سمجھ دار اور ہوشیار آدمی جو اپنے مالک کے کام کے واسطے اودہ کے صوبوں میں سفر کرتے تھے ایک ایسے گانون میں پہونچے جہاں کہ کاشتکاروں اور زمینداروں میں بھوٹ پڑ ہی ہوئی تھی اور کاشتکاروں نے اپنے دل میں ٹھان رکھا تھا کہ جس طرح زمیندار زمین یا گانون کے مالک ہیں وہ بھی اپنے اپنے کھیتوں کے مالک ہیں اور اس بے سمجھی سے ایسے ایر پھر میں پڑے تھے کہ سرکار کو اونکے واسطے قانون بنانا پڑا تھا

پر وہ ایسے نادانی کے نشہ میں متوالے تھے کہ اس قانون کے سمجھنے کی یقیناً
 نہ رکھتے تھے بلکہ بے سمجھے ہر ایک کے آگے دو کھڑا روتے تھے جبکہ وہ سمجھ دار آدمی
 کا قانون میں پہنچے تو اس قانون کے کاشتکار اس ارادے سے دوڑے
 کہ اپنا دیکھ سکھ سکھ کر اپنے حق کی پوچھ پانچ کر میں وہ سمجھ دار آدمی ایسے تھے کہ مالکوں
 اور کاشتکار دونوں کے حق کو پہچانتے تھے اور کاشتکاروں کو اپنے پاس
 آتے دیکھ کر خوش ہوئے اور جیسی چاہیے تھی ان کی آؤ بھگت کی اور بعد پوچھنے
 خیم کسل اون سے پوچھا کہ کیوں جی تم کہاں اور کس ارادے آئے ہو یہ سن کر ایک
 (بکیا اور غیر) کاشتکار بولا۔

کاشتکار۔ سرکار کے یہاں بھی کچھ سیر ہوتی ہے۔

سمجھ دار۔ نہیں ہمتو کھیتی نہیں کرتے ہیں مگر کھیتی کرنے والوں کو ہمت
 اچھا سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ کھیتی کرنے والے ہمارے بڑے مددگار ہیں۔
 کاشتکار۔ بہلا سرکار کا کوئی قانون بھی ہے۔

سمجھ دار۔ نہیں ہمارے پاس قانون بھی نہیں ہو مگر جبکہ اس قانون سے
 جو زمینداری رکھتے ہیں وہ بڑے عزت دار ہوتے ہیں اور کاشتکار اور زمیندار
 دونوں ملکر ہماری مدد کرتے ہیں۔

کاشتکار۔ کیوں صاحب کاشتکار اور زمیندار آپ کے کس طرح مددگار ہو
 اور آپ کی کیا مدد کرتے ہیں۔

سمجھ دار۔ دیکھو ہمارے کھانے کے واسطے طرح طرح کا غلہ پیدا کرتے ہیں
 جسے ہم کھاتے ہیں اور کپاس اور سن پیدا کرتے ہیں جس سے ہمارے کپڑے

بتے میں کیسی بڑی مدد دی اور اگر یہ مدد ممکن نہ ملتی تو کھانا کپڑا کھان سے آتا۔
کاشتکار۔ کھانا اور کپڑا تو آپ کا روپیہ حاضر کر دیتا ہے۔
سمجھ دار۔ ہاں یہ تو سچ ہے مگر جب غلہ ہی نہ ہو اور کپاس ہی نہ ملی تو روپیہ
 ہمارے پاس کھان سے لاوے۔

کاشتکار۔ پھر اگر یہ سچ ہے تو آپ کے نزدیک کاشتکار اور زمیندار دونوں
 کیا برابر ہیں۔

سمجھ دار۔ نہیں دونوں برابر نہیں ہیں زمینداروں کا مرتبہ زیادہ ہے اور
 کاشتکاروں کا اس سے کم مرتبہ ہے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جبکہ آپ یہ کہہ چکے کہ کاشتکار نہوں تو ہمارے واسطے
 غلہ اور کپاس کون پیدا کرے تو پھر آپ زمیندار کا رتبہ کاشتکاروں سے زیادہ
 کیون بتاتے ہیں اس واسطے کہ زمیندار تو آپ کے واسطے غلہ پیدا نہیں کرتے اور
 اگر آپ زمینداروں کے مرتبہ کو کاشتکاروں کے مرتبے سے اونچا جانتے ہیں
 تو بنیہ اور نرازون کے رتبے کو زمینداروں سے بھی زیادہ سمجھنا چاہیے کہ وہ غلہ و کپڑا
 رکھتے ہیں۔

سمجھ دار۔ نہیں نہیں تم ناراض مت ہو بنیوں اور بیوپاریوں اور مہاجنوں اور
 جولاہوں اور کوریوں اور رہنوں اور نرازون کو بھی ہم اپنا مددگار جانتے ہیں مگر
 زمیندار اور کاشتکار دونوں ان کی جڑ ہیں۔

کاشتکار۔ پھر صاحب اگر یہ بات ہے تو اصل جڑ تو کاشتکار ہیں آپ زمینداروں کو
 بڑے کیوں سمجھتے ہیں اور ان کو کس طرح کی بڑائی مہمہ دیتے ہیں۔

سمجھ دار۔ سوچو کہ زمیندار زمین کے مالک ہیں اور جب تم کو وہ زمین تیں ہیں تب تم پاتے اور جوتے اور بوتے ہو اگر وہ تلو زمین ندیوں تو تم کمان سے شتکا ہو اور ہمارے واسطے غلہ پیدا کرو۔

کاشت کار۔ اور جو ہم نہوں تو زمیندار کیا اپنی زمین لیکر چائیں ہم جان جو ہم کر کے زمین کو کماتے ہیں اور اناج پیدا کرتے ہیں۔

سمجھ دار۔ پہلے یہ کہو کہ عورت کا مرتبہ بڑا ہی بامرد کا اسکا تم پہلے جواب دیدو اور سمجھ دو۔

کاشت کار۔ واہ صاحب کمین پرس کے برابر استری ہو سکتی ہو عورت عورت ہو اور مرد تو سردار ہو مرد کا رتبہ بڑا ہی۔

سمجھ دار۔ اچھا صاحب یہ بات ہمنے مانی مگر اب تم یہ بھی بتاؤ کہ تم انبی کا مرتبہ بڑا جانتے ہو یا باپ کا۔

کاشت کار۔ ہمتوان اور باپ دونوں کا مرتبہ برابر جانتے ہیں۔

سمجھ دار۔ ابھی تو تم نے کہا تھا کہ مرد کا مرتبہ بڑا ہو اور اب استری اور پرکھ دو دونوں کا رتبہ اپنے ہی منہ سے برابر کہتے ہو اسکا کیا سبب ہو۔

کاشت کار۔ ہکو مان اور باپ دونوں نے ملکر پیدا کیا اس واسطے ہم برابر رتبہ بیان کرتے ہیں اور جو ہمنے پہلے کہا تھا تو اس راہ سے تھا کہ جو رو کا رتبہ خاوند سے زیادہ نہیں ہو۔

سمجھ دار۔ ہمارا مطلب یہ نہیں تھا کہ جو رو کا رتبہ بڑا ہو یا خاوند کا ہمارا مطلب یہ تھا کہ جب تک ایک مرد و ایک عورت بے بیاسے ہیں تو او سوقت و من و من

رتبے میں کچھ بڑائی ہو یا نہیں۔

کاشتکار۔ نہیں تب تو کچھ بڑائی اور چھوٹائی نہیں ہو اور دونوں کا رتبہ برابر ہو کیونکہ نہ بے مرد کے عورت کا کام چلتا ہو نہ بے عورت کے مرد کا۔

سمجھ دار۔ یہ تو تمہارے کہنے سے ثابت ہو گیا کہ عورت اگر کیسی ہو تو نکلی اور مرد ہی اکیلا ہو تو اس سے کچھ فائدہ نہیں نکل سکتا مگر جب دونوں ملین تو فائدہ اون سے پیدا ہوتا ہو تو ایسا ہی کاشتکار اور زمیندار کا حال سوچو کہ بے دونوں کے ملے کچھ فائدہ ہمارے واسطے پیدا نہیں ہو سکتا۔

کاشتکار۔ البتہ ہماری اب سمجھتین آیا کہ سیطرح کی بڑائی ہم مرد کو دیتے ہیں اوس سیطرح کی آپ زمیندار کو دیتے ہیں ہکو بھی آپ نہیں گھٹاتے اور آپ کی اتنی باتوں سے ہکو دلجمعی ہوئی کہ آپ ہر بات کو انصاف سے کہتے ہیں اور اسی واسطے ہمارا جی چاہتا ہو کہ آپ سے کچھ اپنی بھلائی کی باتیں پوچھیں۔

سمجھ دار۔ بے شک تم جو پوچھا جاتے ہو پوچھو ہم اپنی عقل اور سمجھ کے موافق تم کو بتائیں گے اور خاطر جمع رکھو کہ ہم نہ تمہاری طرف داری کریں گے اور نہ زمینداروں کی۔

کاشتکار۔ پریش آپ کو سلامت رکھے مگر ہم کیا کہیں کہ اتنوز زمیندار اور تعلقہ دار ہم لوگوں پر بڑی زبردستی کرتے ہیں اور ہمارے کچھ بنائے نہیں بنتی۔

سمجھ دار۔ سوچی کچھ لو سے گن اور کچھ لو ہمارے تم اپنے رتبہ کو نہیں پہچانتے ہو اور جیسا ہمارے سامنے تم نے کہا کہ ہمارا اور زمیندار کا رتبہ برابر ہو سیطرح نادانی سے کاشتکار کچھ خرابی تو آپ پیدا کرتے ہیں اور کچھ زمیندار بھی اپنے رتبے کو بڑھاتے ہیں۔

کاشتکار۔ سو صاحب ابھی آپ نے کہا تھا کہ ہمارے نزدیک کاشتکار اور زمیندار کا رتبہ برابر ہو اب پھر زمیندار کو آپ بڑائی دینے لگے۔ سمجھو دار۔ تم بہت جلدی سے گھبرا جاتے ہو مہنے جو مرتبے میں زمینداروں اور کاشتکاروں کو برابر کہا تھا وہ تو اس راہ سے تھا کہ جیسا تمہنے مان بپ کا درجہ برابر بتلایا تھا یا کہ اس حال میں کہا تھا کہ جب تک ایک دوسرے کے جو ر و فزا تو نہ بن جاوین اور اب جو گٹھا دیا سو اس صورت میں کہا کہ جب عورت مرد کا ناتا ہو گیا سو ناتا ہونے پر اگر عورت مرد کی برابری کرے تو کیونکر ہو سکتا ہے بہت سی باتیں ہیں کہ جسمین عورت کو چاہیے کہ مرد سے اپنا رتبہ گٹھا ہوا جانے اور بہت سے معاملے ایسے ہیں کہ جسمین مرد کو چاہیے کہ عورت کی عزت اور آرام کا بندوبست اپنے سے زیادہ کرے۔

کاشتکار۔ ہاں یہ بات آپ نے اسی اچھی کہی کہ ہمارے دل میں آگئی لیکن جب عورت خاوند میں نہ بنے اور کسی کے سلجھائے اونکی اونجھن نہ سلجھے تو پھر آخر اس کے واسطے کوئی دستور ہے جس سے عورت اور مرد دونوں قائل ہو جاتے ہیں ہمارے اور زمینداروں کے واسطے کیا قاعدہ سرکار نے رکھا ہے کہ ایک ہی سطح میں کبھی ایک کاشتکار زمیندار سے جیت جاتا ہے اور دوسرا ہار آتا ہے۔

سمجھو دار۔ جو قاعدہ و قانون سرکار نے ایسے جھگڑاؤں زمینداروں و کاشتکاروں کے واسطے بنایا ہے اس قانون سے ایک ہی طرح کا انصاف ہوتا ہے مگر کہنے اور سمجھنے کا پھیر دیکھو کہ زمین کا کام یہ ہے کہ جو بیج اوس میں پڑے جم اٹھے مگر تم دیکھتے ہو گے کہ بہت سے کھیت بوئے جاتے ہیں اور نہیں جیتے۔

کاشتکار۔ بیج کے نہ جننے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ یا تو ٹھیک وقت پر نہیں بویا جاتا یا بیج اچھا نہیں ہوتا یا بے وقت پانی برس پڑتا ہے سو یہ تو چوک بٹو والوں کی ہے۔ سمجھ دار۔ یوں ہی سمجھو کہ قانون ایک ہی ہے اور قانون کا مطلب مادہ پہنچانے کا ہے لیکن اگر کچھ لڑنے والے تو ٹھیک وقت پر اور کچھ بے وقت قانون سے کام لے کر لے لے چاہیں تو ضرور جنھوں نے ٹھیک طور سے لڑائی کی وہ جیت جائیں گے اور جنھوں نے بے وقت کا جھگڑہ باندھا مار جائیں گے اور زمین قاعدے اور قانون کا کچھ دو کچھ نہیں ہے۔

کاشتکار۔ یہ بات آپ نے درست کہی پر یہ کا ہے سے معلوم ہو کہ ٹھیک وقت لڑائی کا کون ہے اور کس معاملے میں لڑائی کر کے جیت کی امید رکھیں و کس میں ہار کی۔

سمجھ دار۔ یہ تو قانون کے جانے ہی سے معلوم ہو گا اور جب تمہاری سمجھ قانون اور قاعدے ویسے ہی آ جاوینگے جیسے تم کو اور کھیتی کے دستور یا زمین تو قانون سے ملو فائدہ پہنچے گا۔

کاشتکار۔ ہماری سمجھ میں نہ آوے گا ہم تو خوب دیکھتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک ہی بات کی لڑائی کی اور ایک ہی وقت دونوں نے نالاش بھی کی اور دونوں کو معاملہ بھی ایک ہی صورت کا تھا مگر ایک ہار گیا دوسرا جیت آیا اسی سال یہ حال ہوا کہ ہمارے راجہ صاحب کے کارندے نے سادھو و تادھو کو رومی و آدمی سنگہ ٹھاکر کی زمین چھین لی اور تینوں نے ایک ہی دن نالاش کی اور بہت سی خاک چھانی پر ان تینوں میں سے سادھو تو اپنی زمین سرکار سے پھیر لائے

اور یہ دیکھو چین سے بیٹھے ہیں اور مادھو جو سا دھو ہی کے بیٹے کا لڑکا ہے اور گردن جو کچا بیچارہ یہاں بیٹھا ہے نیبونون چھوڑ کے عدالت سے پھر آئے اور اودی سنگہ کی تو کچھ بھی نہ چلی اور ایسے ہی رامپور میں وہاں کے چودہری صاحب نے تبتھو اکور می اور رام پرشاد پانڈے کے ہل چھڑوا دیے تھے اور دونوں نے مالش کی تھی سو کور می کو تو سرکار نے زمین دلوادی اور پانڈے دونوں دین گئے نہ حلواملا نہ مانڈو عدالت سے جدا دے گئے اور چودہری صاحب بھی چور ہوئے کہ اونکے آگے نہیں جاسکتے آپ سادھو و مادھو و اودی سنگہ سے پوچھ کر جان لیں۔

سمجھ دار۔ نے کان لگا کر سادھو اور مادھو اور اودی سنگہ ٹھا کر کا سا راجا سنا اور سنہ کر کہا کہ ہننے اچھی طرح جان لیا سادھو کا معاملہ بہت سیدھا سا تھا اس واسطے وہ بے محنت جیت گیا اور مادھو کا مقدمہ ذرا دلچسپ ہوا تھا اور اچھی طرح اوسنے پیروی اپنے معاملے کی نہیں کی اس واسطے ہار گیا اور ٹھا کر صاحب تو ناحق لڑے تھے۔

کاشتکار۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مادھو کا معاملہ آپ کے نزدیک بھی جاندار تھا تب بھی وہ ہار گیا لیکن ہم کو تو کچھ فرق سادھو اور مادھو کے معاملے میں نہیں معلوم ہوتا اگر آپ مہربانی کر کے بتلا دیں تو ہماری دلجمعی ہو جاوے۔

سمجھ دار۔ نہیں جی ہمارے بتلانے سے تمہاری سمجھ میں نہیں آوے گا جب تک کہ تم سارے قانون کو نہ سمجھ لو۔

کاشتکار۔ پھر قانون ہم کو کون سمجھاوے آپ ہی مہربانی کر کے ہم کو سمجھائیں۔

سمجھ وار۔ بان اگر تم حیت دیکر سنو تو ہم سے جہاننگ سمجھایا جائیگا سمجھائیں گے۔
کاشتکار۔ بڑی مہربانی ہمارے حال پر ہوگی مگر پہلے آپ یہ تو بتلا دیں کہ آپ
ہمارے قانون میں کون مطلب سے آئے ہیں۔

سمجھ وار۔ تنہ سنو ہوگا کہ تیر انداز خان خیر خواہ نے جو علاقہ انعام میں سرکار
سے راجہ دہند کا چند کا پایا تھا اب بیچا چاہتے ہیں اور نواب ہوشیار خان بہادر اس علاقے کے
کھاکہ ہوئے ہیں اور ہم نواب صاحب کے دوست ہیں نواب صاحب نے ہم سے صلح چوچھی ہو کر علاقہ
لیوین یا نہیں اس واسطے ہم علاقہ دیکھنے کو جاتے ہیں تمہارا قانون اسے میں اس واسطے ٹھہر گئے ہیں
کاشتکار۔ جب آپ تعلقدار کے دوست ہیں تو آپ کتنا تک تعلقدار کے طرف راہوں گے
اور قانون کا ہمارا سمجھنا بھی ایک دودن میں کس طرح ہوگا۔

سمجھ وار۔ یوں تو تمہاری بدگمانی کی کچھ دوا نہیں مگر ہنسنے سے وعدہ کیا ہو کہ ہم کسی کی
طرفاری نہ کریں گے اور یہ جو تم کو بدھا ہو کہ ہم یہاں کئی روز تک ٹھہریں گے سو بکی ہو لیکن تم ہمارے
ملکی بھائی ہو اور ہم اپنی ملکی بھائیوں کی طرح خیر خواہی سے ہیں یہاں پر آج کر کے آنا ٹھہریں گے کہ مکھو ضروری ہیں
کاشتکار۔ آپ کی بڑی مہربانی ہمارے حال پر ہو آپ یہاں آنا ٹھہرنا منظور کرتے ہیں
کہ مکھو ضروری باتیں بتلا دیں اور یہ کہلو آپ سے آپ معلوم ہو جاوے گا کہ آپ تعلقداروں اور زمینداروں
طرفاری کرتے ہیں یا نہیں مگر آج شام ہو گئی ہو آپ کو شاید تکلیف ہو پھر ہمارے سمجھنا کو کوئی وقت ہو
سمجھ وار۔ بان رات کو میں زیادہ نہیں بیٹھ سکتا مجھے اور بھی کام ہیں لیکن ہم
صبح کو آؤ اور اگر کوئی کارندہ یہاں کے راجہ صاحب کا ہو اور پاسی پروسی کوئی
زمیندار بھی تمہارے بلانے سے آسکے تو اس کو بھی ساتھ لاؤ۔

کاشتکار۔ بہت اچھا صاحب کل ہم بڑے سویرے حاضر ہونگے ہمیشہ

آپ کو بنائے رکھے اور بڑا بھاری مرتبہ دیوے یہ کہہ کر کاشٹکار رخصت ہوئے اور صبح کو اپنے گانون کے کارندے اور سرحدی گانون کے دو تین زمیندار وہی دارو کو لکیر آئے سمجھ دار نے پہلے سے ایک شامیا نے مین فرش کروا رکھا تھا وہاں سب کو بٹھلوا یا اور آپ بھی آکر بیٹھا۔

سمجھ دار۔ ہم سب سے بہت خوش ہوئے کہ تم کو شوق سیکھنے کا ہوا بل لگا کر سنو کہو سب سے کانسوس ہو کہ سرکار نے جو مہربانی تمہارے حال پر کی اوسکو تم نے نہیں سمجھا ہے اور جو قانون تم لوگوں کے حق کی نگہبانی کو بنایا ہے اوسکو تم بالکل نہیں جانتے اور زیادہ رنج ہو کہ یہ کہ تم لکھے اور پڑھے نہیں ہو یا اگر کوئی ہندی کے حرف جانتا بھی ہے تو وہ بھی بے پڑھے کے برابر ہے اس واسطے کہ ان حرفوں میں سوا سے حساب کتاب کے اور کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر کوئی لکھ لیوے تو دوسرے دن اوسکا پڑھنا شکل پڑتا ہے اب جو ہم تم کو بتلا دیں گے یہ کئی دن یاد رہے گا سو پہلے ہماری صلاح یہ ہو کہ تم خود بھی پڑھو اور اپنے لڑکوں کو بھی پڑھاؤ اور زمین تو ناگرمی جو بہت سہل ہے پڑھایو اور کتنی ہی حرف جو تم لوگوں میں جاری ہیں انکو بالکل بھلا دیو اور اوسکا لکھنا پڑھنا چھوڑ دیو اوسکے بعد سنو کہ سرکار نے بہت کچھ جانا کہ جس طرح تم لوگوں کی خواہش تھی تمہارے کھیتوں کا تم کو حق دیوے اور بڑی بڑی تحقیقات کیں لیکن تمہارے صوبے میں اسیوں کا کچھ حق نہیں ٹھہراتا چار ہو کر اس خیال سے کہ جو کچھ تمہارا حق ہے اوسکو مضبوط کر دیوے ایک قانون خاص بنایا اور وہ ایکٹ ۱۹۶۸ء اور اودہ کا ایکٹ لگان بھی کہلاتا ہے سو اسی قانون کے موافق ہم تم سے اس وقت بات چیت کرتے ہیں پہلے تم یہ یاد کر لیو کہ اودہ میں ایکٹ لگان کے جاری ہونے سے اور قبل اودہ

قانون منسوخ ہو گئے سو ایکٹ لگان کے موافق جو لوگ گانوں کی زمین اٹھاتے اور
 لگان وصول کرتے ہیں اور سرکاری جمع دیکر جو کچھ بچاتے ہیں آپ کھتے ہیں اونکو
 سرکار گانوں کا مالک کہتی ہے لیکن بعض گانوں میں دو مالک ہوتے ہیں اور انہیں
 ایک بڑا اور دو سوراچھوٹا کہلاتا ہے اور اونکا فرق بھی جانا ضرور ہے کہ بڑا مالک جسکو سرکار
 مالک اعلیٰ اور چھوٹا مالک جسکو مالک ادنیٰ یا مالک ماتحت کہتی ہے کون ہیں سو یہ تو تم اچھی
 جانتے ہو کہ سرکار کی عملداری کے پہلے بعضے بعضے گانوں پرانے زمینداروں نے کسی اجہ
 یا زبردست اور مالدار آدمیوں کے سپرد دیے تھے اور وہ سپردگی ایسی تھی کہ قبولیت
 گانوں کی تو راجہ یا بابو یا کوئی زبردست آدمی سرکار سے کرتے تھے مگر گانوں پر دخل
 انھیں پرانے زمینداروں کا بنا رہتا تھا یا کسی پرانے زمیندار نے اپنا گانوں کسی
 مالدار آدمی کے پاس ہن کر دیا تھا یا ایسا ہوا تھا کہ نوابی میں کسی کی زمینداری کا
 گانوں کسی کو معافی ملیا تھا سو جب عملداری سرکار کی ہوئی تب چھوٹے زمینداروں کی
 پہونچ سرکار میں نہ ہو سکی بڑے آدمیوں نے جس طرح نوابی میں ہوتا تھا اپنی قبولیت سرکار
 میں کر دی تو یہ بتلایا کہ گانوں ہمارے پاس رہن ہی نہ یہ چٹایا کہ پرانے زمینداروں کا
 دخل گانوں پر ہے اور اپنی سمجھ میں ایسی چالاکی سے گانوں کی سدا اپنے نام کرا لی اور
 سرکار کو نئی نئی عملداری کے سبب سے اتنی مہلت نہیں تھی کہ تحقیقات کرتی کہ
 سچ مچ کسا گانوں ہے اس واسطے جن لوگوں نے قبولیت دی اونکو سند دیدی مگر
 سند میں لکھ دیا کہ جب کا حق آگے چلکر دوسرے بندوبست میں ثابت ہو گا وہ اس سند
 مٹ نہا دیگا پھر جب ملک میں تسلط ہو گیا تو سرکار نے بندوبست کی کچھری کھڑی کی
 اور حاکم مقرر کیے تب ادن حاکموں نے بڑی ہوش باری اور ڈھونڈ ڈھونڈ سے

تحقیقات کی تو وہ پُرانے زمیندار ناشی ہوئے اور ثابت ہوا کہ کوئی کوئی گانون راجہ یا بابو دون نے ایسے بھی اپنی مالکی کی سند میں سرکار سے لکھوائے ہیں جو ان کے پاس نہیں تھے یا چکے داروں کی زبردستی سے بچنے کو زمینداروں نے اپنی آڑ کے واسطے ان کو دے دیے تھے اور دخل پنا رکھا تھا یا زبردستی سے ان لوگوں نے بس لیے تھے تو ایسی صورتوں میں سرکار نے یہ تجویز کی کہ ایسے گانون میں دو مالک قرار دیے جاویں ایک بڑے اور دوسرے چھوٹے بڑے مالک تو وہ ہی تعلقدار ہوئے اور چھوٹے مالک پُرانے زمیندار مگر وہ بڑے مالکی ایسی ہر جیسے کوئی کسی سے کہے کہ گھر بار آپ ہی کا ہر کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا اس واسطے کہ جو مالک اعلیٰ میں اونچا یہ ہی حق ہو کہ گانون کی آمدنی سے مقررہ نقدی اور کو حق ادنیٰ کے مالک ویدیا کرین لیوین باقی گانون کے تردد اور رعایا سے ان کو کچھ سروکار نہیں میں کا اٹھانا رعیت سے لگان وصول کرنا حق ادنیٰ کے مالکوں کے ہاتھ ہی جو جس گانون میں دونوں حق میں اوس گانون میں دخل توقع ادنیٰ کے مالکوں کا ہر جو بختہ وار بھی کہلاتے ہیں لیکن وہ جو جمع سرکار نے مقرر کر دی ہو گانون کی آمدنی سے تعلقدار یا معاقد اور ویدیتے میں باقی ان کو اختیار ہو کہ چاہے گانون کسی کو ویدالین چاہے رہن کر لین چاہے بیع کرین اور جب وہ مر جائیں تو ان کے وارث بھی وہ ہی حق پاویں اور جن گانون میں حق اعلیٰ نہیں ہو وہ ان کے زمیندار حق اعلیٰ اور حق ادنیٰ دونوں کے مالک ہیں اور ان کو کل کھلا اختیار ہو کہ جو بختیں ہو کہ ہمارے اس کہنے سے تمہاری سمجھ میں آگیا ہو گا کہ گانون کے مالک کون کہلاتے ہیں اب آگے تفصیل کہ جا ہو کسی ایک نے زمینداری گانون کی خرید کی پائی ہو چاہو بیوتی کی راہ سے مگر آگے چل کر نہیں پھلتا گیا سو جتنے ایک گھر ان سے پیدا ہوئے وہ سب ویدیا کرین

ویدیتے میں باقی گانون

حقدار ہونے اور وہ ہی سب مالک کہلاتے ہیں چاہو وہ دو ہوں چاہو چار چاہو
 بہت سو وہ سب حصہ دار یا پٹی دار مالک کہلاتے ہیں پھر جب گھر گھر ٹھکرنی ہو گئی
 تو سرکار نے تحقیقات کی کہ اون سب میں سرکار دربار میں کون آتا جاتا رہا ہے اور
 کیا کون ہی اور جب وہ معلوم ہو گیا تو اون سب کمیون میں سے اسی کو سرکار نے
 بھی نمبر دار قرار دیا اور اس سے سرکار نے قبولیت لی اور جو گانوں کے کام کاج
 ہیں اسکے سرپرڈ اسے اور جو بڑے گانوں میں اون میں ایک کی جگہ دو یا تین نمبر دار
 ٹھہرا دیے ہیں نمبر داروں کے جہان اور کام میں وہاں زمین کا چین تر د کرنا
 اسامیوں کو پیٹہ باٹنا قبولیت لینا لگان تحصیل کرنا بھی اونھیں کا کام ہی پھر جو جمعہ
 میں سے نمبر دار وصول کرتا ہے اس میں سے سرکاری جمع ادا کرتا ہے اور گانوں پر
 مجرا لیکر جس جس حصے دار کا جتنے نفع کا حصہ ہوتا ہے یا بٹ دیتا ہے اور جو گانوں
 پٹی داری کہلاتے ہیں اون میں پٹی پٹی کا نمبر دار ہوتا ہے اور جن گانوں میں پختہ داری
 ہے تو اون گانوں میں بھی پختہ داروں میں سے ایک نمبر دار ہوتا ہے اور وہ ہی
 تعلقہ دار کو جو مالک اعلیٰ کہلاتا ہے قبولیت دیتا ہے اور گانوں کی جمع بھی اسکے
 پاس پہنچاتا ہے اور جو کچھ لینا دینا کہنا سنا سامی و رعیت کا ہے وہ نمبر دار ہی
 ہے کسی حصے دار کو اختیار نہیں ہے کہ کسی سامی سے لگان تحصیل کرے یا زمین

چھین لیوے۔

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے خوب بتلایا اور ہماری سمجھ میں آیا مگر فراموشی
 کر کے جو جو نام آپ نے بتلائے پھر تو بتلائیے کہ ہم ان کو گنتے جاویں۔
 سمجھہ دار۔ بہت اچھا پہلے مالک دوسرے مالک ادنیٰ یا پختہ دار

تیسری ٹی دار حصہ دار یہ تو گکانوں کے مالکوں میں شمار ہیں اور ان کا شمار
نمبر دار ہے اور جو گکانوں میں بستے ہیں اور زمین جوتے ہیں اور لگان دیتے ہیں
چاہو وہ نقدی ہو چاہے کنکوت یا بٹائی وہ سب کاشتکار کہلاتے ہیں۔
کاشتکار۔ آپ کی مہربانی سے یہ تو مکہ خوب یاد رہے گا مگر آپ لگان کسکو
کہتے ہیں۔

سمجھ دار۔ سنجی زمین جوتنے کے بدلے جو کچھ نمبر دار کو کاشتکار دیتے
ہیں وہ لگان کہلاتا ہے بلکہ اگر کوئی کمار کسی تالاب کا اجارہ لیتا ہے یا کوئی منہا
درختوں میں سے لاکھ بکھانے کا ٹھیکہ لکھتا ہے یا کوئی پاسی چارتن یا پائی
لینے کا اجارہ کرتا ہے یا کوئی رکھیل گھانس چرانے کو زمین لے لیتا ہے اور اس کے
بدلے میں جو کچھ دیتا ہے وہ سب لگان کہلاتا ہے اور جس جس چیز سے حاصلات
ہوتی ہے وہ سب زمین ہی کہلاتی ہے بعضی جگہ کی اسامی اسمیں اپنی گون دیکھتے ہیں
کہ سبکھے پیچھے نقد روپیہ دیوین اور سکو شرح نقدی کہتے ہیں یا پوت کہتے ہیں کہیں
ایسے ہی معاملے کو کہتی کہتے ہیں اور کہیں کے کاشتکار بٹائی پسند کرتے ہیں
کہ جو کچھ پیدا ہوا اسمیں سے آدھا یا تیسرا حصہ نمبر دار لے لیوے کہیں کنکوت ہوتا ہے
اور اسمیں دو صورتیں ہوتی ہیں پہلے یہ کہ کھڑے کھیت کا نمبر دار نے دو تین
بچوں کی نظر سے انداز کر لیا کہ اسمیں کتنا اناج پیدا ہو گا دوسرے ایک مسوہ ایک
کھیت میں سے کاٹ کے اسمیں سے اناج نکال کر تولا اور اوسے کے وزن پر سا
کھیت کی پیداوار پھیلی اور سمجھ لیا اور تب کاشتکار سے یہ ٹھہرایا کہ فصل پر جس بھاء
سے اناج بکے اسمیں سے کچھ کم کر کے نقد روپیہ دیدیوے ایک تو یہ صورت ہوئی

کر کوت کے بعد نقد کر لیا اور بٹائی کی صورت یہ ہو کہ اسامی اپنی من مانی کاٹے ومانڈے اور جو پیدا ہوا اسکا آدھا یا تہارا یا جو تھمڑا مانج کا انج وید یوے مطلب یہ ہو کہ جو کچھ عرت اپنے کھیت کی بابت یا پانی مول لینے کے برے یا تن پسائی لینے اور سنگھڑا بونے اور گھانس چرانے کی بابت دیتے ہیں وہ سب لگان کھلاتا ہو اور جو کچھ نمبر وار کل گانون کی بابت سرکار میں دیتے ہیں وہ جمع یا مالگزاری کھلائی جاتی ہو۔

کاشتکار۔ یہ ہماری سمجھ میں اچھی طرح آگیا اب یہ بتلائیے کہ پٹواری کا ہے ہیں ہر جو وہ بھی اپنا رعب جاتا ہو۔

سمجھ دار۔ پٹواری گانون کا مقصدی ہو اور اسکا کاغذ اگر صحیح بنایا جاوے اور تم لوگ تاک میں رہو کہ کاغذ غلط اور جھوٹا نہ بنانے پاوے اور جو کچھ اسکو لکھنا ہو وقت لکھنا کرے تو تمہارے بڑے کام کا ہو گانون کی اسامی اسامی کا وہ حساب رکھتا ہو اور ایک ایک اسامی کو اسکا لینا دینا سمجھاتا ہو حصہ داروں کا نفع و نقصان بتلاتا ہو گانون کی آمدنی کا جمع خرچ بناتا ہو مگر اوس بیچارے کا رعب و اب کیا ہو وہ تو ایک نوکر ہو مگر تم یہ بھی جانتے ہو کہ جو حاکم تمہارے جھگڑے چکاتے ہیں وہ کیا کھلاتے ہیں۔

کاشتکار۔ ہاں صاحب اونکو تو ہم جانتے ہیں تحصیلدار صاحب وڈپٹی صاحب و چھوٹے صاحب و بڑے صاحب اونکو کہتے ہیں۔

سمجھ دار۔ ہاں یہ ہی حاکم ہیں جو تمہارے نیا کرتے ہیں لیکن جو نام ہم اب بتلاتے ہیں اونکو خوب سمجھ لیو کہ اوس سے تمہارا بڑا کام نکلے گا سرکار نے اونھیں حاکمون کو جسکے تھے نام لیے اور بڑے تعلقداروں کو تم لوگوں کے معاملے فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہو مگر اون سب حاکمون کے اختیاروں کی حد مقرر کر دی ہو اور اسی کی راہ باندھی ہو

جمع مالگزاری

نصفہ واریت

نصفہ واریت

کہ سب اپنی اپنی حد پر قائم رہتے ہیں پہلا درجہ صاحب اسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کا ہوا اور
دوسرا اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول اور تیسرا محکمہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا اور چوتھا کلکٹر صاحب
اور پانچواں کمشنر صاحب کا اور چھٹا صاحب جو ڈپٹی کمشنر کا سویڈر جو جناب صاحب
چیف کمشنر بہادر کے حکم سے ملتے ہیں ڈپٹی کمشنر صاحب جنگو تم ضلع کے بڑے صاحب
کہتے ہو ہمیشہ درجہ کلکٹر کا رکھتے ہیں اور کمشنر صاحب اور جو ڈپٹی کمشنر صاحب آپسے
پہچانے جاتے ہیں اب رہے اسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم و درجہ اول ڈپٹی کلکٹر صاحب
سویڈر درجے چیف کمشنر صاحب بہادر جن حاکمون کو اسٹنٹ کمشنر یعنی چھوٹے صاحب
و اکثر اسٹنٹ کمشنر صاحب یعنی ڈپٹی صاحب و تحصیلدار صاحب یا تعلقہ دار صاحب
یا جنگو مناسب جاتے ہیں دیتے ہیں اور یہ بھی چیف کمشنر صاحب کو اختیار ہو کہ جن
ڈپٹی کلکٹر صاحب کو چاہیں کلکٹر کا درجہ دیدیوین اور جن کلکٹر صاحب کو مناسب سمجھیں
کمشنر صاحب کا اختیار حوالہ کر دیں اور یہ ہی اختیار جب ضرورت ہوتی ہو تو بندوبست
کے حاکمون کو دیے جاتے ہیں۔

دفعہ ۱۱۱
دفعہ ۱۱۲
دفعہ ۱۱۳
دفعہ ۱۱۴
دفعہ ۱۱۵
دفعہ ۱۱۶
دفعہ ۱۱۷
دفعہ ۱۱۸
دفعہ ۱۱۹
دفعہ ۱۲۰

کاشتکار۔ یہ تو ہم نہیں جانتے تھے کہ اتنے درجے ہیں پر اب ہم نام سن کے
حیران ہوئے یہ تو بتلائیے کہ کون کون معاملے کون صاحب کی کچہری میں جاتے ہیں
سمجھہ دار۔ اسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کی عدالت میں۔ پہلا پٹہ دلا پانے سٹور پور
دعویٰ جو رعیت مالک پر کرے ۲۔ کم کر پانے لگان کا دعویٰ جو سور و پتہ تک رعیت
مالک پر کرے ۳۔ دلا پانے قبولیت سور و پتہ تک کی جو ناش مالک رعیت پر کرے
۴۔ دلا پانے لگان سور و پتہ تک کا دعویٰ جو مالک رعیت پر کرے۔ اور اسٹنٹ کلکٹر
درجہ اول کی عدالت میں بھی انہیں چار طرح کے دعوے سننے جاتے ہیں مگر انیسویں پتہ

دفعہ ۱۲۱
دفعہ ۱۲۲
دفعہ ۱۲۳
دفعہ ۱۲۴
دفعہ ۱۲۵
دفعہ ۱۲۶
دفعہ ۱۲۷
دفعہ ۱۲۸
دفعہ ۱۲۹
دفعہ ۱۳۰

دفعہ ۹۰ ایک لگان

تعداد کے۔ اور ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت میں سب طرح کے مقدمے سننے جاتے ہیں جن میں پانچہزار روپیہ تک کا دعویٰ ہوتا ہو اور صاحب کلکٹر جو اکثر صاحب ہیں کمشنر ہوتے ہیں سب مقدمے سننے میں چاہے کسی تعداد کے ہوں اور جو فیصلہ صاحب اسٹنٹ کلکٹر اول اور دوم درجے کے کرتے ہیں ان کی اپیل بھی سننے میں اور ان کے سوائے صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نے جو لگان کے دعوے اور سامیون سے زبردستی لگان تحصیل کرنے یا رسید لگان کی نہ دینے یا خلاف قانون کے بیدل کرنے کے عوض پانی یا بیجا قرقی کے دعووں کی بابت حکم دیا ہوا ان کی اپیلیں بھی سننے میں اور صاحب کمشنر بہادر صاحب کلکٹر بہادر کے اون سب فیصلوں کی اپیل کہ جسٹس کلکٹر صاحب نے خود کیا ہو اور صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اون فیصلوں کی اپیل جنکو کلکٹر صاحب نہیں سن سکتے ہیں سننے اور فیصلہ کرتے ہیں اور صاحب جو ڈپٹی کمشنر کمشنر صاحب کے فیصلوں کی اپیل کے سوائے اون فیصلوں کی بھی اپیل جو کلکٹر صاحب نے اپیل صاحب اسٹنٹ کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر کی سن کر کے فیصلہ کیے ہوں سماعت کرتے ہیں۔

کاشتکار۔ یہ تو ہم سمجھے مگر کوئی ایسا گڑبلائیے کہ جب نمبر دار ہم پر ناحق ناحق وار کریں تو ہم کو بچا دیوے۔

سمجھ دار۔ تنے یہ بات اچھی پونجھی سنو وہ گریہ ہو کہ تم بے پٹہ لیے زمین کے نزدیک مت جاؤ اور جب پٹہ پاؤ تو اسکو خوب پڑھ لو یا پڑھالو اور اچھی طرح سمجھ لو تب زمین کے نزدیک جاؤ اور کھیت کو جو تو اور بناؤ اور بواؤ اور جو کچھ نمبر دار کو تم دو اسکی پس یہ لو اگر پٹہ تمہارے پاس ہو اور جو اس میں لکھا ہو اس سے تم وہ پٹہ

دفعہ ۹۱ ایک لگان

دفعہ ۹۲ ایک لگان

اور رسیدین تمھارے پاس موجود ہیں تو جو کچھ نمبر دار تمہارے دعویٰ کرینگے تم اپنے کو اسی
پٹے اور رسید مان سے بچاؤ گے اور صاف تلو تلو دیتے ہیں کہ نمبر دار اور اسامی جو بے
برسات آئے پٹہ قبولیت نہیں دیتے لیتے اور جو اسامی بھی بے اسارہ برسے
پٹہ لیتے پر رجوع نہیں ہوتے یہ بڑی چوک ہو اور اسی چوک میں مارے جاتے ہیں
ہوشتیا آدمی کا یہ کام ہو کہ جب کوئی معاملہ کرے تو خوب او سکوپٹا پوڑھا کرے
اور جو چیز لیوے ٹھوک بجا کر لیوے اور جو محبت و تکرار کرنا ہو اسی وقت کر لیوے
یہ کبھی نہ سوچے کہ جو بات آج رہ گئی ہو اور آگے چل کر کر لیوین گے کھیتی کے معاملے
کرنے کے دن وہ ہوتے ہیں کہ جب ربیع کی فصل کٹ جاتی ہو اور کھیت فصل سے خالی
ہوتے ہیں لازم ہو کہ اسی وقت دو سو سال کے واسطے پٹہ لو اور اگر اوکھہ بونیکا
ارادہ ہو تو فصل ربیع کے کٹنے کی بھی راہ نہ دکھو اور اوکھہ کے تردد کے پہلے پٹہ
لکھا لو اور سب طرح کی مضبوطی کر کے اوکھہ لو اگر ایسا نکلیا تو اپنے پاؤں پر آپ
کو لٹھاڑی ماری اس واسطے کہ جب تم بے پٹہ لیے اوکھہ بونیکا تو نمبر دار کو موقع ملے گا
کہ تم سے اضافہ مانگے اگر تم نہ دو تو اگلے سال کا تو پٹہ تمھارے پاس نہیں ہو پھر جواب
کیا دو گے۔

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے سچ کہا مگر جو پہلے سے زمین لے لی اور اسارہ
سو کھا پڑا تب تو ہم برباد ہوئے اور آپ کے حکم پر جو چلے تو اپنے ہاتھ سے لٹے۔
سمجھو دار۔ یہ ہی تو تمھاری چوک ہو اگر آدمی یوں ہی خیال کرے تو دنیا کا کام
بند ہو جاوے یہ تو سب کوئی جانتا ہو کہ ہم مرین گے لیکن جو اتنی بات نہیں معلوم ہو
کہ کب مرینگے اس واسطے برسوں کے کام سوچتا ہو اور کرتا ہو اور یہ تو سوچو کہ جس طرح

برسات کی رات تم دیکھتے ہو گے اور سیطرہ تو زمین کے اور گاہک بھی دیکھتے ہو گے اور جب
برسات کی رات آجھی ہوئی تب نمبر دار کو بھی تو خیال ہو گا کہ اب تم ضرور زمین لو گے اور
وہ اس بھروسے پر تھے اضافہ مانگے گا اور جو تم اگر دو کر دو گے تو تمہاری زمین کا دوسرا
گاہک لاکر کھڑا کر گیا جس سے تم دوب جاؤ گے اور نمبر دار کا من مانا نہیں تو کچھ تو اضافہ
دو گے اس واسطے بہتر یہ کہ ایسے وقت میں پٹہ لے لو کہ تم اور نمبر دار دونوں ویدھان
رہو اور پیشہ کی مہر کے بھروسے پر کام کرو کہ وہ فائدہ دلاوے گا تو ہو ویگا اور یہ بھی خیال کرو
اساڑہ اچھا برسا اور تینے زمین بھی لی اور پھر سانوں میں سوکھا ہوا تو کیا کر گے۔

کاشت کار۔ بیشک آپ سچ کہتے ہیں اور یہ ہماری چوک ہو کہ پہلے سے زمین
لیتے مگر نمبر دار تو بے اساڑہ برسے پٹہ دینے پر رجوع ہی نہیں ہوتے۔

سمجھ دار۔ البتہ یہ سچ ہے اور وہ کیوں رجوع ہونگے اس واسطے کہ وہ تو اپنی
گون گانتھتے ہیں مگر جب تم سب ایک کر لو اور اپنا ارادہ ظاہر کرو کہ بسا کھ چٹھین
نمبر دار پٹہ نہ دیوے گا تو زمین پھر نہ جو تین گے بلکہ دوسرے گانوں میں پائی سے
زمین بھراؤ تو نمبر دار لاچار ہو جائیگا اور آپ ہی آپ پٹہ لکھ دیوے گا۔

کاشت کار۔ یہ تو سچ بات ہے مگر ہم لوگوں میں ایک کمان ہوتا ہے۔

سمجھ دار۔ یہ بھی ایک بڑی غلطی ہے اور اچھے کام میں ایک فکرنا بربادی کی جڑ
جو لوگ ایک کر کے کام نہیں کرتے وہ ہمیشہ خراب ہوتے ہیں جب ٹل میں آدمی
ایک بات کی صلاح کرتے ہیں تو پہلے تو اس صلاح میں یہ چھن جاتا ہے کہ جس کام کا ارادہ
ہو وہ اچھا ہی یا نہیں اور جب اچھا معلوم ہوا تو پھر اوس پر ایک کرنے سے
بڑا فائدہ نکلتا ہے۔

کاشتکار۔ حال یہ ہوتا ہے کہ جب نمبر دار سے کوئی بے اسارہ کے پٹہ مانگتا ہو تو وہ کہتے ہیں کہ جاؤ زمین جو توجہ سبکو پٹہ بائین کے ٹکڑے بھی دیدیوینگے اور پھر بعض تو اپنے قول سے پھر جاتے ہیں اور بہت سے زمین پھرتے مگر پٹہ کنوار کات تک بھی نہیں دیتے۔ سمجھو دار۔ تم نمبر دار کی زبانی بات مت مانو اور کہو کہ جب تک پٹہ نہ ملے گا زمین کے پاس نہ جائیں گے تو نمبر دار ضرور پٹہ دیوے گا اور اگر نہ دیوے تو زمین نہ جو تو اس میں چاہے کچھ ہو۔

کاشتکار۔ اچھا نمبر دار زمین دیدیوے اور پکا قول بھی کر دیوے اور پھر پٹہ نہ دیوے تو کیا کریں۔

سمجھو دار۔ ہم یہ تو تم سے کہہ چکے کہ تم زمین ہی کے پاس بے پٹہ بنجاؤ مگر تم بار بار وہی بات کہتے ہو جب تمہارا کچھ حق زمین پر نہیں ہو تو تم بے پٹہ لکھائے کیوں زمین جو تو اور پھر پٹہ مانگتے پھرو۔

کاشتکار۔ اری صاحب یہ کیا غضب ہو ہمارا کچھ حق ہی زمین پر نہیں ہو ایک کھیت ہمارے باپ دادا کے وقت سے ہمارے پاس چلا آتا ہے اور سپر ہمارا حق کیوں نہیں ہو اور اگر حق نہیں تھا تو قبضہ ہمارا کیوں برسوں سے بنا رہا۔

سمجھو دار۔ نے ہنسکر کہا کہ اسی سمجھنے تو تم کو کھو ہا ہو اور اسی دھوکے میں پڑے ہو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا ایک مکان ہو اور او میں ایک کوری آنکر سے اور دس برس رہ کر مر جاوے اور پھر دس برس او سکائی بھی اسی گھر میں رہے اور اس کے بعد اس کوری سے تم کہو کہ ہمارا گھر چھوڑ تو وہ کوری کیا کرے گا۔

کاشتکار۔ گھر چھوڑ دیو گیا اور کیا کر گیا کیا رہنے سے وہ ہمارا گھر او سکایا ہو جاو گیا۔

سمجھ دار۔ نہیں تم سچ کہتے ہو اسکا گھر نہیں ہو جاوے گا پراسی طرح جو ایک منیہ کی زمین تم جو تو اور پھر تمہارا لڑکا بھی بہت دن تک جوتے اور اس کے بعد نمبر دار زمین تم سے مانگے تو تم سطح کو گے کہ زمین ہماری ہو گئی یا ہم حق دار ہیں۔

کاشتکار۔ واہ واہ آپ سہنی دستار کی زمین کو جو تار زمین کے برابر کرتے ہیں برابر کرتے ہیں زمین کو ہنسنے بنایا اور سد بار کنواں کھودا تال بنایا اس سے ہمارا حق پیدا ہوتا ہے۔

سمجھ دار۔ یوں ہی اگر کوری بھی تمہارے چھپرے گھر کو نیب اور مہوے کی کڑی لگا کر پاٹے اور دروازے اس میں لگاوے اور پپ پوت کرے تب اس کا حق اس گھر پر ہو جاوے گا۔

کاشتکار۔ نہیں صاحب کچھ بھی اس کا حق نہ ہو گا کیا ہنسنے کہا تھا کہ وہ ہمارے گھر کو پاٹے اور بناوے۔

سمجھ دار۔ تو پھر کیا زمین کے مالک نے تم سے کہا تھا کہ کنواں بناؤ یا زمین سد بار دینے بھی اپنے نفع کے واسطے کیا تھا۔

کاشتکار۔ اب تو سٹ پٹایا اور کہا کہ جو چاہو سو کو پر جو تار زمین سے اور گھر سے بڑا فرق ہے ہم تو پہلے ہی سے جانتے تھے کہ آپ قلعہ دار کی طرف داری کریں گے۔

سمجھ دار۔ پھر ٹپن تمہاری سمجھ پر بھلا زمین کون طرف داری کی تم نے سب قائل نہیں ہوتے اسی صاحب یہ کیوں نہیں کہتے کہ کوری کو ہم اس کی لاگت دیکھو پوچھو اور اس کا حق مٹا دیوینگے۔

کاشتکار۔ پھر ہمارے واسطے تو آپ یہ بھی نہیں کہتے۔

سمجھ دے۔ اگر تم نے روپیہ خرچ کیا ہو اور زمین کو سدھارا ہو تو اتنا حق تمھارا ضرور ہو گا کہ جب تک نمبر دار تمھارا خرچ جو زمین کے درست کرنے میں ہوا ہو نہ بدینہ زمین نہ چھوڑا دے۔

کاشتکار۔ یہ معلوم ہوا کہ ہمارا حق کچھ سرکار نے زمین پر دیا نہیں کھایا گنگا پار کے کاشتکاروں کا ہے۔

سمجھ دے۔ تمھارا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ گنگا پار کے کاشتکاروں کو جو حق ہے کہ زمین اون سے نمبر دار و گانوں کے مالک نہ نکال سکیں وہ ملکوسرکار نے اودھین نہیں دیا ہے سو حال اسکا یہ ہے کہ گنگا پار میں جن کاشتکاروں کا قبضہ زمین پر بارہ برس رہا تھا اونکو زمین پر قبضہ رکھنے کا حق ملا ہے اور سرکار نے چاہا تھا کہ یہاں بھی جو کاشتکار ایسے ہوں کہ جسکے پاس ایک ہی زمین بہت دنوں تک رہی ہو سو اس زمین کا حق اونکو دیدے اور اس تحقیقات کے واسطے کہ ایک زمین کسی کاشتکار کے پاس برابر رہی ہو یا نہیں بڑے بڑے حاکموں کو حکم دیا لیکن اودھین کوئی کاشتکار نکلا کہ جسکے پاس دس بارہ برس بھی ایک ہی زمین رہی ہو البتہ ایسے کاشتکار تو ملے کہ ایک گانوں میں بہت روز سے آباد ہیں اور کھیتی کرتے ہیں مگر ایک ہی زمین اونکے دخل میں رہنا ثابت نہیں ہوا اودھین برس کسی کھیت کا اودھین چار برس کسی کھیت کا رہنا دریافت ہوا تو سرکار لاچار ہو گئی اگر یہ ثابت ہوتا کہ لگاتار دس بارہ برس بھی کوئی زمین کسی کے پاس رہی تھی اور جب انہی میں راجہ بابو یا لکھن نے زمین چھوڑا نا چاہا تب اونکے چھوڑانے نہ چھوڑے تو ضرور سرکار

حق دیتی پر ایسا ثابت نہیں ہوا ایسی صورت میں سرکار سے تمہارا کون گم نہ لگا پار۔
کے کاشتکاروں کے حق کے بابت احق نگاہ کرتے ہو بھلا ہو جو تو سہی کہ جو کو ترجیح
تمہارے گھر میں بسے ہوں اور سرکار و دوسرے ملک کے دستور کے موافق ان کو یہ حق دے دو کہ
تم ان سے گھر نہ چھوڑانے پاؤ اور سدا وہ تمہارے ہی گھر میں رہیں۔ ورنہ کیا بڑا زبردیا کرتی
تو تو رضی ہو گے۔

کاشتکار۔ نہیں ہم تو رضی نہ ہونگے مگر تمہارے کہنے میں کہ بعض بعضی اسامیوں کے
پاس لگاتا بھی ایک ہی زمین بہت بہ ہوں سے چلی آتی ہو۔
سمجھو وار۔ اچھا شاید ایسے کوئی کاشتکار ہونگے پر کیا وہ نرمی اسامی ہی ہیں
یا پرانے زمیندار میں اگر پرانے زمیندار میں تو ان سے تم سے فرق ہوا ان کے برابر تم کو یہ حق دے دو کہ
اپنے زمین سے کسی کو نہ لگاؤ کسی کے پاس زمین برابر رہی ہو تب سرکار کا وہ گھر لگاؤ
کاشتکار۔ آپ سچ کہتے ہیں ہم قسمت بچھوٹوں پر زمیندار سدا شیر رہے اور
زبردستی زمین چھین لیتے رہے یا ہم ہی لالچ میں خراب ہوئے جو پرانی زمین چھوڑ کے
نئی زمین سمجھ کر لے لی کہ نئی زمین زیادہ پیدا ہو گا اب آپ بتائیے کہ نمبر دار اگر پٹہ
نڈیوے تو کچھ اسکی دوا ہی یا نہیں۔

سمجھو وار۔ اگر نمبر دار ملک زمین دیوے اور قرار مار کر دیوے تو ضرور تمہارا
حق ہو کہ جو شرطیں ٹھہری ہو اسکا پٹہ پاؤ اور جو نمبر دار پٹہ نڈیوے تو اسکی
ناش اسٹام کے کاغذ پر ایسے حاکم کے سامنے جنکو اختیار اسٹنٹ کلکٹر کا یا ڈپٹی کلکٹر
یا کلکٹر کا ہو پیش کرو اور یہ بھی یاد رکھو کہ پٹہ دلا پانے کی ناش حسب اسامی کر سکتا ہو
اسی طرح نمبر دار قبولیت دلا پانے کا دعویٰ کر سکتا ہو مرتبہ ناش صرف اس وقت

دفعہ ۷ و
ایکٹ لگاؤ

دفعہ ۷ و
ایکٹ لگاؤ

ہو سکتی ہے کہ جب زمین پر دخل بنا ہو اور اگر زمین پر دخل نہ ہو یا نمبر دار نے زمین دیکر کچھ
بیدخل کر دیا ہو تو چٹہ دلا پانے کا دعویٰ زمین سنا جائیگا اگر نالاش لگ گئی ہوگی تو
نمبر دار کی جواب دہی پر خارج ہو جاوے گی سوائے اسکے یہ بھی ثابت کرنا لازم ہوگا کہ قول قرار
جس وقت ہوا تھا کیا کیا شہر طہین جو زمین تھیں اور اس قرار مدار کے ثابت کرنے کے واسطے
لکھا ہوا اقرار نامہ نمبر دار کا حاکم مانگین گے گواہی نہ سنیں گے دیکھو ہم مکمل ایسی ناشون کا
حالت ملتے ہیں جس سے تحقیق معلوم ہو جاوے گی کہ زمین آدمیوں نے ایک ہی مطلب کی پیش
کی اور ب مقدمہ جیتے۔

دفعہ ۱۰
ایکٹ لگان

دفعہ ۱۶
ایضا

مثال

سادھو کرمی سے شیوراج سنگھ نے جمنیہ کے مینے میں قول کیا کہ لدو کنڈ زمین جنگلی
لکھو دو اور چھ برس تک زمین پر اپنا دخل لکھو پہلے سال کچھ نہ دنیا دوسرے سال پانچ
بگیکھ اور تیس سال مل آنے اور چوتھے سال بندرہ آنے اور پانچویں اور چھٹے سال
ایک روپیہ جاتے اور اگر ناو سا کاٹھ لکھو دیونینگے مگر جب شیوراج سنگھ نے پٹہ نہ دیا
تو سادھو نے تحصیلدار صاحب کے سامنے جٹکو اسٹنٹ کلاٹر درجہ دوم کا اختیار تھا
اسٹانٹ پر عرضی دی تحصیلدار صاحب سے شیوراج سنگھ نے حاضر ہو کر کہا کہ مینے
بجہر سادھو کو اسی شرط پر دیا ہے کہ پہلے سال لگان نہ لیونینگے مگر دوسرے سال سے بارہ
بگیکھ لیونینگے پس ٹک تحصیلدار صاحب نے سادھو سے پوچھا کہ کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس
سادھو نے کہا کہ لکھا پڑھی تو کچھ نہیں ہے پر گواہ بہت سے ہیں تحصیلدار صاحب نے کہا کہ آئیے
معاملے میں گواہ نہ لیونینگے بموجب دفعہ ۱۱۶ ایکٹ لگان کے اقرار نامہ لکھا ہوا چاہیے
اور وہ تمہارے پاس نہیں ہے اس واسطے دعویٰ دہیں جو۔

دوسری ناشل اوسی شیوراج سنگہ پرانگنے کوری نے کی اور عرضی میں لکھا کہ
شیوراج سنگہ نے ہم کو صبیگہ زمین دیکر وعدہ کیا تھا کہ صے لگان کیونگی
اب پٹہ نہیں دیتا شیوراج سنگہ نے یہ عذر کیا کہ یہ سچ بات ہے کہ جن میں پرانگنے کا
دخل ہے مہنے پانی نہیں تھی اور جانا تھا کہ صبیگہ ہے اور اس بھروسے پر صے
لگان ٹھہرا دیا تھا پر اب اپنے سے وہ زمین موہیگہ ٹھہری اس واسطے اوسی صاحب
صے لگان مانگتے ہیں انھیں تحصیلدار صاحب نے جنھوں نے سادھو کا دعویٰ
خارج کیا تھا حکم دیا کہ جب میں دی تھی تب ہی کیون نہ اپنی اب عذر نہ سنا گیا
پٹہ شیوراج سنگہ انگنے کو صے پر دیدیوے۔

تیسری ناشل شیوراج سنگہ پر روپن دھوبی نے کی کہ دو برس کے واسطے
صے لگان پر دو بیگہ زمین ہکو دی تھی اب پٹہ نہیں دیتا ولوایا جاشیوراج سنگہ
نے کہا کہ روپن جھوٹا ہے مہنے زمین او سکونہیں دی تھی رام سیوک پنڈت کو دی تھی
سورام سیوک کا دخل اس زمین پر موجود ہے روپن نے کہا کہ مان زبردستی مجھے میں
چھین کے اب رام سیوک کو دیدی ہے اور انھیں تحصیلدار صاحب نے تجویز کیا کہ جن میں کا
پٹہ مدعی مانگتا ہے اور سپراوسکا دخل نہیں ہے اس واسطے بموجب دفعہ ۱۰۵ ایکٹ لگان
دعویٰ پٹے کا نہیں ہو سکتا مقدمہ خارج کیا جاوے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب انگنے سے حاکم نے لکھا ہوا اقرار نامہ کیون نہ مانگنا
کیا اسکے پاس تھا۔

سمجھ دار۔ اسے اقرار نامہ مانگنے کی ضرورت نہ تھی اس واسطے کہ شیوراج سنگہ
نے انگنے کا بیان مان لیا تھا اگر شیوراج سنگہ یہ کہتا کہ زمین میں نے صے لگان پر

نہیں دی پہلے ہی سے دس لگان ٹھہر لیا تھا تو انکے سے ضرور اقرار نامہ مانگا جاتا۔
کاشتکار۔ پھر اقرار نامہ اور پٹہ میں کیا فرق ٹھہرا جب کوئی اقرار نامہ لکھ دیا
تو پھر وہی پٹہ ہے۔

سمجھ دے۔ اقرار نامہ اور پٹہ میں فرق ہو دیکھو پٹہ کا نمونہ اس طرح مقرر ہے اور
اوسکو ٹھیک اور درست لکھنا چاہیے اور اوس میں زمین کا بیگہ کمیتوں کے نام و لگان
کی تعداد اور تفصیل کہ شرح نقدی ہو یا بٹائی اور پھر اسکی تفصیل کہ نقدی ہو تو کس خط میں
کون تاریخ کتنا کتنا روپیہ دینا پڑیگا اور اگر بٹائی ہو تو کس حصے نمبر دار کو پیداوار کے
دینے پڑینگے اور کس کو کس طرح کس طرح ہوگا اور کس نرخ سے غلہ کا دام کسے گا اور جو ٹر
ہوئی ہو لکھنا پڑتا ہو تو ایسا پٹہ پوری ہی لکھتا ہو اور ایک ساتھ سب سامین کو دیا جاتا ہو
مگر اقرار نامہ اپنے ہاتھ سے نمبر دار لکھ دیتا ہو اور اوس میں آنا لکھ دینا کہ اتنی زمین اس حصہ
فلانے کو دیے ہیں۔

نمونہ پٹہ

پشت پٹ

و صو

۱۵۔ اکتوبر ۶۸ء الفضلی	۷۔	۱۰۔ نومبر ۶۸ء
۸۔ نومبر ۶۸ء	۷۔	کوت دمان سونہ
۱۰۔ نومبر ۶۸ء	۷۔	چھدو ابحاب ۶۸ء
۴۔ دسمبر ۶۸ء	۷۔	۷۔
۸۔ دسمبر ۶۸ء	۷۔	۷۔
۷۔ اپریل ۶۹ء	۷۔	۷۔
۲۲۔ اپریل ۶۹ء	۷۔	۷۔
۸۔ مئی ۶۹ء	۷۔	۷۔
۴۔ جون ۶۹ء	۷۔	۷۔
۱۲۔ جون ۶۹ء	۷۔	۷۔

حق شیو دین حق راجہ جہا
۷۔ ۷۔
۶۵۔ ۱۱۳۔

درکن ۵۸

نوبتونی روپیہ ۴۰
جلو ۱۳۰
پیسہ ۱۰۰

نہیں پٹاری ۱۰ روپیہ ۸
۵

بندھی سو ۱۰
جلو ۱۰

وصول ۴۰ روپیہ ۱۰

کاشتکار۔ اب ہکو معلوم ہوا کہ بے پٹہ لکھائے ہوشیار آدمی کو کسی زمین پر ہاتھ نہ لگانا چاہیے۔

سمجھدار۔ ہاں اور کیا بے پٹہ لیے اگر زمین جوتی اور نمبر دار نے کسی طرح ایمان میں فرق کیا تو محنت اور لاگت برباد ہو جاوے گی اور یہ ہی حال سید کا بھی ہو کہ اگر روپیہ لگان کا دیا یا بٹائی کا غلہ تول دیا اور جھگڑا پڑا تو بڑی مشکل میں کاشتکار پڑ جاتا ہے۔

کاشتکار۔ یہ اور بے ڈھب بات آپ کہتے ہیں نمبر دار تو سپاہی لگا دیتا ہے اور جو روپیہ نہ دو تو دُر دسا کرتا ہے اور جو روپیہ لے گئے تو رکھ کے کہہ دیتا ہے کہ پیواری جب آوے گا تو رسید دیوین گے پھر پیواری جو آتا ہے تو کمین کنتا ہے کہ کچھ سال کی باقی ہو کمین کچھ بگھیرا کھڑا کرتا ہے۔

سمجھدار۔ دیکھو بے رسید لیے روپیہ دینے سے تنہیں کہتے ہوں کہ جھگڑا پڑتا ہے سو تم ایسا کام کاہے کو کرو کہ سپاہی پیادہ نمبر دار لگاوے جس تاریخ کو پٹے میں لگان دینے کا وعدہ لکھا ہوا اس تاریخ کو آپ روپیہ لیجاؤ اور رسید مانگو اگر نمبر دار اسی وقت رسید نہ دیوے یا کچھ سال کی باقی میں کاٹے تو روپیہ نہ دیوے گا۔

کہ قانون میں صاف لکھتا ہے کہ روپیہ لیکر مالک رسید دیدیوے جس میں روپیہ دیکر کی تاریخ لکھی ہو اور تفصیل بھی کہ کون سال کی بابت وہ روپیہ جمع ہوا اور اگر سب بیورہ وار رسید میں نہ لکھے تو سمجھا جائے گا کہ مالک نے رسید دینے سے انکار کیا اور تب کاشتکار کو اختیار ہے کہ روپیہ نہ دیوے اور اگر کسی دھوکے سے روپیہ نمبر دار کے ہاتھ میں پڑ جاوے تو تہ نہت ایسے حاکم کے سامنے جھکو ڈپٹی کلکٹر مفتی

اسٹامپ کے کاغذ پر نالاش کر دیوے اور او سن لاش مین سوائے رسید کے دلا پانے کے دعوے کے یہ بھی دعویٰ کر لے کہ ہمارا رسید نہ پانے سے اتنے روپیہ کا نقصان یا ہرجہ ہوا وہ بھی نمبر دار سے دلوایا جاوے تب مالک کو حاکم بلا کر تحقیقات کرنیکے اور رسید دلوادیوینکے اور جو نقصان ہوا ہو گا وہ نقد مالک کے دینا پڑیگا مگر یہ تم بادرکھو کہ اگر کوئی کاشتکار سوائے رسید دلا پانے کے دعوے کے ہرجہ و نقصان کا بھی دعویٰ کرے تو جتنے روپیہ کی رسید مانگنا ہو اتنے روپیہ سے زیادہ ہرجہ کا دعویٰ نہ کرے نہیں تو زیادہ کی شنوائی نہوگی۔

کاشتکار۔ ہرجہ و نقصان جو آپ نے کہا یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

سمجھہ دار۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ جیسے نمبر دار تمکو ۷ کی رسید نہ دیوے اور تم نالاش کو چلو تو تمہارا کام کاج تمہارے گھر سے غیر حاضر ہونے سے یا تو بند ہوگا یا تم مزدور لگاؤ گے اور مزدور کو تمہیں مزدوری دینی پڑیگی تو تمکو چاہیے کہ اسکا انداز کرو کہ تمہارے گھر میں نہ رہنے سے جو کام بند ہوگا تو کتنے کا نقصان ہوگا یا مزدوری میں کتنا دینا پڑیگا اگر وہ نقصان دو یا چار یا آٹھ یا دس روپیہ تک ہو تو اسکو بھی اپنی عرضی میں شامل کر دو پر ۷ سے زیادہ جو چاہو کہ اپنا نقصان مانگو تو نہ نہوگا۔

کاشتکار۔ یہ تو سرکار نے بڑی پرورش کی ہواب بھلا بے رسیدیے ہم کب چپ ہونیوالے ہیں پر یہ تو بتائیے کہ رسید ایک پرزے پر لکھنا چاہیے یا پتہ کی پٹھی پر لکھنا میں اور اگر آپ کو یاد ہو کہ کسینے رسید دلا پانے کا دعویٰ کیا ہے تو اسکا بھی حال بتائیے کہ کیا ہوا۔

سمجھ دے۔ علیحدہ کاغذ پر رسید لکھانا اور بٹہ کی بیٹی پر لکھالینا دونوں برابر ہی رہتے ہیں۔
 کی بیٹی پر لکھانا اس راہ سے اچھا ہے کہ بہت سی رسید کے پرزوں کی خبر داری مشکل
 ہوگی اور ہم کو ایسے مقدمے ملتے ہیں جن میں رسید کا دعویٰ تھا۔

مثال

جیون پریٹ کے کی بیع کے عہد باقی تھے اور اس نے کسی سبب سے وقت پر نہیں دیا
 کنوار ۱۲۵۸ء میں صہ لیکر شیوراج سنگھ نمبر دار کے پاس گیا اور کہا کہ یہ ۱۲۵۸ء میں
 لایا اور جو ۱۲۵۸ء کے عہد باقی ہیں وہ بھی فکر کر کے دیو لگا مگر شیوراج سنگھ نے کہا
 کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے پہلے پچھلی باقی چکانا چاہیے اور روپیہ تو ہاتھ میں آئی چکا تھا
 شیوراج سنگھ نے پٹواری سے کہا کہ ۱۲۵۸ء میں سیامہ کریو منو سنگھ نے ۱۱۵۸
 کے کاغذ پر ڈپٹی کلکٹر صاحب کی عدالت میں جا کر عرضی دی کہ رسید صہ کی دلوائی جاو
 اور صہ کا ہمارا ہرجہ رسید نہ پانے سے ہوا وہ بھی دلوایا جاوے ڈپٹی کلکٹر صاحب نے
 حکم دیا کہ ۱۵ نومبر کو مقدمہ کی رو بکاری ہوگی سمن کے جاری ہونے کا کورٹ فیس
 مدعی داخل کرے جیون جانتا تھا کہ ۱۵ تاریخ کو مقدمہ فیصل ہو جاوے گا اس واسطے اس نے
 اوسیوقت - شیوچرن - دامودر - لال خان - تین گواہ بھی بدے اور افولی طلبی
 کی بھی درخواست کی اور چار سمن جاری کرائے ہر سمن کے واسطے ۶ روپے کے حساب سے
 عرصہ کا تو کورٹ فیس اوسنے دی اور ایک ایک گواہ کے واسطے ۴ روپے کے حساب سے
 چار چار دن کی خوراک کے ۸ روپے ایک ایک گواہ کی بابت ٹھہرا کے عرصہ دیدیے
 ۱۵ تاریخ کو شیوراج سنگھ نے حاضر ہو کر آپ ہی قبول دیا کہ صہ ضرور جیون نے ملوادی
 پر پچھلی باقی ہونے کے سبب ہنسنے ۱۲۵۸ء میں کاٹ لیے اور رسید دیتے تھے

پر جیون نے نہ لی یہ سنکر ڈپٹی کلکٹر صاحب نے ترنت فیصلہ کر دیا کہ کنوار ۱۲۷۸
کی قسط میں صہ مجرا دیکر فوراً رسید شیوراج سنگہ لکھ دیوے اور صہ ہرجہ و سہ ہرجہ
مقدمے کا دیوے اس مقدمے سے شیوراج سنگہ کو بری نصیحت ہوئی۔
کاشتکار۔ اور بھلا شیوراج سنگہ روپیہ نہ لیتا اور کہتا کہ یا تو ہم ۱۲۷۸ میں
کاٹین گے یا نہیں لیتے اور پھر جیون پر ناش ٹھونک دیتا تو جیون کیا کرتا۔

سمجھہ وار۔ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ لگان میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رعیت اپنی زمین کا پورا
لگان یعنی جتنا اس وقت دینا چاہیے مالک کے پاس لیجاوے اور وہ کسی عید سے
نہ لیوے یا فوراً رسید نہ دیوے تو رعیت کو اختیار ہے کہ عدالت میں ۸ روپے کا غذبہ
اور نامہ لکھے جہیں سارا حال بیور وار لکھا ہو اور ایمان سے تصدیق کرے کہ میں
روپیہ لیکھ گیا تھا اور نمبر دار نے نہیں لیا اب روپیہ حاضر ہے تو عدالت وہ روپیہ لیکر انا
جمع کر لیوے گی اور رسید لکھ دیوگی اور نمبر دار کے نام اطلاع نامہ جاری کرگی کہ فلاں
رعیت نے اس قدر روپیہ تمہارے واسطے جمع کیا ہے وہ لے لیو اور اگر زیادہ کا دعویٰ ہو
تو چھ مہینے کے اندر پیش کرو نہیں تو پھر بھی نہ سنا جائیگا اور سپر اگر مالک یا اسکا
کارندہ اگر درخواست ملے روپیہ کی کر گیا تو اسکو مل جائیگا اور جو ناش کرنا ہوگا تو کرے
اور اگر ناش نہ کی تو جو چھ دعویٰ روپیہ امانت کرنے کی تاریخ سے پہلے کاربہ اطلاع
جاری ہونے سے چھ تک سنا جائے گا پھر نہ سنا جائے گا بلکہ اگر عدالت کو
یہ معلوم ہو جائیگا کہ ناحق کو روپیہ مالک نے نہیں لیا تھا تو اسکا ہرجہ بھی کہ جب وعدہ
مناسب جانے کی رعیت کو مالک سے ولا دیوگی پر وہ ہرجہ اتنے روپیہ سے
جتنا رعیت نے عدالت میں جمع کیا ہو زیادہ نہ ہوگا اور اگر مالک ناش کرے اور عدالت

دفعہ ۱۴
ایکٹ لگانضمیمہ الف
ایکٹ لگاندفعہ ۱۵
ایکٹ لگانضمیمہ ب
ایکٹ لگاندفعہ ۱۶
ایکٹ لگاندفعہ ۱۷
ایکٹ لگان

ثابت ہو جاوے کہ جو روپیہ رعیت مالک کو دیتی تھی وہ پوری قسط کا نہ تھا تو رعیت پر باقی کی ڈکری اسی معاملے میں ہو جاوے گی موحیون ویسی ہی کارروائی کرنا جیسی کہ سدہ بنو فقیہ نے کی۔

مثال

نمبر کے مینے میں سدہ ہو سائیں ص ۸۷ اکتوبر ۱۸۷۳ء فصلی کی قسط کے تلوک سنگھ راجہ کے کارندے کے پاس لے گیا تو تلوک سنگھ نے کہا کہ دسمبر کی قسط بھی آئی ہوگی بھی ص ۸۷ ملا کر عہ اکٹھے دیو تو لیونینگے سدہ ہو سائیں نے کہا کہ بابا پٹھ میں تو یہ لکھا ہے کہ دسمبر کی قسط دسمبر میں دینا پڑے گی میں کہاں سے لاؤں یہ سنگھ تلوک سنگھ نے کہا کہ اچھا نہ دوہم تو تم سے دس کے دسوں بھر لیونینگے سدہ ہو یہ سنگھ ڈرا اور صاحب کلکٹر کی کچری میں جا کر ۸۷ کے اسٹامپ پر مضمون کا اقرار نامہ پیش کیا۔

اقرار نامہ جسکو بیان تحریری بھی کہتے ہیں

میں سدہ بنو فقیہ کا شکار موضع رسول پور پر گنہ نور پور باقرا صالح ظاہر کرتا ہوں کہ میں اصالتاً ۳۷۰ نمبر ۱۸۷۳ء کو مقام رسول پور میں جہان لگان اراضی واضح رسول پور جواز جانب راجہ جے دت سنگھ میری کاشت میں ہر حسب معمول داخل ہوا کرتا ہوں مبلغ ص ۸۷ جو تحریری رقم اور عوض کامل نہ مطالبہ ہر جو دربارہ لگان اراضی مذکورہ کے جو میں ابتدائے اساتذہ نہایت کنوارے ۱۸۷۳ء فصلی میرے ذمہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۷۳ء کو وجب الادا تھا تلوک سنگھ کارندہ راجہ صاحب موصوف کے پاس ادا کرنے کو حاضر کیے تھے اور میں یہ بھی اظہار کرتا ہوں کہ تلوک سنگھ مذکور نے

ضمیمہ الف
ایکٹ لگان

مبالغہ مذکور جو حسب شرح بالا حاضر کیے گئے تھے لینے سے اس عذر سے کہ قسط دسمبر کی اس کے ساتھ دو انکار کیا اور میں یہ بھی اظہار کرتا ہوں کہ جہانگت مجبوقین کامل جو مبلغ صہ جو حاضر کیے گئے تھے اور جبکو میں فی الحال عدالت میں داخل کرنا چاہتا تھا تمام و کمال رقم ہی جو بابت لگان اراضی کے شروع اسارہ سے کنوارا شہرہ افسانہ کی میرے ذمہ راجہ جدیت سنگہ کے واجب الادا ہو اور علاوہ اس رقم کے مجبوق آج تک کچھ دینا باقی نہیں ہے۔

میں کہ جبکا نام اتوار مندرجہ بالا میں لکھا ہوا اظہار کرتا ہوں کہ جو کچھ اقرار نامہ میں لکھا گیا ہے حتی الوسع میرے علم و یقین کے موافق صحیح و درست ہے اور اسی ترازو کے ساتھ صہ پیش کیے صاحب کلکٹر سہادر نے وہ کاغذ صاحب ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس میں بھیج دیا ڈپٹی کلکٹر صاحب نے روپیہ لیکر امانت کر لیا اور راجہ جدیت سنگہ کے نام اطلاع نامہ جاری کیا راجہ نے سیٹل پر شاد اپنے مختار کو جو کچھ میں حاضر رہا کرتا تھا لکھ بھیجا کہ روپیہ مانگ لیا و سوقت سیٹل پر شاد نے قبول کیا کہ تلوک سنگہ نے نادانی سے روپیہ پننیں لیا تھا تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے حکم دیا کہ ہے سیٹل پر شاد لیکر صہ کی رسید دیوے اور عرصہ ہر جہ سد ہو کو دیا جائے اسطرح سے سد ہو فقیر کی جیت تو ہوئی مگر کبھی سے گھمنڈ بھی اوسکو ہو گیا اور سمجھا کہ میں نے راجہ صاحب کو دبا دیا ہے اور اس مگرئی سے جب دسمبر کی قسط آئی تو اپنے لڑکے کے ہاتھ بھیج دیا اور اوسنے بے رسید لیے ماہ ہو سپاہی کو جو تلوک سنگہ کے ساتھ تھا روپیہ دیدیا جب سد ہو کو رسید نہ ملی تو گھبرا یا اور تلوک سنگہ سے اگر رسید مانگی تلوک سنگہ نے کہا کہ روپیہ ہو پننیں ملا اور ماہ ہو سپاہی بدل گیا کہ ہننے روپیہ پننیں پایا تو بھی سد ہو جھگڑا

کرتا ہی رہا یہاں تک کہ فروری کی قسط بھی آگئی تو ہمارے سچ کو سدھو عہد لیکر گیا
 تلوک سنگھ نے کہا کہ ہم صدمہ قسط دسمبر کی بھی اسکے ساتھ لیونینگے یہ سنکر سدھو تو
 پرکے ہوئے تھے لوٹیا ڈور لیکر عدالت کو چل دیے اور اقرار نامہ لکھ کر دیا اور روپیہ
 جمع کیا اور اطلاع نامہ جاری ہوا تلوک سنگھ نے آپ آکر جواب دی کی کہ سدھو پہ
 صدمہ قسط دسمبر کے باقی تھے سو وہ تو نہ لے گیا فروری کی قسط لایا جو ہم نے دسمبر کی
 قسط مانگی تو ٹرا کے چل دیا اب جو روپیہ سدھو نے عدالت میں جمع کیا ہے وہ او
 اسکے سواے صدمہ دسمبر کی قسط کے مدھے دلوائے جا دیں یہ سنکر سدھو نے
 وہ ہی حجت پیش کی کہ مادھو سنگھ کو روپیہ دیدیا ہے مادھو بھی تلوک سنگھ کے
 ساتھ حاضر تھا اسنے کہا کہ صاحب منوسائین سدھو سائین کا بیٹا میرے قرض
 اسنے میرے قرضے میں صدمہ دیے ہیں بھلا میں لگان کا لینے والا کون ہوں؟
 نے یہ بات تحقیقات طلب مقرر کی کہ مادھو سپاہی کو اختیار لگان وصول کر لیا
 یا نہیں اور یہ صاف ثابت ہو گیا کہ مادھو صرف سپاہی ہے اور نہ وہ کسی سے
 روپیہ لے سکتا ہے نہ کارندہ راجہ صاحب کا ہے تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے سدھو کا
 عذر نامہ منظور کیا اور یہ کہا کہ سدھو اگر چاہے تو مادھو پر دیوانی ناش کرے
 اور عہد جو امانت سدھو کا جمع ہے وہ تلوک سنگھ کو دیا جاوے اور صدمہ قسط
 دسمبر کے بھی سدھو تلوک سنگھ کو دیوے اور آنے جانے میں جو خرچہ تلوک سنگھ کا
 ہوا ہے وہ بھی دیوے اس بار اور نقصان سے سدھو سائین کے ہوش درست
 ہو گئے اور پھر کبھی تکرار کی ہمت نہ پڑی۔

کاشتکار۔ کیون صاحب اقرار نامہ میں یہ کیوں لکھا جاتا ہے کہ جو کچھ

اوسین لکھا ہوا ایمان دہرم سے سچا لکھا ہوا۔

سمجھو وار۔ یہ اس واسطے لکھا جاتا ہے کہ جھوٹ یا فریب سے کوئی روپیہ عدالت میں داخل نہ کرے اور یہ خوب یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس کاغذ میں یہ لکھا جائے کہ ایمان دہرم سے تنے سچ سچ لکھا ہوا میں کوئی بات جھوٹ نہ ہو کیونکہ اگر ثابت ہو جاوے کہ اس کاغذ میں کچھ جھوٹ لکھا ہے تو بڑی سزا موت ہے سورسول پور ہی میں ایسا ہی معاملہ ہو چکا ہے اور اسکا حال یہ تھا۔

مثال

گیاوت مصر کی بھی کاشت رسول پور میں بھی جو اسے دیکھا کہ سدھوسائین سنگ سے مقدمہ جیت لایا اور عرصہ ڈانڈ بھی تلوک سنگہ سے پایا تو گیاوت کو بھی شیخی ہو گئی اور دسمبر کی قسط نہ دی فروری مہینے میں عہ جنوری کی قسط کے لیکر تلوک سنگہ کے پاس گیا تلوک سنگہ نے کہا کہ مہاراج دسمبر کی قسط بھی تولادو یہ سنکر یہ من دیوتا کو غصہ آیا اور سدھوسائین کی طرح جا کر اقرار نامہ لکھا و عہ امانت کیے جب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے اطلاع نامہ جاری کیا و تلوک سنگہ نے جواب دی کی تو ثابت ہو گیا کہ عہ دسمبر کی قسط کی باقی بھی مہاراج پر ہے اب مہاراج کیا کرتے باقی قبول کی تب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے پوچھا کہ تنے تو اقرار نامہ میں لکھا تھا کہ سوائے عہ کے اور کچھ باقی نہیں ہے اور اب کہتے ہو کہ دسمبر کی قسط باقی تھی بتلاؤ کہ جھوٹ اقرار نامہ کیوں دیا برہمہ مورت بولے کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اقرار نامہ میں یہ بھی لکھا ہے عرضی نویس نے مجھے نہیں بتایا اگر ایسے ٹکڑے ٹوکے غدر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے نہ سنا عہ جو

عدالت میں جمع تھے وہ تو تلوک سنگھ کو دلوادے اور حکم دیا کہ دسمبر کی قسط
اور سہ ماہی تلوک سنگھ کا گیادت اور دیوے اور چھوٹے اقرار نامہ داخل
کرنے کے تصور میں سدا کے واسطے عدالت فوجداری میں سپرد کر دیا صاحب
اسٹنٹ کمشنر بہادر نے فوجداری کی تحقیقات کی اور تصور ثابت کر کے
عدالت سشن میں صاحب ڈپٹی کمشنر کے اجلاس میں سپرد کیا صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر نے بھی تصور ثابت پایا و حکم دیا کہ گیادت ایک برس قید میں رہے
وہ جرمانہ دیوے نہیں تو چھ مہینے اور قید رہے اس حکم سے مہاراج کے
پاؤن میں بٹیری ٹرگین اور کھل کا کرتا پہنا اور چکی سینے کا کام سپرد ہوا اور
جرمانے کے بدلے رہی سہی گھر گرتی نیلام ہو گئی اس واسطے کہ فوجداری محکمہ
کی پیروی کے واسطے کچھ تو ضامن کو دیا تھا اور کچھ مکمل کو دیا تھا جو روٹ کے
محتاج ہو گئے۔

کاشتکار۔ میری عقل میں نہیں آتا کہ سدھو سائین نے تلوک سنگھ کے
مانگنے پر جو روپیہ نہیں دیا تو وہ بچا کیسے اور عدالت تک کس طرح پہنچا مئے تو دیکھا
کہ جو سامی ایسی کڑی کرتی ہیں وہ مار کھاتی ہیں اور کارندہ و نمبرار روپیہ نہیں دیتے ہیں
سمجھو دار۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا اور زبردستی کوئی بھی نہیں کر سکتا اس واسطے
کہ ایسی زبردستی کی فوجداری عدالت سے بھی سزا ہوتی ہو و سوائے اسکے
اگر کوئی مالک یا اس کا کارندہ زبردستی کر کے لگان رعیت سے وصول کر لے
اور رعیت صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت میں اسٹام کے کاغذ پر عرضی دیوے
اور ایمان سے اپنا بیان تصدیق کرے تو زبردستی ثابت ہونے پر جب قدر روپیہ

فوجداری محکمہ
۱۹۵۵ء
دسمبر ۱۶ ایکٹ

دسمبر ۱۹۵۵ء ایکٹ لگان

زبردستی سے لیا گیا ہو پھر دیا جاتا ہو اور دو سو روپیہ تک عوض بھی سامی کو ملتا ہو تب بھی رعیت کو دیوانی یا فوجداری ناش کا اختیار رہتا ہو دیکھو ایسا ہی مقدمہ ہم بتاتے ہیں۔

مثال

منو چار اپنا لگان لیکر ترم خان زمیندار کے پاس گیا اور کہا کہ خان صاحب یہ روپیہ اور سید ویو اور پٹواری کے سپاہیہ میں چڑھوا دو مگر اس روز ترم خان کے گھوڑے کا بھارتھا اور روپیہ کی ضرورت تھی اور پٹواری گانوں میں نہیں تھا ترم خان نے کہا کہ روپیہ دے جائیجھے سے رسیدے لینا مگر منو نے کہا کہ خان صاحب بے رسیدے تو روپیہ نہیں دینے کا یہ سنتے ہی ترم خان کو غصہ کا بھوت چڑھا اور دو چھپر منو کو مارے اور روپیہ چھین لیا منو کیا کرتا رہا عدالت میں گیا اور ایک عرضی تو خلاف قانون لگان وصول کرنے کی ڈپٹی کلکٹر صاحب کے محکمہ میں دی اور ایک مار پیٹ کرنے کی فوجداری میں لگائی صاحب پٹی کلکٹر کی عدالت میں گواہوں اور مدعی علیہ کی طلبی کے بابت چھ چھ آنے کا کوٹ فیس نہ دیا پٹا و گواہوں کی خوراک کے عہدے اور فوجداری میں صرف دو روپے خوراک گواہوں کے تو پڑے باقی اور کچھ خرچ نہیں پڑا ترم خان اور گواہوں نے گئے مقدمہ تو صاف تھا مگر ترم خان نے اپنے بچاؤ کے واسطے بہت کچھ خرچ کر کے وکیل مقرر کیا وکیل نے صاحب پٹی کلکٹر کی کچھری میں روپیہ لینے سے انکار کیا اور مار پیٹ کرنے سے عدالت فوجداری میں بھی مکر گیا گواہوں نے گانوں کی رعیت تھے ترم خان کے ڈر کے مارے ایمان کھو بیٹھے دھبھٹ بولے

پر دو تین آدمیوں نے جو ایما نڈار تھے اور جانتے تھے کہ ایک دن مرزا ہو اور خدا کو
منہ دکھانا ہو سچ سچ کہہ دیا اور اس طرح مقدمہ ثابت ہو گیا صاحب دُپٹی کلکٹر نے عد
جو ترم خان نے چھین لیے تھے واپس کر دیے اور عد معاوضہ دینے کا بھی حکم دیا
اور خرچہ مقدمہ کا بھی دلوادیا اس طرح عد کی وُجھول تو مال کے مقدمے میں لگی اور
فوجدار ہی سے ترم خان ایک مہینے قید ہوئے اور عد جرمانہ پُر ساری ترم خانی بچل گئی۔

مثال

شیخ پور میں ماتا دین مہاجن کے پاس رام سنگھ مہاجن نے حکم زمین زمین
کی تھی اور اسکو رگھو و دامودر سنتو کھ۔ جوتے ہوئے تھے ۱۸۷۵ء فصلی میں جن
اور نمبر دار میں تکرار ہوئی نمبر دار نے کہا کہ میرا زمین کی پوری ہو گئی و مہاجن نے
نہ مانا تو رام سنگھ نے رگھو و دامودر و سنتو کھ سے پوت مانگی جو انھوں نے نہ دی
تو اونکے کھریان پر شمنہ لگایا اور حیران کیا لاچار ہو کر تینوں نے پوت دیدی تب
ماتا دین نے رام سنگھ پر عدالت میں ناش کی کہ زبردستی ہماری اسامیوں سے
رام سنگھ نے موعد لگان وصول کر لیا ہے تو موعد سے ہرجہ دلوایا جاوے دُپٹی کلکٹر
نے مقدمہ کی تحقیقات کر کے حکم دیا کہ جو زبردستی ہوئی وہ رگھو و دامودر و سنتو کھ
ہوئی اور کو چاہیے تھا کہ ناش کرتے ماتا دین سے نہ قانون کے خلاف نمبر دار
نے لگان لیا نہ کچھ زبردستی کی جو وہ ناش کرتا ہے اس واسطے دعویٰ ڈسمس کیا جاوے
تب پھر یہ ہی ناش رگھو و دامودر و سنتو کھ نے جدی جدی کہیں اور عدالت نے رام سنگھ
سے پوچھا کہ جب قبولیت تمہارے پاس نہیں تھی تو تم کو کیا اختیار لگان تحصیل کر لیا
اسکا جواب رام سنگھ سے نہ آیا و لہذا لہذا تینوں کے لگان کی بابت وچھ چھ پوچھا

دفعہ ۳۵

محمود تغیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

تعمیرات

ہر جے کے اور چار چار روپیہ خرچے کے جملہ ادنیس ادنیس روپیہ ایک ایک کے واسطے دینے پڑے۔

مثال

چوہا راجہ سنگہ نمبر دار نے دیہی دین کورمی سے مدجی لگان مانگا تو اونے کہا کہ میرے پاس ابھی نہیں ہے یہ سنگہ چوہا راجہ نے اسامی کو ٹھہلا رکھا اور چار جوتے مارے کہ نیل بیج یا گھر کا گنا اور پوت دے لاچار کمین سے قرض لیکر دیہی دین نے روپیہ دیا اور اس نے بہت سی کی ناش فوجداری میں کی اور قصور ثابت کر دیا تب چوہا راجہ سنگہ عدالت میں سپرد ہوئے اور چھ مہینے کو قید ہوئے اور عہد جبرانہ دینا پڑا اور وہ عہد دیہی دلا گیا دفعہ ۳۳۰ تغزیرات ہند۔

نمبر دار کا نام

کاشتکار۔ نے کہا کہ ایک بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ زمین چار سال کو ہنسنے زمین لی اور لگان ٹھہرا دیا کہ پیچھے سے زمین خراب ہو گئی تو بھی وہ ہی لگان نمبر دار مانگتا ہے جو پہلے ٹھہرا تھا اور یہ نہیں دیکھتا کہ جتنا پہلے سال پیدا ہوا تھا نہیں اوچھا۔ سمجھو وار۔ یہ تو تمھاری بات کوئی سوچنے کی نہیں ہے تم آپ ہی سمجھ سکتے ہو کہ جب تم نے کوئی مال اسباب گھر زمین کسی سے خریدا تو جو کچھ شرط چاہے لیتے وقت آدمی کرتا ہے اور پھر اسکی لکھا پڑھی ہو جاتی ہے اور جب جھگڑہ پڑتا ہے تو واسی و سٹاویز تکرار لگتی ہے سو ویسا ہی معاملہ زمین لینے کا ہے اگر کاشتکار نے زمین لیتے وقت یہ شرط کر لی ہے کہ آگے چلکر پیداوار کم ہو جاو گی تو لگان کم ہو جاو گیگا اور ٹپہ میں بھی لکھالی ہے تب تو عذر دہی ہے اور بیج و پیریش عدالت سب کوئی سننے کا اور جو شرط نہیں ہوئی تو کون سنے گا لیکن سرکار نے بڑی مہربانی کاشتکار کی ہے کہ چاہے شرط نہ بھی ہو تو کبھی کسی ہامی کے کھیت کی زمین ندی میں کٹ جاو

نمبر دار کا نام

یا کسی اور طرح سے زمین کے نیچے گھسٹ، جاوین ٹرک مین پڑنے سے یا اور کسی طرح تو زمین کے کٹنے کی تاریخ سے سال بھر کے بہتر بہتر سامی صاحب ڈوٹی کلکٹر کی عدالت میں دعویٰ کرے تو سنا جاوے اور اسکے سوا جس رعیت کا پٹہ پانچ برس سے کم میعاد کا ہو اور اس کی کھیتی اولہ سے مار جاوے یا پالہ سے خراب ہو جاوے یا سیلاب میں پڑ جاوے اور نمبر دار سامی کے نقصان کو نہ دیکھ کر لگان مانگے تو بہتر یہ ہے کہ رعیت خاموش رہے اور نمبر دار کو ناش لگان کی کرنے دیوے اور اگر نمبر دار ناش کر ہی دیوے تو رعیت کو چاہیے کہ اپنا عذر عدالت میں کرے اور نقصان کا حال سچ سچ ظاہر کر دیوے عدالت سے ضرور اپنا نقصان مجرا ہو جاوے گا چاہے نمبر دار کو چھوٹ ملی ہو چاہے ملی ہو پر یہ بات سوچے رہو کہ اگر پٹہ پانچ برس کا رعیت کے پاس ہو گا تو کوئی عذر نہ سنا جائیگا اس واسطے کہ پچھلے نفع سے حال کا نقصان پورا کرنا چاہیے مگر ان جو نمبر دار کو چھوٹ سرکار سے ملی ہو تو ایسی سامی کو بھی ملے گی جس کا پٹہ پانچ برس یا اس سے زیادہ کا ہو۔

مثال

جگہ میں پور میں اولے پڑے اور مثلاً فصل کی بریج کی فصل ماری گئی تحصیلدار نے جب خبر پائی تو اونھوں نے جا کے ایک ایک کھیت دیکھا اور جتنا جس کھیت میں نقصان ہوا تھا اس کا کوت کیا اور جب حساب کھیت کھیت کا جوڑا تو ان کو معلوم ہوا کہ سارے گانون میں پانچویں حصے کی پیداوار بریج کی ماری گئی اور یہ حال اونھوں نے سرکار میں لکھ بھیجا تو سرکار نے حکم دیا کہ جگہ سپور کے نمبر دار کو سمجھایا جاوے کہ سرکار نے تین تین برس کے واسطے ایک حصے مقرر کر دی ہے سو اس میں تین برس میں جو

کانون سے جمع دیکر نفع ہوتا ہوا زمین سے سرکار کو کچھ نہیں ملتی ویسی ہی ابلی سال
اگر نقصان ہو گیا تو سرکار کو کچھ سرکار نہیں کچھ نفع سے پورا کرے نہروار نے جب
یہ حکم سنا تو اپنی رعیت سے لگان مانگا رعیت نے کہا کہ ہم کہاں پادین جوڑا ہین
یہ سرکار نے نہروار نے۔ مکو۔ گھورو۔ سندر۔ پر لگان کی مالش کر دی اور تحصیلدار صاحب
کی عدالت میں تینوں کے جدے جدے مقدمے پیش ہو گئے مکو نے جواب دیا کہ
میرا ایک سال کا ٹیہ تھا اور ایک فردا کھیت میرا تھا پانس ڈالکر میں نے گیہون بوئے تھے
ایسے پتھر پڑے کہ بھوسہ تک نکلا پھر بھلا لگان کہاں سے دون تب تحصیلدار صاحب
نے اپنی جلیغ و کوت کے کاغذ کو کھال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ عہ کا ٹیہ مکو کا تھا
اور اگر اوی نے نہ پڑتے تو عہ کی پیدا رکھیت میں ہوتی مگر اولوں کے پڑنے سے
اوسکا دو تہائی نقصان ہوا صرف عہ کی بیج بچی ہو تب تجویز کیا کہ اوس عہ
میں سے بے بہہ نہروار کو دیوے و عہ مکو کو معاف ہو۔

گھورو کی جوابدہی پر جو کاغذ جانچ پڑتال کا نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ اوس کے پاس بھی
ایک سال کا ٹیہ عہ کا ہوا اور اوس نے پہلے کنوار میں مکر لایا تھا اور پھر بیج میں جو
بوئے تھے اگر اوی نے نہ پڑتے تو عہ کا مال گھورو کو ملتا پراوی نے پڑنے سے عہ کا
گھانا ہوا تحصیلدار صاحب نے تجویز کیا کہ عہ کا گھانا بھاری نہیں ہو گھورو
پورا لگان عہ اور مقدمے کا خرچہ دیوے۔

سندر چار کی بابت یہ دریافت ہوا کہ اوس نے چھ برس کے واسطے بیج نہروار سے
لیا تھا دو برس تک زمین جوتی اور نفع پاتا تیس سال میں چھ ماس رکھ کر اوس نے
گیہون بوئے تھے سو بالکل اولوں سے مارے گئے اور سواے بھوسے کے کچھ نہیں ملا۔

۱۰
عہ کاغذ
پر لگان
میں

۱۱
مکو
مکو
مکو

تو بھی تحصیلدار صاحب نے تجویز کی کہ جب پٹہ پانچ برس سے زیادہ کا سند رکھے
اپس تھا تو اس حالت میں کہ نمبردار کو کچھ مجرائی سرکار سے نہیں ملی عذر سند رکھنے
سننے کے لائق نہیں ہو پورا لگان نمبردار کو دیوے۔

اب یہاں تم سوچو کہ تینوں اسمیوں کے ایک ہی مطلب تھے مگر تینوں کی بابت تین
طرح کے فیصلے ہوئے اور تینوں قانون کے موافق ہیں اگر قانون کو نمبردار و مکو و
گھورو و سندرجانتے ہوتے تو بے عدالت کے فیصلہ کر لیتے پر اسمی قانون
نجاتے ہیں نہ جانتے کی فکر کرتے ہیں اس واسطے خراب ہوتے ہیں اور پیوہیہ خرج کرتے ہیں۔

مثال

موضع دیکھو امین ایک شکر نکالنے کی سرکار سے تجویز ہوئی اور دافع بل لگائی گئی
سلطان سنگہ نمبردار نے جن جن کھیتوں میں دافع بل لگی تھی ان کے چوتاروں کو
روک دیا کہ زمین نہ جو تو پر آخر سال تک شکر نہ نکلی اور پوری قسط جمع کی سلطان
سے مانگی گئی تو سلطان سنگہ نے تحصیلدار صاحب سے عذر کیا کہ ہمارے گانوں میں
شکر نکل گئی ہو اسکی مجرائی ملنا چاہیے تحصیلدار صاحب نے کہا کہ فقط تجویز ہوئی
نہ زمین تم سے لی گئی نہ تم سے کہا گیا کہ اتنا دہ رکھو یہ شکر سلطان سنگہ نے رعیت سے
پوت مانگی پر کسی اسمی نے نہ دی تو سلطان سنگہ نے ناش کی رعیت نے وہ
عذر کیا اور ثابت کر دیا کہ سلطان سنگہ نے زمین جو تنے سے انکو منع کر دیا تھا تب
اون اسمیوں کا عذر حاکم نے منظور کیا اور جو نقصان رعیت کا ہوا تھا مجرا دلا دیا۔

کاشتکار یہ تو آپ کی مہربانی سے بڑی بات ہنسنے سنی لیکن جو پٹہ ہمارا
سال بھر کا ہوا اور معلوم ہو کہ ہنسنے زمین لیتے وقت دھوکا کھایا اور دوسرے سال

چھوڑا چاہیں تو زمین چھوٹ سکتی ہے۔

سمجھو دار۔ بیشک رعیت کو اختیار ہے کہ جب پٹے کی میعاد بھگت جاوے تو زمین چھوڑ دیوے لیکن اکثر نمبر دار الیندی کر جاتے ہیں اور یہ عذر کرتے ہیں کہ پٹے کی میعاد گزرنے پر بھی رعیت نے دوسرے سال کا تول کر لیا تھا اس واسطے اچھا یہ ہے کہ جب میعاد پٹے کی گزر جاوے تو وہ اسی کو یا اس سے پہلے جیسے ہی بیع کٹ چکے نمبر دار سے یا اس کے کارندے سے کہ جکا کیا دھرا نمبر دار منظور کرتا ہو زبانی بھی جا کر کہہ دیوے اور لکھی ہوئی چھوڑ چھٹی زمین کی دیدیوے اور پھر زمین کے پاس کسی طرح سے نجاوے تب لاچار ہو کر نمبر دار اپنی زمین اوٹھائی دیوے گا اور پہلے جو تار پر دعویٰ کر سیکے گا پر یہ کام کی بات نہیں ہے کہ نمبر دار سے تو کہے کہ میں نے زمین چھوڑ دی اور پھر جوے بھی جاوے وکدا چت نمبر دار یا اس کا کارندہ چھوڑ چھٹی نہ لیوے تو رعیت کو چاہیے کہ تحصیلدار کے پاس وہ چھوڑ چھٹی حاضر کرے اور ۶ روٹ فیس نمبر دار پر اطلاع نامہ جاری کرنے کا دخل کر دیوے تب تحصیلدار نمبر دار کو خبر ہو چکا کر سید لیکر اپنے دفتر رکھ چھوڑینگے پھر نمبر دار کا اور کچھ دعویٰ نہ ہے گا۔

مثال

موضع چاند پور میں جواہر اور او جاگر کوری نے نمبر دار سے جا کر کہا کہ صاحب ہمارے زمین کا لگان بہت کڑا ہے سو ہمارے جوتے تو زمین اب نہ جت سکے گی نمبر دار نے شکہ چپ ہو کر ماوشنکر سنگہ نے نمبر دار کے بھائی فقیر سنگہ سے صاف کہدیا کہ ہم زمین چھوڑتے ہیں کسی اور کو دیدواوے جو اب دیا کہ اچھا ہم اپنے بھائی سے کہہ گئے اور اس طرح تینوں نے زمین نہ جوتی کنوار کے مہینے میں نمبر دار نے تینوں سے لگان لگا

تو تینوں نے جواب دیا کہ جسے تو زمین چھوڑ دی تھی لگان کا ہے کا دیوین نمبر وارے
نفا ہو کر کہا کہ تم چھوٹ کتے ہو اگر میں تمہارا چھوڑا منظور کرتا تو دوسرے کو زمین دیتا
تینوں نے جواب دیا کہ جو چاہو کرو پر لگان ہم ندیونگے سو نمبر وارے تینوں پر لگان
دلا پانے کا دعویٰ کیا جو اہر نے عدالت میں جواب دیا کہ میں تو ہر سال پٹہ لیتا تھا
اور زمین جوتا تھا مگر زمین للوے سال پر میرے پاس ہی دونوں سال کے
پٹے موجود ہیں شہ فیصلہ فصلی کی بیع کاٹ کے میں نے زمین چھوڑ دی اور نمبر وارے
کہد یا شہ فیصلہ فصلی کی قبولیت میری نمبر وار دیکھلا دے تو لگان لیوے نمبر وارے کہا
کہ قبولیت تو شہ فیصلہ فصلی کی جو اہر نے نہیں دی مگر زمین بھی نہیں چھوڑی میں جانتا تھا
کہ زمین رکھنا منظور ہو اور مجھے بھی کچھ اضافہ کرنا نہیں تھا اس واسطے کچھ فکر نہیں کی
تحصیلدار صاحب نے اوس وقت مقدمے کا فیصلہ اس طرح کر دیا کہ شہ فیصلہ فصلی میں
جو اہر کے پاس یہ زمین نہیں تھی جس کے لگان کا دعویٰ ہو شہ فیصلہ فصلی میں
جو جو اہر نے زمین جوتی اور ایک ایک سال کے پٹے لیے تھے شہ فیصلہ فصلی کے
پٹے کی میعاد گزر گئی شہ فیصلہ فصلی میں نہ پٹہ لیا نہ قبولیت لکھی تو کچھ ضرورت نہ تھی
کہ جو اہر استعفا دیتا پھر نمبر وار کو خود اپنی زمین کا بند و بست کرنا چاہیو تھا جو اس وقت ہر
کیا تھا کہ جو اہر زمین نہ چھوڑے گا وہ ہی اس کے نقصان کا سبب ہو اب لگان کا
دعویٰ ناحق کرتا ہے مگر جو جو اہر کا مقدمہ کی جو اہر ہی میں ہوا نمبر وار اس کو دیکھو۔
اوجا گرنے جواب دیا کہ میں کئی پشت سے گانوں میں رہتا ہوں نمبر وار جس میں کا
لگان مانگتا ہے وہ جب تک ہر دس برس سے میری جوت میں تھی اور پہلے تین برس
دو روپے بیگہ کے حساب سے دیا پھر بڑھاتے بڑھاتے عرصہ لگان نمبر وار نے لگایا

۱۲ فصل میں پٹہ کرو یا سٹ ۱۲۰۰ فصلی میں نہ پٹہ دیا نہ کچھ اضافہ کیا گیا
 کی برعجب میں نے کاٹی اور دیکھا کہ بڑا خسارہ پڑتا ہے تو نمبر دار سے کہدیا کہ میں اب
 زمین نہ جو توں گا نمبر دار سنکر چپ ہو رہا میں نے پاہی سے دوسری زمین جو تلی
 اب جو زمین پڑ گئی تو مجھ سے لگان نہ بردستی مانگتا ہے زمین چھوڑنے کے جواب میں جو دار
 گواہ ہیں تھیں دار صاحب نے جو اسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کا اختیار رکھتے تھے یہ کچھ
 کی او جا کر کے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بے پٹے بھی زمین جوتا تھا اور پٹہ لیکر
 بھی دخل برس سے جوتا چلا آتا ہے جس سال میں اضافہ ہوا اس سال تو اس نے قبولیت
 دیں اور جس سال کچھ لگان نہیں بڑھا اس سال میں سٹ ۱۲۰۰ سٹ ۱۲۰۰ سٹ ۱۲۰۰
 پٹے اس کے پاس ہیں اور اسی سال کی قبولیت بھی ذمہ تحصیلی میں داخل میں اور
 اونچین سائون میں اضافہ لگان کا ہوا اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ جس سال میں
 لگان نہیں بڑھایا جاتا تھا تو نہ پٹہ لیتا تھا نہ قبولیت دیتا تھا سٹ ۱۲۰۰ فصلی میں نمبر دار
 نے کچھ اضافہ نہیں کیا تو نئی قبولیت کی کچھ ضرورت نہیں تھی اگر زمین سٹ ۱۲۰۰ فصلی
 کے واسطے چھوڑنا تھا تو لکھا ہوا استعفا دیتا سو نہیں دیا البتہ اس کے گواہ کہتے ہیں
 کہ نمبر دار سے او جا کرنے کہا تھا کہ زمین نہ جو توں گا مگر نمبر دار نے کچھ جواب نہیں دیا اس کے بعد
 پھر کچھ تکرار او جا کرنے نہیں کی اس واسطے جو وہ غدر کرتا ہے وہ ناحق ہے اس واسطے جو
 لگان نمبر دار مانگتا ہے خرچہ سمیت او جا کر دیوے سنکر سنگ نے یہ جواب دی ہے کہ جس
 زمین میں سے پاس نوابی سے چلی آتی ہے اور نہ کبھی پٹہ ہوا نہ قبولیت سٹ ۱۲۰۰ فصلی میں
 میرے بل مر گئے بڑی شکل سے ترو د زمین کا کیا بیا کچھ میں نمبر دار کے گھر جا کر میں
 چاہا کہ نمبر دار سے کہدوں کہ اگلے سال زمین نہ جو توں گا پرسنا کہ وہ تحصیل کی کچھ زمین

گیا ہو تو فقیر سنگہ سے جو نمبر دار کا سکا بھائی اور گانوں کا حصہ دار ہو کہ کیا کہ اپنی زمین کا بند و بست جو چاہو کرو اس کے بہت سے گواہ ہیں نمبر دار نے جواب دیا کہ چاہو فقیر سنگہ سے کہا ہو پرنہ فقیر سنگہ نے مجھے کہانا میں نے سنا فقیر سنگہ گانوں کا حصہ دار صحیح ہو پر اسے کچھ اختیار زمین کے دو کانہیں ہر نہ وہ میرا کارندہ ہو یہ دریافت کر کے تمہیں ملدے صاحب نے جو سنٹ کا ٹکڑہ درجہ دوم تھے یہ بات تحقیقات کے لائق مقرر کی کہ فقیر سنگہ نمبر دار کا ایسا کارندہ ہو کہ جسکا کیا دھرا نمبر دار مانے سو ثابت ہو کہ فقیر سنگہ کا کارندہ نمبر دار کا نہیں ہوا اور کسی اسامی کا کسی حصہ دار سے یہ کہنا کہ ہم زمین نہ جو زمین گئے کافی نہیں خاص کر ایسا اسامی جو مدتوں سے بلا قبولیت زمین جو تباہ و شکر کو چاہیے تھا کہ موافق دفعہ ۴۱ ایکٹ لگان کے استعفا دیتا چونکہ اس نے ایسا نہیں کیا تو جو دعویٰ نمبر دار نے کیا ہو مع خرچہ دیوے۔

اب ان تین مقدموں کے حال سننے سے معلوم ہو جائیگا کہ کس طرح سے ایک ہی صورت کے تین معاملوں میں تین تجویزین ہوئیں اگر او جاگروا شکر سنگہ ہر سال پٹہ لیتے تو کاہے کو وقت میں پڑتے اور جو پٹہ لینا چو کے تھے تو استعفا دیتے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب ۱۵ مئی کب ہوتی ہے۔

سمجھو دار۔ انگریزی سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی۔ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر۔ تو انگریزی پانچویں مہینے میں جب چودہ روز گزر جا دیں تب ۱۵ آتی ہو پر پہلی مہینوں کے حساب سے یہ ٹھہرانا کہ کون تھہ اور تسی کو ۱۵ مئی ہوگی مشکل بات ہو تو بھی پوسٹ ماگھ میں جنوری و ماگھ و بھاگن میں فوراً بھاگن و چیت میں ارج و چیت میں

اپریل و بیاکھ و جیٹھ مین مئی کا مہینا ہوتا ہے ہماری سمجھ مین گانون والون کے حق مین اچھا ہے کہ انگریزی مہینے جانتے ہین۔

کاشت کار۔ بھلا جب سامی کا زمین پر کچھ حق نہوا تو اسی زمین کرائے کا ٹھو ہوگی اسامی جب اپنا مال سمجھے گا تو اس کے سدھارنے مین جی کا ہیکو لگا دیگا۔ سمجھہ دار۔ یہ بات تمھاری سچ ہو سرکار نے اس بات پر بہت غور کیا تھا مگر زمیندار نے کید طرح یہ بات نہ سمجھی کہ رعیت کا تھوڑا سا حق مقرر ہونے سے اونکا بڑا فائدہ ہوتا بڑے بڑے عذر کیے سپر بھی سرکار نے رعیت کی محنت اور خرچ کا بند و بست کیا ہے اور جو دستور سرکار نے باندھ دیا ہے اگر تم لوگ اوسکو مضبوط پلو مین باندھو تو تھوڑی محنت و خرچ سے بڑا حق زمین پر پیدا کر سکتے ہو ہماری یہ صلاح ہو کہ یہ وہ جاکہ نمبر زمین چھوڑا لیوے گا چھوڑ کر ایسی فکر کرو کہ نمبر وار تمسے ناراض نہوا و زمین سے بیل نکرے اور جو زمین تمھارے پاس ہوا اوسکو ایسا درست کرو کہ جس سے تمھارا حق ہو جاوے **کاشت کار۔** یہ تو آپ نے اسی بات کہی کہ ہلو ڈھارس بنا ہی مہربانی کر کے بتلائیے کہ وہ تھوڑا سا حق سرکار نے ہلو کیا دیا ہے۔

دفعہ ۲۲۔ ایکٹ لگان

سمجھہ دار۔ دفعہ ۲۲۔ ایکٹ لگان مین یہ قاعدہ سرکار نے مقرر کیا ہے کہ اگر کسی رعیت نے آپ یا اوسکے باپ وادون نے یا کسی ایسے آدمی نے کہ جسکے پیچھے رعیت نے زمین پائی ہو اپنی زمین کی قدر قیمت یعنی گن اور ور کے بڑھانے مین محنت اور خرچ کیا ہو تو اوس رعیت سے یا اوسکے وارثون سے جب تک نمبر وار بدل محنت اور خرچ زمین کے سدھارنے کا پھیر نہ دیوے زمین نہ چھین سکے نہ لگان بڑھاسکے لیکن یہ حق اوس صورت مین مٹ جاتا ہے کہ جب بیدخل کرنے یا اضافہ باندھنے کی

تاریخ سے میں برس کے اندر نمبر دار نے رعیت کو یا اس کے مورثوں کو بدلا محنت اور
خرج کا چکا دیا ہو۔

کاشتکار۔ قدر قیمت زمین کی بڑھانے سے آپ کا کیا مطلب ہزار امہر
کر کے سمجھا دیجیے۔

سمجھہ دار۔ قدر قیمت سے مراد یہ ہو کہ کاشتکار نے یا اس کے باپ دادا نے
کوئی ایسا کام کیا ہو کہ جس سے زمین کا مول بڑھ جاوے اور زمین میں پیداوار
زیادہ ہونے لگے اور دُر زمین کی دو تدبیروں سے بڑھتی ہو پہلے تو یہ کہ جب
اسامی نے زمین لی ہو تو وہ اسے بیچ رہی ہو اور پھر اس نے سینچنے کی تدبیر کی ہو چاہے
کنواں کھود کے چاہے کسی دوسرے کنوین یا تال سے نالی لانے کے واسطے ناوٹے
اور برہے بنا کے یا کوئی باندھ باندھنے یا کسی ننڈی نالے کے پانی کے لانے کا بیج
کر کے یا اگر زمین پہلے اسی رہی ہو کہ برسات میں بہیا آنے سے دُوب جاتی ہو تو
پانی کے بہ جانے کا بندوبست کیا ہو یا اسی حکمت کی ہو کہ جس سے کھیت میں پانی
نہ ٹھہرنے پاوے اور پیداوار مٹ کے خراب نہ ہونے پاوے یا زمین پہلے اوس رہی ہو اور
اوس کو کھیت نہ بنائی ہو یا جنگلون کو کاٹ کے صاف کیا ہو اور اسی ہی تدبیر میں جس
زمین کی پہلے سے اسی اچھی صورت ہو جاوے کہ اور لوگ گاہک بن جاویں دوسرے
یہ کہ کسی زمین پر زانڈھے یا برہے یا کنوین یا باندھ وغیرہ پہلے کے بنے تو رہے ہوں
مگر بگڑ گئے ہوں اور اون کے بگڑنے سے زمین کا مول گھٹ گیا ہو اور کوئی اسامی
اوس بے دُر زمین کو لیکر بگڑے ہوئے کنوین وغیرہ کو سدھارے اور زمین کو
وہیسی ہی کر دیوے جیسے پہلے رہی ہو۔

کاشتکار۔ آپ کے اس کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی رعیت جو ہمارے مکان میں رہتے ہیں اور مکان کی مرمت روپیہ خرچ کے یا اپنے ہاتھ پاؤں کے بل سے کرتے ہیں اور جب تک ہم اسکی لاگت نہیں دیتے گھر نہیں چھوڑا سکتے ویسے ہی زمین پر ہکوق ہوتا ہے۔

سمجھو وار۔ ہاں تم خوب سمجھے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اسامی کوئی ستے در کی زمین لیتا ہے تب کوئی نہ کوئی اوسمین عیب ہوتا ہے اور پھر جو بانج چار برس کے بعد وہ عیب مٹ جاتا ہے تو کوئی اور اونچے در پر گاہک بنتا ہے تو اوس عیب کے مٹنے سے یہ فائدہ نکلتا ہے کہ قیمت زمین کی پہلے سے بڑھ جاتی ہے یعنی کل ۴ روڑ کی تھی تو آج ۸ روڑ کی ہوگی مگر یہ یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسی تدبیر کرے کہ جس سے زمین کو فائدہ نہ پہونچے تو اوسکو یہ حق جو ہم نے بیان کیا نہیں ہونے کا اسواسطے کہ ہم نے بہت سے مورکھ لوگوں کو یہ دیکھا ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے جو زمین گانون میں کھیتی کو پائی تو شوالہ بنایا یا فلانے تالاب کا گھاٹ باندھا تھا کیونکہ شوالہ بنانے سے تو کچھ فائدہ زمین کو نہیں پہونچا تھا یا کوئی نادان ایک ٹوٹا بھٹا کنواں دکھلا کے کہتا ہے کہ ہمارے باپ دادا نے یہ کنواں بنایا تھا اور یہ نہیں جانتے کہ جب بنایا تھا تب زمین کو اوس سے فائدہ رہا ہو گا مگر اب تو نہیں ہے کیونکہ ایسے دعوے کرنے کے واسطے یہ بھی ضرور ہے جو فائدے کے کام زمین کے واسطے کیے ہوں وہ اوسوقت کہ جب نمبر وار زمین چھوڑنا چاہے موجود بھی ہوں۔

کاشتکار۔ ہمارے گانون میں تو کنواں بن ہی نہیں سکتا مگر ہمارے گانون میں ہزاروں بندرتھے اور سیڑج اونکے مارے پیدا رہیں جتنی تھی سوگا

بزرگوں نے بہت روپے خرچ کر کے بندروں کو اپنے گانوں سے ہانک دیا اور اب ایک بند بھی نہیں باجس سے آگے سے دس گنا پیدا ہوتا ہے تو یہ کوئی حق ہی نہیں۔ سمجھہ دار۔ اگر تمہارے بزرگوں نے بندر نکالے ہیں اور اس سے پیداوار بڑھ گئی ہے تو البتہ تمہارا حق ہے۔

کاشتکار۔ اب یہ بتائیے کہ اگر زمین پر ہمارا حق ہے اور نمبر دار اس کو نہ مانے اور زمین سے بیدخل کرنا چاہے یا لگان بڑھاوے تو کیا کریں۔

سمجھہ دار۔ پہلے مالک کو اپنا حال بتلاؤ اور منت کرو کہ صاحب ہمارے خرچ اور محنت پر پہلے نگاہ کرو اور دریافت کرو کہ ہم نے کس محنت سے زمین کو بنایا ہے

دفعہ ۲۴۔ ایکٹ

اور اس پر بھی آپ کو زمین نکال ہی لینا ہے اور ہمارے جیو کا کالینا آپ نے ٹھان ہی لیا ہے تو پہلے ہماری لاگت کا حساب کیجیے اور جو آپ کی اور چار بیچوں کی نگاہ ٹھہرے اس کو چاہے نقد روپیہ دیکر چکا دو جائے آپ سے لگان کم کر کے پٹہ لکھ دو یعنی جہاں عہدہ بیگہ ہو وہاں ۱۲ کر دو کہ ۸ بیگہ کو ہم اپنی لاگت میں مگر کریں چاہو کچھ نقد دو اور کچھ کے بابت ہلکا لگان مقرر کرو اور جو آپ کی دیا سے سطح ہماری لاگت ملجاوے تو زمین تو آپ ہی کی ہے ہم بھی اپکا نام لیکر کمین اور زمین ڈھونڈ لیں گے اور جو نمبر دار عاجزی کرنے سے تمہاری بات پر

چت نہ دیوے یا جو لاگت تم بتلاؤ اس کو نہ مانے تو ایمان دھرم سے لاگت اور اپنا عذر نہ آنے کی قیمت کے ہشٹام کے کاغذ پر لکھو اگر صاحب ڈیڑھی کلکٹر کی عدالت میں پیش کرو اور اطلاع نامہ جاری کر لیا کو رٹ فیس بھی داخل کر دو تب نمبر دار کے نام اطلاع نامہ آویگا اور نمبر دار کو اپنے عذر کرنے کا اختیار ہوگا اور نمبر دار

دفعہ ۲۵۔ ایکٹ

یا تو بالکل انکار کر گیا کہ تنہا کچھ کیا ہی نہیں ہو یا یہ کہے گا کہ جو کام تنہا کیے ہیں اوسمیں
 ہنسنے بھی محتسب یا روپیہ دیکر شراکت کی ہو یا یہ جلیلہ کر گیا کہ ہنسنے پہلے ہی سے رعایتی
 لگان لگایا تھا جس میں تم زمین سدا رو یا یہ حجت کر گیا کہ جتنی لاگت کا تم دعویٰ کرتے ہو
 وہ واجبی نہیں ہو تب حاکم اوسکی تحقیقات یا تو آپ کرینگے یا پنچایت سے فیصلہ کرانگی
 تم دونوں کو صلاح دیوین گے اسوقت تم یاد رکھو کہ پنچایت کی صلاح مان لینا اسوا
 کہ لاگت کی پرکھ کچھ دہرتی ہی پر خوب ہوتی ہو اور پنچ ہی کچھ چھان بین اچھی طرح
 کر سکتے ہیں کا ہے سے کہ وہ کھیتوں پر جا کر اور کانوں کے چھوٹے بڑوں سے
 پونچھ پانچھ کر اصل حال خیال لیتے ہیں اور یہ بھی فائدہ ہو کہ پنچوں کے فیصلے کے بعد پھر
 کوئی عذر و حجت نہیں چلتی اور انکی تجویز کیسے مٹائے نہیں مٹ سکتی جب تک کہ یہ
 ثابت نہ ہو جاوے کہ پنچوں نے کسی سے لے دیکر طرفداری کی ہو آخر کہ جب پنچوں کی
 تجویز سے یا حاکم کی رائے سے نمبردار کے عذر جھوٹے ٹھہریں گے اور تمہاری لاگت پنچ
 جائے گی تو صاحب تجویز کرینگے کہ اوس لاگت کو نمبردار نقد دیدیوے یا کچھ زمین
 ٹھہرا کر آگے کے واسطے اوسی زمین کا لگان گٹھا کر رعایتی پٹہ لکھ دیوے اور اگر
 نمبردار کا بھی کچھ خرچ کرنا یا پہلے سے رعایتی پٹہ دینا ثابت ہو گا تو اوسکی تعداد ٹھہرا کر
 تمہاری لاگت کے دعوے میں سے مجرا کر دیں گے اور اگر حاکم کی تجویز پر تم یا نمبردار
 دونوں راضی ہو گئے تو اوسی لگان پر جو زمین کا اسوقت تک مقرر رہا ہو گا کچھ
 کم زیادہ کر کے تھو بیس برس کا پٹہ لکھا دیوینگے اور اوس بیس برس کے پٹے سے
 یہ مطلب ہو گا کہ جسطرح چاہو تم اوس زمین سے بیس برس میں اپنی لاگت کی نکاسی
 کر لو اور زمین نمبردار کے سر مارو اور اگر تھو او اسوقت کہ جب نمبردار کی نیت تم سے

زمین لینے کی معلوم ہو نمبر دار سے کئے سننے میں چوک جاو یا ملک خود عدالت میں جانا
 اپنا وہ معلوم ہو اور تمھاری لاگت زمین پر جیسا ہنسنے کا لگی بھی ہو تو اتنا ضرور کرنا
 کہ نمبر دار کی گھر کی اور وہ کی میں نہ آجانا اور زمین کو نہ چھوڑ بیٹھنا نہیں ناحق کو خیر
 ہو گے اور جو تم زمین کا پیچھا چھوڑو گے تو نمبر دار اور تو کچھ کر ہی نہ سکے گا مگر یہ کہ
 وہ تحصیلدار یا کسی اور سرکاری عہدہ دار کے پاس جا کر درخواست کر گیا کہ تم یا فلانی
 رعیت او کی زمین نہیں چھوڑتی تو تحصیلدار کو کوٹ فیس اطلاع نامہ کے جاری کرینکا
 لیکر ۱۵ اپریل کو یا اس کے پہلے تمھارے پاس پہنچا دینگے اور وہ اطلاع نامہ اردو
 اور ہندی دونوں حرفوں میں لکھا ہوگا اور جس زمین کی بیدخلی کا وہ اطلاع نامہ
 ہوگا اس کا پٹہ بھی ٹھیک لکھا ہوگا اس وقت پہلے تو تم یہ دیکھو کہ اطلاع نامہ ۱۵ اپریل
 تمھیں ملایا نہیں اگر ۱۵ اپریل کے بعد پہنچا ہو تو اطلاع نامے کا جاری ہونا قانون
 کے موافق نہیں ہو دوسرے یہ کہ ہندی اور اردو میں وہ اطلاع نامہ لکھا ہو یا نہیں
 اگر ہندی میں ہو اور اردو میں نہیں یا اردو میں ہو اور ہندی میں نہیں ہو تو بھی وہ
 قانون کے مطابق نہیں ہو تیسرے نمبر دار کا جاری کیا ہوا اطلاع نامہ ہو یا کسی حصہ دار کا
 اگر کسی حصہ دار کا ہو تو وہ بھی قانون کے موافق نہیں ہو اس واسطے کہ سوائے نمبر دار کے
 جس کو لگان لینے کا اختیار ہو اور کوئی اطلاع نامہ جاری نہیں کر سکتا چوتھے اگر لگان
 تعلقہ دار کی طرف سے ٹھیکہ میں ہو یا کسی نمبر دار کی طرف سے کسی کے پاس ہیں ہو
 تو دیکھو کہ اطلاع نامہ ٹھیکہ دار نے جاری کیا ہو یا جس کے پاس ہیں ہو کیونکہ اگر تعلقہ دار نے
 ٹھیکہ دار کے ہوتے ہوئے جاری کیا ہوگا یا کسی اور نے مرہن کے ہوتے ہوئے
 سو وہ اطلاع نامہ بھی بیکار ہوگا بعد اس کے اگر تمھارا ارادہ عذر داری کا ہو تو وہ ایسی

نمبر دار کی اطلاع

نمبر دار کی اطلاع
 کے لئے نامہ جاری کرنا
 اور اس کے بعد

نمبر دار کی اطلاع
 کے لئے نامہ جاری کرنا
 اور اس کے بعد

یا اسکے پہلے عذر داری کرو اور اگر عذر داری کا ارادہ نہ ہو تو زمین چھوڑ دو اور اگر جیسا کہ بتلایا تم کو اپنی لاگت کا دعویٰ ہو تو اپنی عذر داری کی عرضی میں جو شامپ کے کاغذ ہوگی ایمان و حرم سے لکھوا کے لگا دو اور اگر اطلاع نامہ کے پہونچنے یا جاری ہونے میں بھی جھجھک کے نقصان پہننے بتلائے تم کو ملے ہوں تو وہ بھی عرضی میں لکھ دو اگر تم پہے اطلاع نامہ کے جاری ہونے کا عذر کرتے تو ۸ سہی کے شامپ پر عرضی لگ جانی اور اطلاع نامہ پر جو عذر کرو گے تو پورا کاغذ شامپ کا لگانا پڑیگا اور سوائے اسکے اور کچھ نقصان نہ ہو گا لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم عذر داری کرنے میں ڈر گئے اور وہ ایسی عذر داری نہ کی تو پھر کچھ نہ سنا جائیگا اب ہم تم کو نئی مقدمے کا حال بتلاتے ہیں۔

مثال

خدا بخش بہنے پر راجہ صاحب رسول پور نے بیدخلی کا اطلاع نامہ جاری کرایا مگر اس مذکور کی غلطی سے جو تحصیل داری سے اطلاع نامہ لیکر گیا تھا، اسے اپریل کو خدا بخش کے پاس پہونچا اس نے اپنی عرضی میں یہ ہی عذر کیا کہ اطلاع نامہ ۱۵ اپریل کو مجھے نہیں ملا تو عذر سنا گیا اور اس سال وہ بیدخل نہیں ہوا۔

راجہ صاحب عیسیٰ نگر نے راج مہسپ سنگھ کے نام اطلاع نامہ بیدخلی کا جاری کرایا پر اطلاع نامے میں ہندی نہ لکھی تھی تو یہ عذر راج مہسپ سنگھ نے کیا اور وہ منظور ہو گیا اور اس سال بیدخلی راج مہسپ سنگھ کی نہ ہوئی۔

موضع سمیر پور میں گانوں کے دکھن کی طرف برواز میں کا ایک چک تھا اور ضعیف زمین اس چک میں تھی اس کا در ۱۲ سیکہ سے زیادہ کا نہیں تھا یا بٹائی بزمین اٹھا کرتی تھی سرکار کی عملداری کے تین چار برس پہلے سو باسنگھ ٹھا کر جو سمیر پور کا

رہنے والا مندرجہ احاطہ کی کسی ملپٹن مین صوبہ دار تھا پنشن لیکر اپنے گھر کو آیا اور اپنے گھر والوں کی صلاح سے اس نے چاہا کہ اپنی پہلی کھیتی کے سوا کچھ اور بھی زمین کیوں نہ کر لے لے کے سبب سے وہ اپنے ہاتھ سے کچھ کام کاج نہ کر سکتا تھا اور اس کے جو بیٹے تھے وہ بھی گھر نہ تھے ایک بنگال احاطے میں نوکر تھا اور دوسرا بیٹی کا کی ملپٹن مین تھا اس واسطے وہ حیران تھا کہ کھیتی کی محنت کس سے ہو سکے گی مگر جو روپیہ والا تھا اس کی جو رو اور تپو ہون نے کھیتی بڑھانے پر اس کو ایسا لاج رکھا کہ اس کا نون کے ٹھاکر لبدان سنگھ سے کہا کہ بروا ہمارا چک سب سکودو مگر ٹبائی کی کھیتی ہم سے نہوگی سب پر نقدی لگا لگا لوٹھا کرنے جو یہ سنا اور صوبے دار کو آنکھوں میں جھانکے اور گاتھ کا پورا دیکھا بہت خوش ہوا اور دل میں سوچنے لگا کہ اگر ٹبائی بزمین صوبہ دار مانگتا تو کچھ فائدہ نہوتا اس واسطے کہ نہ صوبہ دار کے ہر واسطے دل لگا کر جو عین بوئین گے نہ من مانا پیدا ہو گا اور یہ سمجھ کر بڑی خوشی سے عصمہ سیکہ پر سارا چک صوبہ دار کو دیدیا صوبے دار نے منظور کر لیا اور اسی سال ترود کیا وہ تو ساری زمین برومی تھی اس واسطے لاگت کے برابر منگل سے پیداوار ہوئی اور کچھ نفع نہ نکلا صوبہ دار نے بہت سوچا کہ کی طرح پانی اس چک تک پہنچے کہ کچھ تدبیر نہ چلی تو صوبہ دار نے اس چک میں دوسرے سال ایک پڑوا ڈالا اور کبھی گھر گڈریوں اور اہمیر کے کوئی دیکر بسائے اور دو پکے اندازے بنانے کی فکر کی اپنی بنوائیں اور پڑا وہ لگایا مگر لکڑی پڑا دے کے واسطے اس کے پاس تھی اس واسطے اس نے کئی درخت مول لیے اسی بیچ میں ایک لڑکا جو بیٹی احاطے میں نوکر تھا آگیا اور اپنے باپ کو اس نے اینٹ بنوانے میں بہت مدد دی اور پڑا دے لگائے مگر

پھر لکڑی کم پڑی تو دو درخت اعلیٰ کے ٹھا کر بلدان سنگہ نے دیے اور اس طرح
 انیشین طیار ہو گئیں اور اندازے بھی کھد گئے مگر نوآڑ نہ پڑنے پائی تھی کہ وہ لڑکا چلا گیا
 پر دو سہ لڑکا بنگال احاطہ کی لمپٹن سے چھٹی پر آیا اور اسنے نوآڑ ڈلوائی پر کنوین بیج
 پائے تھے کہ وہ بھی پٹ گیا صوبے دار نے لاچار ہو کر آپ ہی محنت کی اور دونوں
 اندازے طیار کر دئے کنوین اسی جگہ تھے کہ پروس والون کو پانی پینے کا بھی آرام ہوا
 اور چار چار پر جو اندازوں پر لگ گئے تو سارے چک میں پانی پھیل گیا اسپین سرکار کی
 عملداری ہوئی اور تھوڑے دن میں جو عذر ہوا تو بنگال احاطہ ٹوٹ گیا اور صوبہ دار کا
 لڑکا بیکار ہو کر گھر آیا اور صرف کھیتی سے اسکو کام رہ گیا تب کچھ زمین تو صوبہ دار کی تھی
 رہی اور بہت زمین امیر اور گڈریوں نے اور کچھ مراٹوں نے جو پیچھے سے آکر پڑوہ
 آباد ہوئے تھے لہوہ بیگہ پرے لی تیس سال بلدان سنگہ کو لالچ نے کھیرا اور عجب
 صوبہ دار سے مانگنے لگا لاچار ہو کر چوتھی سال عک دینا بھی صوبہ دار نے منظور کیا پھر
 اسی سال صوبہ دار کا پر لوک ہو گیا اور لڑکا صوبہ دار کا مالک ہوا جبکہ نیانہ دست ہوا
 اسوقت بلدان سنگہ نے ۸ بیگہ پھر اضافہ کیا تو بھوت سنگہ صوبہ دار کے لڑکے نے
 بھی بلا عذر منظور کر لیا اور اپنی شکمی اسامیون پر عک بیگہ اضافہ کیا اسامیون کو سے بیگہ
 دینا کچھ بھاری نہیں تھا کہ پڑوہ کے سبب سے پانس نزدیک ہو گئی تھی اور بانی کا
 تو ریلہ تھا اور کھ اور کچھیانہ خوب ہوا تھا آلو بہت کمفہ پیدا ہونے لگا تھا جب دو برس آؤ
 گزرے تو بلدان سنگہ نے بھوت سنگہ سے کہا کہ بھائی پیسے بہت عم کھایا اور سرکار
 سے جو جمع ہیمہ پڑی لگی ہو اسکا بوجھ اوٹھانا اپنیں بنتا تم سے بیگہ لگانا و بھوت سنگہ
 نے جواب دیا کہ ہمارے دیے تو سے ہم بیگہ نہ دے جائیں گے تو بلدان سنگہ نے کہا

کہ اسامیون سے ہمارا مقابلہ کرادو اور قبولیت کرادو یعنی تم زمین چھوڑ دو بھجوت سنگہ
 نے کہا واہ یہ تو وہی مثل ہو حلوائی کی دوکان باواجی کا نانا تخر زمین تو ہونے
 مرٹ کے بنائی نفع لینے والے آپ آگئے بلدان سنگہ نے بھی اسپر کڑا کڑی کی
 تو بھجوت سنگہ نے کہا اچھا ٹھاکر صاحب زمین اپنی آپ تہ کرین پر کنوین ہمار
 ہین پانی ہم نہ لینے دینگے اور جو زبردستی کرو گے انٹین کنوین کی نکال کے
 کنوین بھی گرا دیونگے بلدان سنگہ نے کہا کہ کنوین ہماری زمین پر ہیں اور ہماری
 لکڑی سے انٹین بنی ہیں تمہارا کیا مقصد کہ پانی نہ لینے دو اور انٹ نکال لو
 فردوری اور پوروہ بسانے میں تمہارے اوڑے لگے ہونگے تو دو وادی سنو
 روپے سو تم پاچکے یہ سنکر بھجوت سنگہ جل گیا اور غصے کے مارے سچ مچ بھوت
 بن گیا اور کہا ٹھاکر صاحب ہمارے پتا تمہاری خاطر کرتے رہے ہیں ہوسٹل
 میں اپنا من مار کے تمہارا مان کرتا ہوں اور اتنا کہے دیتا ہوں کہ جہاں نہیں
 دو نکالنا زمین چھوڑو لگنا آپ کے کیے جو ہو سکے اسے اوٹھانا نہ رکھو بلدان
 یہ سنکر ادھر تو اس فکر میں ہو گئے کہ مارچ کا مہینا آوے تو اطلاع دینے کی
 جاری کرانیں او دھر خبروری ہی کے مہینے میں بھجوت سنگہ نے ڈپٹی کلکٹر صاحب
 کی کچہری میں ۸ ستمبر پر عرضی لکائی اور ایمان دہرم سے لکھوایا کہ
 ایک ایک کنوین میں ہزار ہزار روپیہ ہمارا خرچ ہو اور پوروہ بسانے میں لاکھ روپے
 لگ گئے اور ہزار روپیہ مول و سود کا اسامیون کی کموائی اور بارے کا
 ہمارا اٹکا ہوا ہو سہ لاکھ نو ہزار روپے زمین کے تردد میں لگے ہیں تو نمبر وار
 نہیں دیتا اور زمین ہمسے چھوڑائے لیتا ہو ڈپٹی صاحب نے اطلاع دینا سنگہ نے

جاری کیا اور جب وہ حاضر ہوا تو اس نے وہ ہی عذر کیا کہ کنوین تو ضرور صوبہ سنگھ
صوبے دار نے بنائے تھے مگر اینٹ اور چونہ بنانے کے واسطے لکڑی ہمنے دہی
مزدوری میں کوئی تین سو روپے خرچ ہوئے ہونگے اور پورہ بنانے ماحہ
ماہہ لگے ہونگے باقی رہی کموائی اور سارے کی باقی سو قرضہ ہوا سامیون
بھبوت سنگھ وصول کرے عام اگر بھبوت سنگھ کا زمین کے تردد میں لگا ہوا سو
دس برس تک سے ہیکہ کی زمین ہلکے لگان پر اس کے پاس ہی کب کے وہ عام
وصول ہو گئے آخر کو دونوں اسپر راضی ہوئے کہ جو چار پنچ کمدیون وہ لاگت
نے بھبوت سنگھ نے اپنے سچے پر پنچون کے نام بد دیے پنچون نے موقع پر
جا کر تحقیقات شروع کی تو بھبوت سنگھ نے اون فرد ورون اور تھو تیون کو
جنھون نے کنواں بنایا تھا حاضر کیا اور جس مقصدی نے حساب لاگت کا لکھا تھا
حساب کی سہی سمیت بلا کے کٹر کیا اور پورے کی سب سامیون کا مقابلہ کر لیا
تو بلدان سنگھ نے وہی جھگڑا پیش کیا کہ اینٹ و چونہ لگانے کو اہلی کے درخت
ہمنے دیے تھے بھبوت سنگھ نے کہا کہ درختوں کا دینا ہماری لاگت میں کچھ نقصان
نہیں کرتا اس واسطے کہ تنے اہلی کے درخت مفت نہیں دیے جب اینٹیں بنی تھیں
ہمارے باپ نے آپ کے درخت خریدے تھے تھوڑی لکڑی گھٹی تھی تو اور تلاش
تھی کہ ہمارا بھائی بمبئی احاطہ سے آیا اور ہکو ایک ناگپور کی دھوتی جو عہ سے
کم کی نہیں تھی اور وہ بھی جانے دو جب ہم چھٹی آئے تو ڈھاکر کی مل کا ایک تھان
اور پورنیا کی بنی ہوئی ایک کڑا ہی اور ایک ٹو جو ص کا مال تھا ہمنے مکو دیا
پھر جب پلٹن ٹوٹ گئی اور ہم گھر کو آئے تو منڈے کے بنے ہوئے پھول کے ترن

میں

تھیں دیئے ماتحت تم ٹھاکر صاحب اوکھٹوا لگیا جو تم تمھارے باب کا کچھ دہراتے تھے جو یہ سب دیا تھا ان ہمارے تمھارے میو ہا تھا اگر تمھنے دو درخت اٹلی کے دیئے تو کون بڑا کام کیا آخر تجویز کر کے پنجون نے اٹلی کی لاگت قرار دی اور اپنی تجویز میں لکھا کہ بھیت سنگہ نے جو بہت محنت کی ہے اسکو ہم نے حساب سے خارج رکھا ہے صاحب نے بھی لکھنے نے بلدان سنگہ کو حکم دیا کہ چار سو نقد اٹلی آج دیکر زمین لے لو چاہے لگان کا پٹہ لکھ دو اور اگر مرضی ہو تو کچھ نقد دو اور کچھ لگان میں مگر اگر بلدان سنگہ کے پاس نقد روپیہ لگان تھا یہ منظور کیا کہ بھیت سنگہ لگان میں مگر اگر لیوے تب دو روپیہ بیگہ کا پٹہ لکھ دیا اور ۸ بیگہ گھر کے کھوٹے سال بھر کے بعد پھر اس ۸ بیگہ کے نقصان کا بلدان سنگہ سوچ ہوا اور پنچایت جمع کی اور چاہا کہ عجب بیگہ کا پٹہ بنیں سال کا لیکر بھیت سنگہ پیچھا چھوڑے پر بھیت سنگہ بڑا ہوشیار تھا اور خوب جانتا تھا کہ بلدان سنگہ منقول خرچ ہو چھوڑے دن میں اوڑیا دہ دے گا کی طرح رضی نہوا اور کہا کہ جو خرچ سے فیصلہ ہو گیا اسکو میں نہ توڑوں گا تب تو بلدان سنگہ بہت گھبرایا کہ عجب بیگہ سرکاری پرستہ سے جی کم تھا لاچار ہو کر اس پر معاملہ کیا کہ بھیت سنگہ سرکاری پرستہ پر روپیہ اور دیوے اور ہمیشہ کا پٹہ زمین کا لکھا لیوے اسکو بھیت سنگہ نے منظور کیا اور خوب جانچ سمجھ کے ۸ بیگہ کی قبولیت ہمیشہ کو لکھ دی اور پٹے میں لکھا لیا کہ زمین بھیت سنگہ کے گھرانے میں ہمیشہ رہے گی۔

ہر کرن پوری سرحد پر ایک جھوٹا سا پوروہ تھا اور پوروہ کے چاروں طرف ایک جھوٹا سا نالہ تھا اور نالے کے نزدیک بہت سی زمین اونچی نیچی پڑی ہوئی تھی سرکار کی عملداری کے ایک برس پہلے سبتل مورائی نے جو اس پوروہ میں تھا

راہ مروپ نرین سنگھ کے کارندے سے کہا کہ اگر وہ زمین مجھے دو تو میں کھود
اور گوڑ کے اپنا پیٹ پالون کارندے سے اس خراب زمین کا جسے کوئی ہم بیگمبی
نہ دیتا مصدربیکہ مانگا لاچار ہو کر سیٹل نے صرف عہد بیکہ زمین لی اور جان جو کھم
کر کے جو روڑ کوں سمیت محنت کی اور اونچی نیچی زمین کھودا اور بھر کے برابر کی اور چون
بچ میں ایک کچا کنواں کھودا اور تب تھوڑی سی مین پر ہارٹی اپنی لگائی اور بارہو میں نے محنت اور کوشش
کر تار ہا یہاں تک کہ غلامی سرکار ہوئی اور پانچ برس میں اس پانچون بیگمبی زمین کا ایک بت چھا
کھیت بن گیا تب ضلعدار نے اسے بیگمبی کے درت سے لگان مقرر کیا تو بھی سیٹل نے
میں میٹا لیا اور سطح بن بڑا کچھ خود محنت کی اور کچھ واس لگائے اور بکلی اینٹ اور چون
سے ایسا اچھا کنواں بنایا کہ اس کے بھروسے پر اور کا چھوٹے میں نے بھی اسی حکم کی
زمین لی جبکہ نیا بندہ دست ہوا تو ضلعدار نے چاہا کہ سات روپے سے سیٹل لگان کو سیٹل لگان
دیکھ کے گھبرایا اور بڑی عاجزی سے کہا کہ مہاراج میسر دینے تو صدمہ لگان نہ دیا جا
تو ضلعدار زمین چھوڑانے پر مستعد ہوا آخر سیٹل راجہ صاحب کے پاس گیا اور ایسا
کہ جیسے کوئی راڈ عورتا بے بس رونی ہی پر راجہ صاحب کا من نہ پسیدا اور بولے
کہ تم نے محنت کی اور دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھے پر ہم کیا کریں سرکار نے
جو جمع گانون پر لگائی ہو آخروہ تو ہم تمہیں پر بھیلایا چاہیں مہر کی در بندہ کی
کی سرکار نے لگائی ہو سیٹل نے کہا کہ پر تھی راج اگر مہر کی در بندہ آپ پر لگائی
تو کل گانون کی نکاسی سے آدمی آپ کو چھوڑ بھی تو دی ہو سو آپ کو میری مین
کی بابت سے فی بیگہ سے زیادہ نہ بڑے گا آپ پر مجھے لے لیون اور اپنا حق
مجھے میری محنت کے بدلے دے ڈالین اور میرے کنوین سے اب اور زمین

کھا اور جو چوپیا نہ ہو گئی ہو اور اس کے سبب آپ کو جو گناہ نفع ہو کار کی در بندہ می سے
 متاثر ہوئے بھی حساب میں لگا دین یہ پتے کی بات راجہ صاحب کو بری معلوم ہوئی
 اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے کسی فریبی نے بہکایا ہے سیتل بولا کہ آن دا تاجب آپ سے
 مالک کو مجھے دیا نہیں تو کون بتلایا کہ تاجب نرم ہو کے راجہ صاحب نے کہا کہ اچھا جو
 دوسرا تاجب ہی زمین کے دام لگاؤ وہ تو دو دو گے سیتل نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا
 کہ اب تو پسی تھی رکھی ہو جو چاہے گا کھانے کو تیار ہو جائے گا وہ دن بھی تو یاد
 ہونا چاہیے کہ جسدن کوئی ۴۴ سیکہ کا گاہک نہ تھا میں نے عمم برہیکہ دیا تھا اگر اس کا
 مہاراج کے ضلع دار نے یہ نیا کیا ہوتا کہ جو اور دیوے وہ تو بھی دے تو آج میں بھی
 نہ بول سکتا تب تو راجہ صاحب نے ضلع دار سے کہا کہ یہ بڑھا بد ذات ہے بہت
 پاچکا ہے اب اٹلا غلامہ بیدخلی کا جاری کرادو یہ سنتے ہی بڑھے کی نگاہ میں زانہ سیاہ
 ہو گیا اور روتا پٹیتا اٹھتا بیٹھا عدالت کی راہ لی تو ۸ کے اسٹامپ پر عرضی دی اور
 اپنے ایمان سے اوسمین لکھا کہ مجھ کو نقد دو دفعہ کر کے مین نے کنوین مین لکھا
 اور میرے گھر والوں کی فردوری اگر کم سے کم لگائی جاوے تو مجھ کی سہرا طرح
 سو روپیہ تو کنوین کی لاگت ہوئی اور پانچ برس ہم سب گھر والوں نے ملکر اونچی
 نیچی زمین کھودی اور برابر کے اگر فردور لگاتے تو امام سے کم فردوری نہوتی
 مگر مین مانہ رکھتا ہوں اس طرح ماہ کا مجھے دعویٰ ہو راجہ صاحب کی طرف سے
 غشی رسول بخش جو بڑے جتنی فحشار تھے جو اب ہی کو آئے اور بولے کہ زمین تو پہلی ہی
 سے برابر تھی البتہ بنجر پڑا ہوا تھا اس کو سیتل نے کھودا تو اوسیکے سبب نرم لگان عرصہ
 مقرر ہوا اور جب اس نے اپنی محنت بھرائی تو دو روپیہ لگان ہوا اب سرکار سے

کچھیانے کا درمچہ ٹھہرا سو اتنا یہ بڑھا نہیں دیتا اس واسطے بیدخل کرتے ہیں نمان
لاکلام اسنے بنایا خواہ سکی حصہ سے زیادہ کی لاگت نہیں ہر راجہ صاحب حصہ
دیتے ہیں صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دونوں کو تفہیم کی پنچایت کرلو سیتل نے ہاتھ جوڑ
عرض کیا کہ غریب پروکھین کالے کے آگے چلائے جلتا ہو جو راجہ صاحب کو مجھ پر دیا
نہ آئی تو بیچ مجھے لٹگوٹیا کی کب سنین گے اور طرح چاہے حضور تحقیقات کر لیتے تب
صاحب نے تحصیلدار کو حکم دیا کہ گانون پر جا کر دریافت کریں تحصیلدار صاحب
خود آئے اور کہی پرانے آدمی گانون کے بلائے اور مالے کے پاس کی اور زمین
دیکھی تو صاف معلوم ہو گیا کہ سیتل سچا تھا اور امام کنوین کی لاگت اور زمین کی
برابر کرانی کا تخمینہ کیا اور عدالت میں اپنی کیفیت بھیج دی ڈپٹی کلکٹر صاحب نے
سیتل کی نصیبی پر بڑا افسوس کیا کہ اسنے تین ہی سو کا دعویٰ کیا تھا آخر حکم دیا
کہ راجہ تین سو روپیہ دیکر زمین ۷ لیون نشی رسول بخش کو یہ سنکر غصہ آیا اور سام
دینے منظور کر کے عدالت میں گن دیے سیتل نے ترنت پلو میں باندھے اور سیدھا
نصیر پور کو گیا اور اپنے لڑکے کو کھلا بھیجا کہ میں اس گانون کا منہ نہ دیکھوں گا سم
نصیر پور کو چلے آؤ اسی روپے سے سیتل نے بیس برس کو ایک نجر ۸ سیکہ پر لیا اور
اوس میں اپنا گھر بھی بنایا اور کنواں بھی تیار کیا اور چین کرتا رہا۔

موضع پر سو تھپور میں اور ترکی طرف بہت سی زمین اور سر پڑی ہوئی تھی اور کمین
نیجر کے کٹرے بھی تھے جہیں جب پڑی برسات ہوتی تھی تب وہاں بویا جاتا تھا علحدہ
سرکار میں - سیتارام - ماکھن - زور آور - اودت - شہزاد شگہ - پانچ کور میون نے
اپس میں صلاح کی کہ اوس جگہ ایک باندہ باندہ میں اور اتر بار کو اور ستریت نمبر وارے

لیون آخر وہ صلاح کی ہوئی اور راجہ شیو سہاے سنگھ سے درخواست کی انھوں نے
اوس زمین کو جو صرف غلئی تھی اور سواے وہاں کے کچھ نہ ہوتا تھا عصمہ بیگم پر دیا
منظور کیا یہ در بہت مہنگا تھا اس واسطے کہ بٹائی میں صرف تکرری کا حصہ ہوتا تھا
دو حصے سامی لیتی تھی اور ایک حصہ راجہ کو ملتا تھا پر جی کڑا کر کے گرمیوں نے
منظور کر لیا اور اوس سال کی برسات میں بڑی محنت اور مشقت سے بیج زمین کا
تردو کیا اور بیٹھین چھوٹی چھوٹی ڈبر یون کی اونچی کین اور پانس بھی ڈالی اور
نیچی زمین جہاں تک پانی اوسکے گرد مٹی ڈال کے باند باندھا جو قسمت اونکی اچھی تھی
برسات بھی اچھی ہوتی گئیں اور چار برس کے بعد وہ باندہ اچھا مال ہو گیا اور
کھیتوں میں بھی برسات کا پانی خوب ٹھہرنے لگا وہاں کی پیداوار کے سواے
بیج زمین چاہی ہوئے لگا اور اوس کی زمین جو مال میں آنے سے کچی تھی اوسکو
بھی بڑی محنت سے کھتور کیا جب پانچویں برس نچتہ بندوبست سرکاری شروع
اور سرسرا اوس زمین پر سے کئی شیعہ سرکار نے باندھی تو راجہ صاحب نے سیتارام
اور اوسکے شرکیوں سے بھی اوسی شیعہ سے لگان مانگا انھوں نے نہ مانا اور اوس
اپنی جگہ پر خبردار ہوئے کہ جب میں لی تھی تب کیون نہ کئی برس کا ٹھہرا کر لیا پر
یہ کہہ کر کہ اب بچتے کیا ہوتے ہیں چڑیاں چگ گئیں کھیت لاچار ہو گئے تو بھی اپنی
لاگت کا جھگڑہ کیا راجہ صاحب نے اونکا عذر لاگت کا نہ سنا تو بیچاروں نے لاچار
ہو کر ناش کی اور عدالت میں کور میون کا بہت کچھ خرچ کرنا ثابت ہوا اوس وقت
راجہ صاحب دب گئے اور بیس برس کا عصمہ کے در پر بیٹھ لکھ کر جھگڑہ مٹایا اس
پہ لکھے جانے کے دو سرے برس لکھن مر گیا اور سواے اوسکی جورو اور ایک

نادان لڑکے کے کوئی نر یا تو اس کی جورو اپنے میکے کو چلی گئی اور اپنی طرف سے زمین چار برس کو لال اس کورمی کو ملے۔ بیگ لگان مقرر کر کے دی گئی یہ سنکر راجہ صاحب کا ضلعدار خفا ہوا اور کچھ لالچ بھی جو اس سے آیا تو یہ سمجھا کہ بیش برس کا بیٹہ جسکے نام ہو تھا وہ تو مر گیا اور اس کی جورو بھی کانوں چھوڑ کے چلی گئی زمین نزول ہر حیت کا ٹھیکہ آتے ہی بید خلی کا اطلاق نامہ لال اس کورمی پر جاری کر دیا وہ کورمی ہوشیار تھا اسنے ماکھن کی جورو کو تو خبر کر دی پر اپنے کھیت کو جو تار تار ہا اور شیو دین کھن کا سالہ بھی ختم نہ تھا اسنے اپنی بہن کو سمجھا دیا کہ کچھ چنتا نہ کرو جب ضلعدار زمین پر دخل کرنے آیا لال اس گرم ہوا اور کہا کہ میرے پاس قانون کے موافق اطلاق آیا ہی نہیں بیدخل کرنے والے تم کون ہو تو راجہ کے ضلعدار نے عدالت میں پھر درخواست کی اور چہر اسی لاکر زمین سے زبردستی لال اس کو بیدخل کر دیا تب لال اس نے عدالت میں جا کر بید خلی کی عرضی پورے ہشٹامپ کے کاغذ پر دی کہ میں نے زمین ماکھن کی جورو سے لی تھی اگر بید خلی کا اطلاق نامہ جاری کرتے تو میں جوابدہی کرتا کہ ابھی دو سال میرے پٹے کی میعاد میں باقی ہیں ضلعدار کو گو کے دسھرا مجھے اطلاق نامہ جاری کرنے والے کون تھے اگر جاری کرتے تو ماکھن کی جورو پر کرتے یہ عذر عدالت میں دیا جی ٹھہرا اور عہد ہر جہ راجہ صاحب کے کارندے سے دلویا گیا اور دخل کورمی کا بحال ہوا تو راجہ صاحب کے کارندے کو اور غصہ آیا اور دوسرے سال کے چیت میں ماکھن کی جورو پر اطلاق نامہ جاری کیا تو اسنے تہرت عذر داری کی کہ میرے خاوند کے پاس سرکاری ڈگری کے خوب بیش برس کا بیٹہ ہی ابھی تین ہی سال گزرے ہیں راجہ کے کارندے نے وہ ہی لال کا

گڑھا ہو غدر کیا کہ اکھن مر گیا اور اسکی جو رگہ کا نون سے نکل گئی تو زمین نزول ہو گئی
مگر یہ ٹولہ انگڑا غدر تھا نہ سنا گیا اور اٹا اعدا نہ منسوخ ہو گیا۔

کاشتکار۔ نے ایک اپنے مہمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بیان کاشتکار
نہیں ہو اسکی زبان سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ضلع میں یہ رہتا ہے وہاں بٹائی کا بڑا رواج ہے
اور وہاں کے نمبر دار جان بوجھ کے غلے کے باٹنے میں دیر کرتے ہیں اور
اسامی سے زبردستی کر کے روپیہ لیتے ہیں۔

سمجھو دار۔ ہکو وہاں کا حال معلوم ہے ترائی کے ضلعوں میں بٹائی و کوت کا رواج
زیادہ ہے نمبر دار تو چاہتے ہیں کہ کھیتی ہو جائے پر اسامی نقدی شرح پر راضی نہیں
ہوتی اور او ضلعوں میں نمبر دار بٹائی کرنے میں خوش ہیں پر اسامی راضی نہیں
سو سبب اسکا یہ ہے کہ ترائی کے ضلعوں میں سیلاب بہت آتا ہے اور کھیتی ڈوب
جاتی ہے اگر اسامی نقد دینا منظور کریں اور کھیتی بہ جائے تو کسکے گھر سے دیوین اور
نمبر دار بٹائی کو اس واسطے ناپسند کرتے ہیں کہ ایک تو گانوں کی آمدنی کا بھروسہ
نہیں جیسا سمجھو دار ویسا ہی انکو بٹائی یا کوت سے ملا دوسرے جو پارسی غلہ
خریدنے والے ترائی کے ضلعوں میں کم جاتے ہیں۔

کاشتکار۔ البتہ اسامیوں کو تو بٹائی میں سہیٹا ہے پر نمبر دار وقت پر کوت
نہیں کرتے نہ غلہ بانٹتے ہیں اور مراد انکی یہ ہوتی ہے کہ اسامی غلہ اوٹھالیا جاسے
یا کھاپی جاسے تو وہ نقد اس سے بھر بھر لیں اور جہاں کوت ہوتا ہے وہاں
جو جی میں آتا ہے کوت کرتے ہیں۔

سمجھو دار۔ ہاں ایسا ضرور ہوتا ہے لیکن قانون کے موافق تم چلو تو نمبر دار انکی

کچھ چالاک کی نہ چلے گی نمبر دار جو کوت کرین تلو اختیار ہو کہ او سکونامو اور کمو کہ غلبہ مستقر
 تول دو او سکے دام لو اور جو بٹائی ہو تو پھر کچھ شکل نہیں ہر جتنے حصے تمھارے
 ٹھہرے ہوں تول کے تم لو جتنے نمبر دار کے ٹھہرے ہوں او تنے نمبر دار کو دو ملگا
 دیکھا ہو کہ اسامی خود کوت کی بلا لگاتے ہیں اور آپ جھگڑہ پیدا کرتے ہیں اس جگہ
 ہم ایک حساب بتاتے ہیں او سکونامو کہ ایک اسامی نے تلمری کے کوت کے وعدے پر
 چٹہ لیا اور جو۔ اسی۔ رینڈی۔ مسور۔ بونی اور کوت کر آیا تو جو کا سومن کوت
 ہوا او سمین سے من پیچھے چار سیر اسامی کو چھوڑ دیا گیا کہ او سکونامو چھڑا کہتے ہیں اور
 اس طرح عاٹنہ کیا نوٹے من باقی رہا او سمین سے ایک دوسرا حق جسکو کورکتے ہیں
 من پیچھے ۱۶ مار جو جو دہ من اڑ بانی سیر ہوا پھر اسامی کو دیا تو کچھ تر من اور ساڑھے
 سینتیس سیر جو رہ گئے او سکے تین حصے پچیس من اور ساڑھے بارہ سیر کے کیے
 جو پچاس من و پچیس سیر اسامی و پچیس من ساڑھے بارہ سیر نمبر دار کا مال ٹھہرا پھر او
 پچیس من ساڑھے بارہ سیر کے وکٹ پر جھگڑا ہوا آخر روپے کا دو من بٹا ٹھہرا دیا جسے
 قیمت ٹھہری نمبر دار نے روپے پیچھے ۴ خرچے کا بڑھایا کہ وہ ہے ہوا اور دونوں
 رقمین ۵۷ ہونے او سپر آدہ آنہ روپیہ پٹواری کا حق لگایا وہ ۸ ہوا اور دوسرا حق
 مینڈی سومن پر ۵ کے حساب سے ۵ زیادہ کیے تو وہ دونوں رقم ۱۳ روپیہ
 اس طرح ۱۱ حق نمبر دار کا چکا تب پھر ۱ روپیہ ناب کا خرچ لگایا وہ ۴ روپے
 اور یوں ۱۴ اسامی کو دینے پڑے جو کچھ او پرتینتیس من غلے کے دام ہوتے تھے
 اب سوچو کہ لمبے چوڑے حساب سے کیا فائدہ نکلا اگر پہلے ہی ۱۳ مار اناج کے دام
 اسامی لگا دیتا تو کیا سہل بڑتا لیکن جو رسم جاری کر لی ہو نہ او سکونامو نمبر دار چھوڑتا

نہ اسامی اس طرح بٹائی میں کھیڑا ہوتا ہے۔

کاشت کار۔ مین تو نہیں دیکھتا کہ اس گورکھ دھند سے اسامی کا کچھ بھلا ہو
یہ تو وہ ہی بات ہوئی کہ چاہو سانپ ماتھ کھو چاہے ناگ ماتھ اسامی کو تو وہی دوسرے
ٹی لگے یہ تو بتائیے کہ جو نمبر دار کوت کرنے نہ آوے یا اپنا سن مانا کوت کرے نوکیلا کرنا چاہیے۔
سمجھو دار۔ اسکا سہل علاج ہے کہ جب فصل تیار ہو اور کوت کا وقت آوے اور
نمبر دار کوت کرنے میں ڈمیل کرے یا مرغ سے زیادہ درکائے تو اسامی کو چاہیے
کہ ۸ کے کاغذ پر صاحب کلکٹر کی عدالت میں عرضی دیوے اور نمبر دار کے نام
اطلاع نامہ جاری کرنے کو ۶۸ کا کوت فیس داخل کرے تو نمبر دار پر اوہر اطلاع
جاری ہوگا کہ فلان تاریخ کو کھلیان پر حاضر ہووے اور ایدھر کسی سرکاری نوکر کو
حکم ہوگا کہ وہ بھی کھلیان پر جا کر اپنے سامنے کوت کرادے اور کے بابت اگر
چھکڑا ہو تو اسکو بھی پٹا دیوے اس حکم کے موافق نمبر دار بھی حاضر ہو جاوے گا
اور سرکاری نوکر فیصلہ کرادے گا اور اگر اسامی غلے کی کوت یا بٹائی میں جیلہ و جلہ
کرے گا تو نمبر دار بھی یوں ہی اسامی کے حاضر کرانے کی تدبیر کرے گا اب یہ یاد رکھو
کہ جو فیصلہ سرکاری نوکر کر اوگیا اگر اسامی یا نمبر دار ایک مہینے تک اس فیصلے کے
بابت کچھ عذر نہ کرے تو پھر وہ ہی فیصلہ سجال ہے گا اور کسی کے مٹانے نہ ملے گا
اس واسطے لازم ہے کہ اگر سرکاری نوکر نے فیصلہ دیا ہے تو اسامی یا نمبر دار جو
ناراض ہووے مینا بھر کے بھیتر بھیتر عذر داری کرے۔

مثال

نزد کھار کے پیداوار کا نمبر دار نے اڑبائی سو مین کا کوت کیا اسنے نما نا تو نمبر دار نے

دوسرا نمبر دار کا کوت

دوسرا نمبر دار کا کوت

شخصہ تعینات کیا اور بعد مانڈنے اوسانی کے بونڈہ تولوا تو سوا سو من دھان ہوئے تب نمبر دار نے اڑبائی من کا ور لگایا اسکو نرند نے نہ مانا اور نمبر داریہ کمکر چپ ہوڑا کہ اچھا پیچھے سے ٹھہر جا لگا پر نرند ہوش یا تھا اوسنے ترنت ۸ رکے کاغذ پر جا کر ڈوٹٹی کلکٹر صاحب کو عرضی دی اور ۹ رک کا کوت فیس دیکر اس مضمون کا اطلاع جاری کرایا کہ یکم نومبر کو نمبر دار کھلیان میں حاضر ہو اور قانون گو بموجب حکم عدالت کے آیا اور بے نرم کا نرخ مقرر کر کے جھکڑہ مٹایا گیا۔

موضع المیا میں چنتا من چارنے سگہ زمین بٹائی پر لی جب فصل تیار ہوئی تب غلہ کا نرخ مٹا ہو گیا تھا ایسے نمبر دار نے چنتا من سے کہا کہ اب کوت کر لو مگر چنتا من نے نہ مانا تو نمبر دار بٹائی کرانے نہ گیا چنتا من نے ترنت عدالت میں عرضی دی اور پٹیکار بٹائی کرانے کو آئے اور موافق پٹے کے غلہ بٹوا دیا۔

موضع چھپر میں سنتو کھی امیر کی ڈیڑھ سو بیگہ زمین بٹائی پر چلی آتی تھی ۱۷ فصل میں بدری مصر بھیکہ دار ہوا اوسنے ایک پٹہ لکھ دیا کہ جتنی زمین سنتو کھی جو تے کا پانچوین حصے کے حساب سے کوت کر لیونینگے اس پٹہ پر سگہ زمین اور سنتو کھی نے جوئی آخر جب فصل تیار ہوئی تو ٹھیکہ دار کو معلوم ہوا کہ سنتو کھی جو زمین ۱۷ فصل میں جو تے تھا اوسکا کوت تکرری کا ہوا تھا تو اوسنے سنتو کھی سے کہا کہ ڈیر سو بیگہ کا کوت موافق گذشتہ تکرری کا ہوگا اور سگہ کا پانچوین حصے کا مگر سنتو کھ نے نہ مانا تو بدری نے کوت نکلیا سنتو کھ نے جا کر عدالت میں عرضی دی اور اطلاع بدری کے نام پہونچا کہ دسویں اپریل کو کھیتوں پر حاضر ہو اور قانون گو کو حکم ہوا کہ دسویں اپریل کو جا کر کوت کر او قانون گو کے سامنے بھی وہ ہی عذر پیش ہوا قانون گو

کل نیدوار کا کوت کر کے کھیت کاٹنے کو کمید یا اوہ جیسا بدری بھیجے دار کوتا تھا فیصلہ کر دیا کہ ماکہ میں تکرری کا حصہ اور صکہ پانچوان حصہ سنتو کھی میوے یہ سنکر سنتو کھی نے کھیت تو کاٹا مگر سپرھوین ہیمن جا کر عرضی دی کہ قانونگو نے جو یہ فیصلہ حصہ کا کیا ہو وہ پٹے کے خلاف ہو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے بدری کو طلب کیا اور پٹے کو دیکھ کر بدری سے پوچھا کہ یہ پٹہ تمھارا ہو تو اس نے سکار لیا تب ڈپٹی صاحب نے قانونگو کے فیصلہ کو منسوخ کر کے حکم دیا کہ شاید بدری نے چاہو جان کچا بھول سے جب پٹے میں یہیں لکھا کہ سال گذشتہ کی زمین کا کوت کون حساب سے ہوگا تو چاہو جان کے جو پٹے میں لکھا ہو اس کے بموجب قائم رہنا پڑ گیا اور سب زمین کی پیداوار کا پانچوان حصہ بدری کو دلوادیا اور سارا خرچہ بھی بدری کے ماتھے گیا۔

اس فیصلہ سے خوب یاد رکھو کہ اگر سنتو کھی مہینے بھرتک عذر نہ کرتا تو پھر جیسا قانونگو نے فیصلہ کیا تھا اس کو ماننا پڑتا۔

کاشتکار۔ ایک بڑی ضروری بات آپ سے پوچھنے کی یہ ہو کہ بہت سے اسامی ایسے ہیں کہ جنکے پاس پٹہ تو نہیں ہو مگر برسوں سے بے پٹے کے جوئے میں اور نمبردار سے جو کوئی دشمن جا کر کچھ اضافہ دینے کو کہتا ہو تو زمین چھین لینے کو نمبردار دھمکاتے ہیں نہ سانوں کا مہینا دیکھتے ہیں نہ کنوار کا۔

سمجھدار۔ اگر ایسی صورت ہو تو تم نمبردار کی دہلی سے سب ڈرو اور اگر نمبردار بیذخل ہی کر دیوے تو یاد رکھو کہ قانون کے موافق تین صورتیں بیذخلی کے عذر کی ہیں پہلے تو یہ کہ اسامی کے پاس پٹہ ہو کہ جبکی میعاد نہ بھکتی ہو یا کسی عدالت کی ایسی ڈگری ہو جسے نمبردار بیذخل کر سکتا ہو دوسرے زمین پر قبضہ داری کا حق ہو

تیسرے یہ کہ قانون کے موافق بیدخل کرنے کا اطلاق غلام نمبر دار نے جاری کرایا ہو تو پہلی اور دوسری صورت کے موافق ایسے حال میں جیسا تھے کہا غرض نہیں ہو سکتا مگر تیسری صورت کے موافق الاکلام عذر ہو سکتا ہے اس واسطے کہ جب نمبر دار نے پٹہ نہیں دیا ہے اور کچھ مہیا و مقرر نہیں کر دی ہے تو بے تحاشی مرضی کے وہ زمین نہیں لے سکتا اور سانوں بھاؤں میں تو کسی طرح زمین نہیں نکل سکتی اس واسطے کہ قانون میں صاف حکم ہے کہ لگان کی باقی کے بابت چاہو نمبر دار ڈگری کر اگر جاری کر دے چاہے کچھ اور تہذیب کرے مگر کوئی اسامی جسے اپنے بل پل سے زمین جوتی ہے کسی اور بیٹے میں زمین سے بیدخل نہوگی پہلی اپریل سے لیکر پندرہویں جون تک سوائے ایسی صورت کے کہ لگان کا لگان باقی رکھے اور سرزوری سے زمین نہ جوتی ہو چاہے جو ایسا اسامی ہو گا کہ جسے اپنے بل سے زمین نہیں جوتی بلکہ کسی اور شکمی اسامی سے جوتوائی ہے تو وہ ہر وقت بیدخل ہو سکتا ہے۔

کاشتکار جس اسامی نے اپنی آپ زمین جوتی ہو اور باقی او سپر لگان کی رہ جاوے تو نمبر دار جس بیٹے میں چاہے زمین چھوڑا سکتا ہے۔
سمجھو وار۔ بعد پندرہویں جون کے بیدخل نہوگا چہ جسے شکمی اسامی سے زمین جوتوائی ہوگی وہ بیدخل ہو جائیگا۔

مثال

مادھو نے زمین خود جوتی ہے اور عہ سال اسکا لگان ہے اور عہ نومبر و عہ دسمبر و عہ مئی و عہ جون اسکو دینا چاہیے اگر نومبر و دسمبر و مئی کی قسط وہ دیوے تو نومبر و دسمبر و مئی کی قسط وہ دیوے مگر مئی کی قسط بھی جب دیوے اور مئی کے بیٹے میں او سپر باقی نکلے چاہو وہی ہی کے بیٹے کی باقی ہو جائیگا۔

دفعہ ۲۴ ایکٹ لگان

دفعہ ۲۴ ایکٹ لگان

دفعہ ۲۴ ایکٹ لگان

جون تک نمبر دار چاہے تو بیدخل ہو جائیگا مگر نمبر زمین جون کے بعد بیدخل ہوگا اور جیسے سادہ ہونے نمبر وار سے زمین لی اور اپنی طرف سے اودھون کو دی اور نو مبر کی قسط کی باقی سادہ ہونے پر پڑی تو سادہ ہونے پر ہی بین بیدخل ہو سکتا ہے۔

کاشتکار۔ آپ کے بتلانے سے یہ معلوم ہوا کہ جب باقی ہی ہم زمین اور زمین بھی نہ جو تین تو اہبت کسی مہینے میں نمبر وار ہو بیدخل کر سکتا ہے تو ایسا کون ناموان ہوگا کہ لگان کا لگان نہ دے اور زمین بھی نہ جو تے لیکن کیا پٹے کی میعاد گزر جاوے تو بھی نمبر دار اسی قاعدے کے موافق زمین نہیں چھوڑا سکتا۔

سمجھہ دار۔ نہیں جبکی میعاد پٹے کی گزر گئی ہو اس کے بابت نہ تو ضرورت ہے کہ نمبر دار اطلاع نامہ جاری کرانے نہ اس قاعدے سے کچھ روک ہو سکتی ہو اس کی میعاد پٹے کی بھگت گئی اب اسے کون دعویٰ رہا مگر تو بھی ضرور ہوگا پہلی اپریل اور ۱۵ جون کے بیچ میں بیدخل کرے اور اگر سامی نے قبولیت میں شرط کر دی ہو کہ اگر ہم باقی قسط پر نہ دیوین تو چاہو جو قسط ہو زمین سے بیدخل ہو جاوے تو ایسا شرط کرنا بالضرور ہر وقت باقی پڑنے پر بیدخل ہو جائیگا۔

کاشتکار۔ آپ کا یہ مطلب ہے کہ جب میعاد پٹے کی گزر جائے تب نمبر دار بیدخل کر سکتا ہے اور جب میعاد نہ گزری ہو تو آپ زمین نہیں لے سکتا۔

سمجھہ دار۔ ہاں جب میعاد پٹے کی نہ گزری ہو تو نمبر دار آپ زمین کاشتکار سے نہیں لے سکتا مگر وہ تدبیروں سے ایک تو یہ کہ لگان کے باقی کی ڈگری پہلی اپریل و ۱۵ جون کے بیچ میں جاری کرادے اور جو سامی باقی نہ دے سکے تو زمین کے بیدخل کرانے کی عدالت سے درخواست کرے دوسرے بیدخل کا اطلاع نامہ جاری کرے

نمبر دار چاہے تو بیدخل ہو جائیگا مگر نمبر زمین جون کے بعد بیدخل ہوگا اور جیسے سادہ ہونے نمبر وار سے زمین لی اور اپنی طرف سے اودھون کو دی اور نو مبر کی قسط کی باقی سادہ ہونے پر پڑی تو سادہ ہونے پر ہی بین بیدخل ہو سکتا ہے۔

کاشتکار۔ بھلا جو اطلاع نامہ بیدخلی کا اسامی کو پہونچے اور وہ متوجہ داری کرے اور نہ زمین ہی چھوڑے تو کیا ہوگا۔

سمجھدار۔ جس اسامی کے پاس اطلاع نامہ پہونچ جاوے اور وہ عذر داری نہ کرے نہ مالک سے نیا قول کر کے پٹہ لیوے تو اس اسامی کا قبضہ اطلاع نامہ کے پہونچنے کے روز سے موقوف سمجھا جاوے گا اور اگر اسامی نمبر دار کو زمین پر دخل نہ کرنے دیو گیا تو نمبر دار عدالت میں درخواست دیوے گا کہ مدد دیکر اسامی کو بیدخل کر دیوے اسی درخواست پر عدالت یہ جانچ لیوے گی کہ اطلاع نامہ پہونچ گیا نہیں اور اگر معلوم ہوگا کہ اطلاع نامہ پہونچ گیا ہو تو زبردستی کر کے دخل اسامی کا اٹھا دیو پر عدالت کی زبردستی سے بھی جو بیدخل ہو جاوے تو بھی پورے کاغذ پر اسامی کو بیدخلی اور ہرجہ دلا پانے کے دعویٰ کرنے کا اختیار رہے گا جبکہ پر سو تم پورے کو رمیون کے مقدمے میں تنہ لال اس کو رمی کا حال ہے سننا ہی کہ اطلاع نامہ بھی جاری ہوا تھا اور عدالت نے چہر اسی دے کر بے دخل کر لیا تھا مگر پھر اس نے دخل پایا۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جب اطلاع نامہ نمبر دار پندرہویں اپریل تک جاری کر سکتا ہے تو بڑی مشکل ہو کہ اسامی سے پہلے تو کچھ ذکر بیدخلی کا نہ کرے چرب اسامی اوکھیا گھٹیان بولے تب اطلاع نامہ جاری کرادے تو بڑی خرابی پڑے گی۔

سمجھدار۔ نہیں کچھ خرابی نہیں ہوگی چاہے اطلاع نامہ جاری کر کے چاہے ڈگری جاری کر کے جب نمبر دار اسامی کو بیدخل کر گیا تو اسامی کو دام کٹھری فصل کاچکا دیوے گا مگر ان اگر اطلاع نامہ پہونچ گیا ہوگا اور اسامی نے غد کیا اور بے پٹہ لیے اور نہ قول کے زمین پر کچھ بویا ہوگا تو اس کے دام نہ پاوے گا۔

دفعہ ۴۴۔ ایکٹ کلان

دفعہ ۴۴۔ ایکٹ کلان

دفعہ ۴۴۔ ایکٹ کلان

تین

کاشتکار۔ ایک اور اچھی بات ہے کہ ایک کھیت کو ایک سال تو نمبر دار دیو کے لگان لگا دیتا ہے اور دوسرے سال اس کی اڑھائی بیگنیے کتا ہے۔
 سمجھہ دار۔ آمین تو کچھ شکل نہیں ہے نمبر دار سے کہو کہ زمین ناپ دیوے اور
 تسخین سمجھا دیوے نمبر دار اور اس کے کارندوں کو ہمیشہ اختیار ہے کہ جب چاہیں زمین ناپیں
 کاشتکار۔ بھلا جس سامی کا لگان بٹائی پر ہو وہ نقدی کر لیا چاہے
 تو کوئی تذبذب ہے۔

سمجھہ دار۔ جن سامیوں کا زمین پر حق نہیں ہے اور میعاد می پٹے پر جوتے
 ہیں ان کے واسطے یہ ہی تدبیر ہے کہ جب میعاد پٹے کی نہایت جاوے تو آگے کے
 واسطے نقدی کا قول مانگیں اور جو نمبر دار نہ دیوے تو زمین چھوڑ دیں۔

اس بات حیت میں دو پہر ہو گئی اور سامیوں نے کہا کہ آج دو پہر کو ہمارے
 گانون میں ایک باند باندھنے کی ساعت ہے اور سب کو جمع ہونا پڑ گیا اس واسطے
 اگر مرضی ہو تو اب رخصت ہوں اور حکم ہو تو گئی حاضر ہوں سمجھہ دار صاحب نے
 کہا بہت اچھا تم لوگ اپنا کام کر رہے ہو باندھنے کے جگہ باندھا چاہتے ہو اگر ہمیں بتاؤ
 تو ہم بھی آدینے سامی یہ سن کر خوش ہوئے اور کچھ کا بتا بٹلا کر رخصت ہوئے۔

قصہ



حصہ دوم منشی نثر اربعین

منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور
نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور

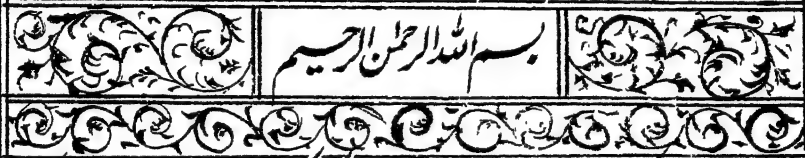
بنام نامی

جناب سرکردہ دارالمنائب والمفاخر وانوار المکارم والمآثر جناب مشرکالن
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور

منشی نثر اربعین

جناب سرکردہ دارالمنائب والمفاخر وانوار المکارم والمآثر جناب مشرکالن
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور

منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور
منشی نثر اربعین در بیاد واسطی وصول لگان اور



دوسرے روز صبح کو اسامی پھر موافق پچھلے روز کے اگر شبیے سمجھ دار صاحب نے کہا کہ ہنسنے تمہارے باند بنانے کی جگہ کو دیکھا حقیقت میں وہ اچھی جگہ ہے اور اس سے بہت فائدہ آگے کو ہو گا تم کو لازم ہے کہ اس باند کے بنانے میں جو خرچ اوٹھے اوسکو بڑی خبر داری سے لکھو اور تمام گانوں کی اسامیوں کو باند بنانے میں شامل کر دو ہر ایک اسامی سے تھوڑا تھوڑا چندہ لو تو ایک تو یہ کہ سات پانچ کی لاٹھی اور ایک بچے کا بوجھ ہو جائیگا تھوڑا تھوڑا روپیہ کیونکہ اکھر گیا دوسرے جن جن اسامیوں کی زمین میں پانی پہونچے گا اُن کو وہ ہی حق جو کل ہنسنے بتلایا ہے زمین پر پیدا ہو گا اور باند کی زمین دیکھنے سے یہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گانوں کے سب ہاروں میں پانی باند کا پہونچے گا اور اگر تم دیکھو کہ پورب کے ہار میں پانی نہیں پہونچ سکتا تو او دھر کی اسامیوں سے چندہ نہ لو نہ دوں پور کی اسامیوں کو چندہ میں شریک کر لو کہ اوس گان کی زمین پر اچھی طرح پانی جاوے گا۔

کاشت تکار۔ نروتم پور کی اسامیون کو ہم کمپن پانی لینے دیوین گے باند تو ہمارے گانون کی زمین میں بندھتا ہے۔

سمجھ وار۔ دیکھو یہ ہی تمھاری چوک ہے تمھارے گانون اور نروتم پور کے مالک تمھارے ہی راجہ صاحب ہیں جب گانون کے مالک ایک ہیں تو ملک اپنی پرانی کرنے سے کیا حاصل آخر نروتم پور کے رہنے والے بھی تمھارے ہی بھائی بند ہیں دونوں گانون کے دو مالک ہوتے تو البتہ وہ لڑتے جھگڑتے نہ لکوائسی باتوں سے کیا حاصل۔

کاشت تکار۔ نروتم پور کی اسامیون کو جو ہم شریک کر لیں گے تو ہمارے گانون کا نام تو نہ ہو گا کہ ہمارے ہی گانون والوں نے باند باندھا۔

سمجھ وار۔ بھلا نرانا نام اچھا یا ایسا نام اچھا جس میں کچھ فائدہ بھی ہو ہماری بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جو فائدے کا کام ہوا وہ میں نام کا خیال مت کرو و دس پانچ سو پچاس جتنے آدمی سے ہو سکے ملکر کرو بہت سے فائدے کے کام ایسے ہیں کہ ایک دو کے کیے مشکل سے بھی نہیں ہوتے اور کئی آدمیوں کے ملنے سے آسانی سے ہو جاتے ہیں اور اوس کام سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے دیکھو کسی گانون میں پکا کنواں نہوا اور کوئی ایسا مقدور والا بھی گانون میں نہوا کہ اکیلا پکا کنواں بنوادے تو سب گانون والے کچے کنوین کا پانی پی پی کر جبین گے اور دیکھ وروٹھا دینکے پر اگر سب گانون کے رہنے والے نام پر جت نہ دیوین اور آرام پر دھیان دھریں اور دو دو چار چار روپے جمع کر کے کنواں بنوا ڈالیں تو سدا آرام سے رہیں ایسے ہی اور بہت سے کام ہیں۔

کاشکار حقیقت میں آپ سچ کہتے ہیں اور ہم لوگ انکار نہیں کرتے ہیں۔
 پر اب کل کی رہی ہوئی باتیں ہم آپ سے پوچھا یا نہیں اور نہیں ہے کہ جو یہی
 ہے جو کہ جسے وقت تو سرے کھینچنے لگا تو سرے سے اس کے میں بھی نہیں ہے اور
 رکتے ہی چھا لگاوتے ہیں اور شمع ہٹا کر دینے ہیں کہ بے لگانہ علیٰ اللہ
 نہیں دیوینے کے ہم ٹہرنے کی کل میں نہیں جاتے ہیں۔

جسمہ دار۔ جسٹس سرکار کو اپنی جمع کے وصال کرینے کے واسطے یہ خاصہ
 مقرر کیا ہے کہ جو باقی پڑے تو گانوں کی پیداوار کو قوتی کرے اور نمبر دار اور نمبر
 کے گھر کی گرتی مال و دولت کو بھی قرق کرے اور نمبر داروں کو باقی کے جو جس طرح
 نمبر داروں کو اپنی اسامیوں سے لگان و دے کر دے گئے کو رو اختیار کرے چنانچہ
 کہ جب قسط پر اسامی روپیہ نہ دین اور وقت پورا نہ ہو پتہ دینا ہے کہ قسط
 ضمیمہ کے رواج کے موافق مقرر ہو جائے میں تو ناش علی التائیں و اگر زمین و
 جس اسامی پر باقی پڑ جاوے اور اس باقی اس کے ادا کرنے کا اسامی اس کے
 کوئی ضامن نہ تو اس کھیت کی پیداوار کر چاہے کھیت میں کٹری ہو چاہے
 کشت کے کھلیان میں جمع ہو یا کسی اور جگہ مانڈے کھی ہو بے واسطہ سے اپنے
 اختیار سے قرق کریں تو قرقی کرنے کا نمبر دار کو اختیار تو ہوا ورنہ کھینچے ہیں بھی
 ایک بڑا اختیار معلوم ہوتا ہے پر ناش کرنا قرقی کرنے سے آسان ہوا ورنہ قرقی کرنے
 بہت سے ڈر ہیں۔

کاشکار۔ ذرا مہربانی کر کے بتلائیے کہ قرقی کرنے میں کیا ڈر کی باتیں ہیں
 ہمتو دیکھتے ہیں کہ نمبر داروں کو نہ کچھ قرقی کرنے میں ڈر ہوتا ہے نہ اندیشہ جھٹ پٹ

واپس مل وئی وجون ۶۹ء کی قسطیں نہ دیوے تو نمبر دار مینے جون ۶۹ء میں
جو پیداوار نمبر ۲۰ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۸ کے کھیتوں کی پاؤے کا قرق کر لیا
اور اس طرح اگر جون ۶۸ء کی بھی باقی ہوگی تو جون ۶۹ء تک جائداد ربح
۶۹ء کی قرق کر لیوے گا پر جو مئی ۶۹ء کی باقی ہوگی تو جون ۶۹ء میں
قرقی نہ کر سکے گا ہاں اگر یاد ہونے کوئی اقرا نامہ لکھ دیا ہو گا کہ اپریل و مئی ۶۸ء
کی باقی ۵۵ ربح ۶۹ء سے وصول کر لیا تو جون مینے میں بھی نمبر دار اس
اقرا نامہ کے بنی سے قرق کر سکے گا یوں ہی اگر نمبر دار نے اپریل و مئی ۶۸ء
کے لگان کی باقی کی ناش عدالت میں کی ہو اور ڈگری پانی ہو تو بھی ڈگری
کے زور سے ۶۹ء کی ربح جون تک قرق کر لیوے گا۔

مثال دوسری

مادہ پہلے ۵۵ کے پٹے کا لگان دیکھا ہوا اور جائداد اس پٹے کی چار کھیت
کے کھلیان میں رہنے دیوے اور دوسرے پٹے کے تینوں کھیت کے لگان میں
ایک کوٹری نہ دیوے اور جائداد اٹھکے گھر میں رکھ لیوے اور نمبر دار اس جائداد
جو کھلیان میں رکھی ہو قرق کرنا چاہے تو قرق نہ کر سکے گا اس واسطے کہ جس پٹے
کی باقی ہو اس پٹے کے کھیتوں کی وہ پیداوار میں ہر جو کھلیان میں رکھی ہو۔

مثال تیسری

مادہ ۵۵ اگر چٹ پٹ اپنے کھیتوں کی پیداوار کو کاٹ وائیڈ کے گھر میں بھر سکے
تو جاہو کیسی ہی باقی ہو نمبر دار مادہ ۵۵ کے گھر کے رکھے ہوئے غلے کو قرق نہ کر سکیگا

مثال چوتھی

اگر وہ ہونے قبولیت لکھتے وقت ساوہو کو ضامن دیدیا ہو کہ اگر باقی پڑے گی تو ساوہو دیوے گا تو پھر نمبر دار قرقی نکر سکے گا۔

کاشتکار۔ آپ کے کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نمبر دار ہی کو قرقی کرنے کا اختیار ہو مگر مہتو دیکھتے ہیں کہ نمبر دار کے سپاہی کھم غلہ روک رکھتے ہیں۔ سمجھو دار۔ سپاہی اور نوکر یہ کیا ہو نمبر دار جسکی معرفت چاہے اسکو اجازت قرقی کا ساوہ کاغذ پر دیکر قرقی کرا سکتا ہے۔

کاشتکار۔ اندون تو بہت سے علاقے کورٹ ہوتے جاتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ ہمارے راجہ صاحب بھی اپنا علاقہ کورٹ کراتے ہیں پھر سکوان باتون کے سننے سے کیا فائدہ ہوگا جب سرکار کے ہاتھ میں علاقہ ہوا تب تو جیسا آپ نے کہا کہ نمبر دار کی گھر گرتی بھی قرق ہو جاتی ہے ہماری بھی ہو جائیگی۔

سمجھو دار۔ کورٹ آف وارنٹس کے علاقوں میں تو سرکار صرف تعلقہ دار کا کام کرتی ہے مگر جو خود سرکار کے اتنے گانوں میں انہیں بھی سرکار لگان کے وصول کرنے میں اس قاعدے کو عمل میں نہیں لاتی جو گانوں کے مالکوں سے مالگاری وصول کرنیکے واسطے مقرر ہیں بلکہ لگان کے وصول کرنے میں انھیں قاعدہ پورا چلتی ہے جنہیں نمبر داروں کو چلاتی ہے سرکار کا ایسا انصاف نہیں ہے کہ دوسروں ہی کو قانون کی رسی میں باندھے اور یاد رکھو کہ جتنا اختیار تعلقہ داروں اور نمبر داروں قرقی اور نالاش کرنے کا ہے اتنا ہی سرکار کے تحصیلداروں اور نوکروں یا کورٹ کے سربراہ کاروں کو ہے اور جس طرح سرکار نے اپنے نوکروں کو اختیار قرقی کرنے کا دیا ہے اسی طرح سب اور گانوں کے مالک اور نمبر دار بھی اپنے نوکروں کو اختیار نامہ

دفعہ ۱۹۱ میں ۱۳ ایکٹ ۱۸۵۸ء

دفعہ ۱۹۱ میں ۱۳ ایکٹ ۱۸۵۸ء

اتنے اختیار دے سکتے ہیں کہ اگر کارندہ یا مختار کوئی کام قانون کے خلاف کرے تو مالک اور کارندہ دونوں کو جوابدہی کرنی پڑتی ہے۔

کاشت کار۔ اور جو مختار نامہ کارندے یا نوکر کے پاس نہ ہو۔
 سمجھ دے۔ سرکار کے تحصیلدار یا کورٹ کے سربراہ کار و کارندوں کا درکار
 تو قانون کے موافق ترقی کرنے کا اختیار ہو اور ان کو مختار نامہ کی ضرورت نہیں ہے
 مگر تعلق داروں کے کارندوں کے پاس مختار نامہ نہ ہو تو ان کو اختیار ترقی کا نہیں ہے
 اور رعیت کو اختیار ہو کہ اگر کوئی کارندہ ترقی کرنے کو آوے تو مختار نامہ دیکھنے کو آئے
 اگر نہ کھلا دے تو ترقی نہ کرنے پر ہے۔

کاشت کار۔ یہ ترقی کا معاملہ تو شکل ہو بھلا ایک سامی روپیہ دینے کو مستعد
 ہو کسی سبب سے وقت پر نہ دے سکے تو یہ کون اچھی بات ہو کہ نمبر دار جھٹ پٹ
 ترقی کر کے بے آبرو کر دیوے۔

سمجھ دے۔ کچھ زبردستی ترقی میں نہیں ہوتی اس واسطے کہ ترقی کرنے کے
 پہلے حکم ہو کہ نمبر دار یا اس کا مختار لکھا ہوا تقاضا رعیت کے ہاتھ میں دیوے اور
 اس میں بیوردار لکھ دیوے کہ غلامی قسط کا اتنا روپیہ باقی ہے ادا کرو اگر رعیت اس
 تقاضے پر روپیہ دیدیوے تو کاہے کو ترقی ہوگی پر مان اگر روپیہ نہ دیوے تو
 ترقی ہوگی و اگر سامی روپیہ نہ دیوے اور چھپ جاوے تو وہ کاغذ نمبر دار یا اس کا
 مختار رعیت کے گھر پر لگا دیوے گا و تب ترقی کرے گا اس سے کچھ بے آبروی
 نہیں ہوتی اس واسطے کہ جتنی پیداوار میں اصل باقی اور ترقی کا خرچہ ادا ہو جاوے
 اتنا ہی غلہ فرق ہوتا ہے اور ترنت اس کا کوت ہو کر ایک کاغذ پر لکھا جاتا ہے کہ آٹا

اتنی قیمت کا قرق کیا اور اس کاغذ کی نقل اگر رعیت موجود ہوتی ہو تو اس کے ہاتھ پر
 ہی بجاتی ہے اگر رعیت محبت جاتی ہو تو اس کے گھر پر بکھاری جاتی ہے
 کاشتکار۔ بھلا اگر کھلیان میں غٹے کے بوجھ یا کھڑے کھیت کو نمبر دار قرق
 کر لیں تو نہ نمبر داری کو کچھ ملے گا نہ رعیت ہی کے ہاتھ آوے گا۔

سمجھ دار۔ اگر کھڑا کھیت نمبر دار قرق کرے تو رعیت کو منع نہیں ہو کہ کھیت نہ
 کاٹے بلکہ مناسب ہو کہ رعیت کھیت کو کاٹے اور کھلیان میں جمع کر کے مانڈے و
 جہان مناسب ہو دو چار آدمیوں کے سامنے تول کے رکھ دیوے و کیسے سپرد
 کر دیوے و اگر رعیت مکر آجاوے اور نہ کاٹے مانڈے تو نمبر دار خود آپ کھیت کو
 کٹو این گے و مانڈے کے اور انانج نکلو ا کے دو چار آدمیوں کے روبرو تولو ا کے
 و کیسے سپرد کر دیوین گے۔

کاشتکار۔ اگر وہ جاہل آدمی ہو کہ جو سینتے کے لائق نہ ہو جیسے کیسے شکر فندک
 کھیت کو فی قرق کر اے تو کیا ہوگا۔

سمجھ دار۔ ایسی صورت میں نمبر دار ایسے وقت قرق کرے کہ کہ خبر بوزہ یا شکر فندک
 کی فصل کے تیار ہونے میں بیس روز یا اس سے زیادہ باقی ہوں جس میں فصل کے
 تیار ہونے تک سب دستور جو قرق و نیلام کے واسطے مقرر ہیں پورے ہو جائیں۔
 کاشتکار۔ مہربانی کر کے وہ دستور بھی بتائیے کہ جسکے بموجب جاہل آدمی قرق کرے
 سمجھ دار۔ نمبر دار قرق کر کے یہ دیکھتا رہے کہ اسامی نے انانج کو کاٹا مانڈا
 اور صاف کیا اور اوٹھا کے رکھا یا نہیں کیونکہ اسامی فرنی کے بعد ہاتھ آڑا اوٹھا کر
 تو آپ وہ غلہ کو اوٹھا کر رکھے گا اور جس روز سے غلہ اوٹھانا چاہیے گا اس روز سے

پانچ روزہ کے ہیتہ اوس سرکاری عمدہ دار سے جو اسی جائداد کے نیلام کے واسطے
ہر تحصیلدار سے من مقرر ہر نیلام کی درخواست کر گیا اور اگر سداوار اسی ہوگی جو اچھا
کے لائق نہیں ہوتی جیسے شکر قند وغیرہ تو قرق کرنے کے روز سے پانچویں
دن تک نمبر دار نیلام کی درخواست کر گیا یہ درخواست لکھی ہوئی ہوتی ہے اور
اوس میں باقیدار سامی کا نام اور ٹھکانا اور باقی کی تعداد اور قرق کیے ہوئے غلہ کا
بیوا و حال و پتا ٹھکانا کہ کمان رکھا ہو لکھا جاتا ہے۔

نمونہ

غریب پرور سلامت

ماہ ہو کورمی ولد سادھو کورمی ساکن امبنگر
پرگنہ سرفراز نگر پر بابت قسط مہی کے حصہ و بابت قسط جون ستمہ کے
حصہ جملہ حصہ باقی تھے اور نامبروہ نے مانگنے پر نہ دیے اسیلے ہا جون کو
غلہ جسکی تفصیل نیچی لکھی ہو قرق کیا اور ۱۸ جون کو سامی مذکور نے وہ غلہ
وزن کرا کے بیچو تولہ کے گھر میں جو امبنگر میں ہے رکھ دیا ہے اس واسطے میری درخواست
ہو کہ غلہ نیلام کیا جاوے۔

گیہون	نوجی	چنا	مسور	السی	ارہر
لحم	لحم	لحم	لحم	لحم	لحم
سم	سم	لحم	لحم	سم	سم

سندھ گنہ دار امبنگر پرگنہ سرفراز نگر
موضع ۱۸ جون ۱۸۷۵ء

جب ایسی عرضی گذرتی ہو تو کمنٹر نیلام اور سکی پشت یا پیشانی پر یون لکھتا ہو موافق دفعہ ۵۹ ایکٹ لگان اطلا غنامہ بنام سامی جاری ہو اور اشتہار بھی بھجوا یا جاوے اور ایک نقل اس درخواست کی مع ایک اشتہار عدالت میں جناب ڈپٹی کلکٹر مبارک کے ارسال ہو۔ ۲۱۔ جون ۱۹۷۷ء۔ دستخط سید معصوم علی کمنٹر نیلام۔

بعد اس طرح کی عرضی دینے کے نمبر دار اطلا غنامہ کے جاری ہونے کے واسطے طلبانہ دیتا ہو اور جبکہ ایسی عرضی اوس عمدہ وار کے پاس گذرانی ہو جو نیلام کرنے کے کام پر مقرر ہوتا ہو تو وہ عمدہ وار ترنت اوس درخواست کی نقل عدالت میں صاحب ڈپٹی کلکٹر کے بھجواتا ہو اور ایک اطلا غنامہ اوس باقی وار سامی پر چسکی جائدا و قرق ہوتی ہو جاری کرتا ہو اور اوس اطلا غنامہ میں پتا لکھ دیتا ہو کہ یا تو سامی باقی کاروپہ دیدیوے یا تاریخ پہونچنے اطلا غنامہ سے پندرہ دن کے بھتیر لگان کی بجایا طلبی کی ناشن دائر کرے اور جو چیرا سی یہ اطلا غنامہ لیجا تا ہو اور سکو ایک اشتہار بھی دیتا ہو کہ جس میں پتا لکھا ہوا ہوتا ہو کہ فلائی فلائی جائدا و فلاں سامی کی آج سے بیس روز کے بعد فلائی تاریخ فلائی جگہ نیلام کی جائے گی سو چیرا سی اطلا غنامہ تو سامی کو دیتا ہو اور اشتہار کو اوس مکان پر لگا دیتا ہو جہاں غلہ رکھا ہوتا ہو اور ایک اشتہار اوس طرح کا نیلام کے درخواست کی نقل کے ساتھ نیلام کرنیوالا عمدہ وار ڈپٹی کلکٹر صاحب کی التین بھجواتا ہو۔

نمونہ اطلا غنامہ

سر شتہ سید معصوم علی کمنٹر نیلام تحصیل سہ فوا زنگر ضلع مبارک پور اطلا غنامہ بنام ما دھو ولد سادھو کورمی ساکن امبہ نگر برگٹہ سری نگر باقیہ دار۔

دفعہ ۵۹ ایکٹ لگان

ایکٹ لگان نمبر ۵۹

مسمیٰ سنتو کھ سنگہ نمبر دار امیز نگر پر گنہ سہ فراز نگر
 ہر گاہ سنتو کھ سنگہ مذکور نے درخواست واسطے نیلام جاؤا مقروضہ مفصلہ ذیل
 کے بعلت بقایا لگان تعدادی دے جو حسب بیان اس کے تھے وہ حسب
 ہو گذرانی ہو لند اتکو حکم ہوتا ہو کہ مبلغ مذکور مسمیٰ سنتو کھ مذکور کو ادا کر دیا اس
 اطلا غنامہ کے پہونچنے سے پندرہ دن کے اندر مالش عذر داری مطالبہ مذکور
 عدالت میں دائر کروا کر اس عرصے میں دائر نہ کرو گے تو جاؤا مذکور نیلام ہو جائیگی
 المرقوم ۲۱۔ جون ۱۸۷۶ء۔ گیہون کو جی چنا مسور اسی ارہر
 سرشتہ سید معصوم علی کمشنر نیلام سہ فراز نگر ضلع مبارکپور

اشتہار

جو کہ سنتو کھ سنگہ نمبر دار موضع امیز نگر پر گنہ سہ فراز نگر نے پیداوار مفصلہ ذیل ازان
 مادہ جو ولد سادھو کوری کاشتکار امیز نگر بمطابق عہد لگان کے قرق کر کے
 بیچو تو لاکھ لگان میں بھر وار کھی ہو اسلئے یہ اشتہار جاری ہوتا ہو کہ ۱۲ جولائی
 کو مقام لال گنج میں پیداوار مذکور نیلام کی جائے گی اگر کسی کو بابت پیداوار مذکور
 کچھ عذر ہو تو عدالت میں پیش کرے۔ المرقوم ۲۱۔ جون ۱۸۷۶ء عیسوی

گیہون کو جی چنا مسور اسی ارہر
 سہ سہ سہ سہ سہ سہ

بعد جاری کرنے اطلا غنامہ و اشتہار نیلام کرنے والا عہدہ دار راہ دیکھے گا اگر کوئی
 عذر داری ہونے کی سند نہ پاو گیا تو عدالت کی منظوری لیکر کل جاؤا کو بیانی

سے باقی اور خرچ قرقی و نیلام ادا ہو جاوے نیلام کر دیو گیا۔

کاشتکار۔ او جو اسامی کو عذر داری کرنا ہو تو کیا کرے۔

سمجھدار۔ پہلے تو یہ خوب سوچنا و سمجھنا چاہیے کہ عذر داری و جہاں جاتی

کی ہر اگر صرف کچھ آپس کی بے سمجھی کی تکرار ہو تو لڑنا بیجا مدہ جوٹان جوٹان

باقی نہو تو جبکی جائداد قرق ہوا و سکو لازم ہو کہ جو پندرہ دن کی میعاد اطلاق عین

کبھی ہوا و سنے گذرنے کے پہلے اسٹام کے کاغذ پر صاحب کلکٹر کی عدالت میں

عرضی دیوے بعد گذرنے عرضی کے عدالت سے ایک سند جاری ہوگی کہ بہت

غلطی جائداد کے جبکہ غلام نے نمبر دار نے قرق کرایا ہو عذر داری کی ناکش نہیں ہو

اگر اس سند کو اسامی آپ چاہے گا کہ نیلام کرنیوالے عہدے دار کے پاس

لیجاوے تو عدالت اوسیکو دیدیوے گی نہیں تو ڈانک پر بھیج دیوے گی اور بہ

یہ سند نیلام کرنیوالے عہدہ دار کے پاس پہونچے گی تو نیلام اسی پیداوار کا جو

جو خراب ہونے والی نہوگی رک جاو گیا مگر جو اسی پیداوار ہوگی کہ جسکے بگڑنے کا

اندیشہ نیلام کرنے والے کی تجویز میں آو گیا جیسے شکر قند یا خبر بوزہ کی پیداوار

کہ وہ نیلام کے ملتوی رہنے سے بگڑ جائے گی اور نقصان ہوگا تو اسکے نیلام کو

بزدو کے گا اور اگر اسامی قرقی ہوتی ہی عذر داری کرنا چاہے اور نیلام کے اطلاق

جاری ہونے کی راہ نہ دیکھے تو بھی عذر داری کی عرضی لگ جاوے گی اور نیلام کے

روکنے کو سند جاری ہوگی اور اوسکے پیچھے جو نمبر دار نیلام کی درخواست کر گیا

تو نیلام کرنیوالا عہدہ دار درخواست کی نقل تو عدالت میں بھیجے گا مگر نہ اطلاق

جاری کر گیا نہ اشتہار سطح صاحب ڈپٹی کلکٹر نیلام ہونا روک دیونگے اور فیصلے کے واسطے

دفتر اسامیٹ لگان

دفتر اسامیٹ لگان

دفتر اسامیٹ لگان

کوئی دن مقرر کر کے نمبر دار کے حاضر ہونے کا حکم دینگے اور سوقت چاہی کہ نمبر دار کی طلبی کے سمن کا کورٹ فیس اسامی عذر دار دیوے اور جن گواہوں کو بلانا ہو ان کی طلبی کا بھی کورٹ فیس اور خوراک جمع کر دے۔

کاشتکار۔ جبکہ عذر داری کرنے پر بھی ایسا مال جیسے شکر قندیر تو نیلام کرنے والے عمدہ دار کی معرفت نیلام ہو گا تو جلدی کی بکری سے سام کی نقصان ہو گی سمجھو دار۔ اسکا علاج یہ ہو کہ جب اسامی عذر داری کی عرضی لگا دے تب ہی اوسی عرضی کے ساتھ ایک یا دو معتبر ضمانتوں کی ضمانت بھی داخل کر دے یہ ضمانت اوس پیداوار کی قیمت سے جو قرق ہوا ہو دونی کی ہوگی جیسے پیداوار کی قیمت عرصہ ہی تو ضمانتی صے کی ہو اور ضمانت یہ وعدہ لکھ دیوین کہ کاشتکار پر جو پرچہ عدالت سے واجب تھمے گا اوتنا روپیہ خرچہ سمیت ہم پھر دیوینگے اور اسی ضمانتی عدالت اگر سکا ریویگی تو پیداوار قرقی سے ترنت چھوٹ جاوے گی پھر سکا من مانے بیچنے کا اختیار ہو جاوے گا اور نقصان کیون ہو گا پھر جب نمبر دار عدالت میں جوابدہی کو حاضر آوے گا تو مقدمے کی تحقیقات اوس طرح سے کی جائیگی کہ جیسے نمبر دار خود لگان کے دلا پانے کا دعویٰ کرتا اور اوس طور سے اوس کو باقی ثابت کرنا پڑے گی جس طرح آپ ناش کر کے ثابت کرتا تحقیقات ہو چکنے پر اگر حاکم کی سمجھ میں اسامی باقیدار تھمے تو حسب قدر باقی رعیت کے ذمہ ثابت ہوگی اوتنے کی ڈکری اسامی پر ہوگی اور اگر ضمانت رعیت کی داخل ہو تو روپیہ ادا کرنے کا حکم ہو گا اور جو ادا نہو گا تو اسامی پر ڈکری جاری ہوگی اور اوس کے گھر کی گرتی بھی نیلام ہو سکے گی اور خود اسامی پکڑا بھی جائیگا اور روپیہ ندینے پر قید بھی ہو گا

اور اس کے خامس کی بھی اگر مقدمے میں وہ شہر کر یا گیا ہوگا یہی صورت ہوگی
اور جو ضمانت برعبارت چھوٹ گئی ہوگی تو وہ ہر سال جو قرضہ بنی ہوگی اس میں سے
درجہ پائی اوس سے اس کی کوئی گھر گشتی کا حامد و سائن کا حامد و قری
میں قرق ہوگی تو مافی کی کوئی گھر و قیاسی ہوگی پرانے جو اس میں سے
ہوگا کہ باقی اس میں سے بھی نہ ملے گا یا حق یا دق کرنے کو نمبر واسیہ اسکے قمار کا یہ
نے قرق کی تو قریباً کوئی نہ ملے گا چھوڑ دیوے گی یا نہ ملے گا جو وہ اس
ہوئی ہوگی اوس کو مسخ کر دیوے گی و اس کے سوا اسے اگر دلت پیچھے
کہ قرق یا حق اور نہ ملے گا دیوے گا کو نمبر وارنے کی تھی تو دلت کہ یہ بھی اخیانہ
کہ اس مال کی قیمت سے جو قرق ہوا تھا دو گونہ ہر جہ کا بدلہ رعیت کو نوادہ کو

نفاذ زمین

نفاذ زمین

مثال

راجہ فتح چند کی طرف سے ہر موضع ہر واسی پور کا ٹھیکہ ۴۰۰۰ روپے کے واسطے
گنگا دین برہمن نے لیا تھا اور گنگا دین نے روپ مصر کو دے کر زمین ۴۰۰۰
میں دی تھی و ایک سال کا پٹہ ۵ لگان کا لکھ دیا تھا مگر گنگا دین ۴۰۰۰
کی باقی پڑی اور سانوں ۴۰۰۰ میں ڈگری راجہ صاحب کی گنگا دین پر ہو کے
ڈگری جاری ہوئی جو وہ روپیہ مذہب کا تو بھادون میں گانوں سے بغل
ہو گیا اور راجہ صاحب نے ۴۰۰۰ کے واسطے اچھا سمود کیجکر ہادہ اضافہ پر
شیو دین سنگہ کو ٹھیکہ دیا شیو دین سنگہ نے کنوار کے مہینے میں اسامیوں کو
پٹہ بانٹے و روپ مصر پر دے اضافہ کر کے قبولیت مانگی روپ نے
۴۰۰۰ کا پٹہ دکھلایا و کہا کہ ہم نے ایسے قول کے بموجب ۴۰۰۰ کا تردد بھی

کیا ہر دم سے اضافہ مذہبیوں کے اور نہ قبولیت لکھنؤ شیودین سنگہ سے پٹہ لیا جب
لگان تحصیل کرنے کا وقت آیا تو وہ کے حساب سے قسط دیدی شیودین سنگہ
نے لو تو لی مگر یہ ہی کہتا رہا کہ وہ کے حساب سے قسط چاہیے آخر جون کی قسط پر
وہ اپنے باقی کے نکالے اور جو روپے مذہبیوں تو قرقی اوسکے غلے کی کر لی روپے یہ راہ مذہبی
کہ نیلام کا اطلاق عامہ آویگا یا نہیں وہ کی دو ضمانتی لکھوائیں اور عرضی عذر داری کی پیشگی
اور تین عذر عرضی میں لکھے ایک تو یہ کہ جمع اوسکی زمین کی سٹک زمین وہ تھی دسٹک
کے واسطے اگرچہ پٹہ اوسکو گنگا دین ٹھیکہ دار نے نہیں دیا مگر زبانی قول کر دیا تھا
نومہ سٹک کی بابت شیودین سنگہ کو وہ دے چکا رسید میں موجود ہیں اور جب
دفعہ ۳۱ ایکٹ لگان کے پچھلے سال سے زیادہ لگان شیودین سنگہ نہیں
مانگ سکتا دوسرے یہ کہ جب شیودین سنگہ نے قرقی کی تو وہ اصل باقی کی فرد جو جو
دفعہ ۴۱ ایکٹ لگان دینا چاہیے نہیں دی تیسرے وہ کے بدلے ماہ کا غلہ
قرق کیا ہوا اور یہ دفعہ ۳۱ ایکٹ لگان کے خلاف ہی اس عرضی پر عدالت سے
ضمانت سکھر گئی اور سند ملی کہ ٹھیکہ دار غلہ قرقی سے چھوڑ دیوے اور شیودین سنگہ
کے نام طلبی کا سمن جاری ہوا اور ۲۸ جون فیصلہ کے واسطے مقرر ہوئی روپے
گنگا دین پور نے ٹھیکہ دار پٹواری کے طلب ہونے کی درخواست کی اور کورٹ میں
سمن جاری ہونے کی اور خوراک بھی جمع کر دی ۲۸ جون کو شیودین سنگہ کے
حاضر ہو کر یہ عذر کیا کہ سٹک کا پٹہ روپ کے پاس نہیں ہوا سنے جو بدون پٹہ
کے زمین جوتی اور سٹک ٹھیکہ دو سو روپیہ اضافہ دیکر لیا اور اسامیوں پر اضافہ کیا
تو روپ کمان سے نہ لاس روپ لائے میں جو اضافہ مذہب اور یہ مجھے معلوم تھا

کہ وہ ملباتی دینا چاہیے اور ہم نے سب غلہ قرق نہیں کیا ہے صرف اس کی مالیت کا
غلہ قرق کیا ہے مگر روپ مصر ناگری خوب جانتا تھا اور لگان کے قانون سے جو
ناگری چھپا ہے اچھی طرح واقف تھا اس نے مطلق پڑا قرق شیودین سنگہ کے عذر
جواب دیا آخر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے امر منقح قائم کیے اور بعد لینے گواہی
لگکا دین اور پواری کے اس طرح سے اپنا فیصلہ لکھا کہ اس میں کچھ شک نہیں ہے
کہ اس کا پتہ روپ مصر کا صرف اس کا تھا اور اگرچہ یہ ثابت ہو کہ اس میں
کچھ قرار دار روپ مصر لگکا دین سے نہیں ہوا تھا لیکن روپ مصر ایسا کاشکار
کہ اس کو کسی طرح کا حق زمین پر نہیں ہے تو بموجب دفعہ ۳۵ اکیٹ لگان کے
سوائے اس قدر لگان کے جو اس میں روپ نے دیا تھا شیودین سنگہ
مدعی علیہ زیادہ مانگ نہیں سکتا تھا اور تحریری تقاضا نہ دینے کا شیبودین سنگہ
آپ اقبال کر کے قانون نہ جاننے کا بیفائدہ عذر کرتا ہے و اس میں کچھ شک
کہ سارا غلہ روپ کا شیودین سنگہ نے قرق کیا تھا اور اپنا چھپا پہ لگا دیا تھا
اور یہ صرف زبردستی شیودین سنگہ کی ہے اس واسطے دعویٰ شیودین سنگہ کا
دسمس کیا جاوے و عہ ہر جہ سبھا قرق کرنے کا شیودین سنگہ روپ مصر کو
دیوے و عہ خرچ بھی روپ کو فوراً دیدیوے و جائدا روپ کی پہلی ضمانت
چھوٹ گئی ہے اب ضامن منسوخ ہوں یہ حال شیودین سنگہ نے جا کر اپنے راجہ صاحب
سے کہا راجہ صاحب کو اس سبب سے کہ روپ نے پہلے راجہ صاحب سے فریاد
کیون نہیں کی روپ پر بہت غصہ آیا اور روپ کو بلا کر کہا کہ تم نے قانون لگان کا جو
پڑھا ہے اس سے تمکو ٹبرہ ڈر پیدا ہوا کہ ہماری رعیت کو تم ہبکاؤ گے روپ نے کہا

کہ مصالح حکومت قانون یاد ہو گا وہ البتہ زبردستی تو برداشت نہ کرے گا پر ناحق کوڑ لگا بھی نہیں
قانون پڑھنے سے جو مجھے اپنے حق معلوم ہوئے ہیں اوس سے زیادہ آپ کے
حق معلوم ہو گئے ہیں ایسی صورت میں میں اپنی رعیت کو بہکاؤن کا یا سیدھی راہ
بتلاؤن کا پر راجہ صاحب کو ایسا غصہ تھا کہ برا بھلا جو مسئلہ میں آیا روپ کو کہا یہ
حال ہمارے نواب صاحب نے سنا و روپ کو بلا کر حال پوچھا اوسنے سچ سچ
کہہ دیا تو ہمارے نواب صاحب نے عسکری زمین روپ کو اپنے گانون میں دی
اور دیکھو وہ ہی روپ یہ ہیں جو ہمارے ساتھ نواب صاحب کے بھجوائے ہوئے
آئے ہیں روپ نے اپنی تعریف جو سنی تو سلام کیا اور کہا کہ نواب صاحب کی
اور آپ کی پرورش ہو۔

مثال

جو دھاسنگہ ٹھاکر چھ برس سے عہدہ لگان پر زمین جوتے ہوئے تھا عہدہ میں
اوسکی زمین عہدہ کی باقی ربع کی فصل میں کھلی جو دھاسنگہ نے جا کر ما دھو سنگہ
نمبر دار کو دیدی ما دھو سنگہ نے کہا کہ ۲۵۰۰ روپہ کے عہدہ تمہارا قبی چلتے ہیں
جو دھاسنگہ نے کہا کہ ہم پر نہیں ہیں پر ما دھو سنگہ نے عذر نہ سنا اور عہدہ
۲۵۰۰ روپہ اور ۲۵۰۰ روپہ میں سیماہ کیسے ۵۰۰۰ روپہ کے عہدہ باقی بکالے
اور دھاسنگہ کی جو دھاسنگہ کو دیکر قرتی کی اور غلام جیسے ہی اوٹھا کر رکھا تھا نیلام
کی درخواست تحصیل داری میں جا کر دی اور اطلاع نامہ داشتہ جاری ہوا تو جو دھاسنگہ
نے عذر داری کی عرضی لگائی اور نیلام کے ملتوی ہونے کی سند عدالت سے لیکر
نیلام کرنے والے عہدہ دار کو دی اور جو تاہم روکاری کو مقرر تھی اوس روز

اپنے گواہوں سمیت حاضر ہوا اور عدالت میں یہ ثابت ہوا کہ شہداء و شہادت کی باقی بھی ذمہ جو دہا سنگہ کے نہیں تھی اس واسطے کہ اوسنے ماکھن پانڈے کی ضمانت کر دی تھی اور اوس ضمانتی کی باقی نمبر دار نے نکالی تھی اور اوس بہانے سے جو شہداء کا لگان جو دہا سنگہ نے دیا تھا اوسمین سے عہ نمبر دار نے کاٹ لیے اور ناحق عہ کا باقیدار ٹھہرا کے قرقی کی ہر اس واسطے غلہ قرقی سے چھوٹ گیا اور سہ ہر جہت سے خیر نمبر دار سے جو دہا سنگہ کو دلوایا گیا۔

مثال سہری

گلاب کورمی موضع سہری میں ایک گز زمین کوٹ پر لیے ہوئے تھا اور موضع سہری کی حدت میں موضع کنکھرا و پیرپا دو گانوں اور بھی تھے شہداء میں راجہ صاحب دلیل گدہ نے تین پوروں کا ٹھیکہ تین آدمیوں کو دیا تو دریا خان ٹھیکہ دار سہری اور دریاؤ سنگہ ٹھیکہ دار کنکھرا سے مع گز زمین پر جھگڑا ہوا اور یا خان کہتا تھا کہ میرے ٹھیکہ میں ہر اور دریاؤ سنگہ کہتا تھا کہ میرے پور و زمین ہے اسی مع گز زمین گلاب کی زمین بھی جھگڑے میں پڑی اور خریف کی فصل جب تیار ہوئی تو دونوں نے گلاب کی پیداوار کا کوٹ کیا گلاب بڑی حیرانی میں پڑا لیکن جو دونوں ٹھیکہ داروں کے اسپین نہ نپٹا تو دریاؤ سنگہ نے بیدخلی زمین کی ناش کی پر ہار گیا اور زمین دریا خان کی ٹھہری تب دریا خان نے مامہ دھان کی پیداوار کا کوٹ دکھلایا اور تکرری کے حساب سے حصے اپنا حق چھڈوا و کور و کیر نکالا اور موضع لگان مانگا تو گلاب نے شہداء کا پٹہ بنچکر کا دکھلایا اور کہا کہ مامہ دھان سے زیادہ دھان پیدا نہیں ہوا تھا اور حساب سے حصے مانگا

حصہ ہوتا ہوا اور اڑبائی مہ کے در سے دام ویا ہون پر دریا خان نے نہ سنا اور قرقی غلہ کی کرنی اور نیلام کی درخواست دی گلاب نے فوراً ضامنی دی اور عدالت میں عذر داری کی اور ثابت کر دیا کہ کوت دریا خان کا گلاب نے کبھی نہیں مانا تھا اور سچ مچ ملا علی کی پیداوار ہوئی تھی و لیس حصہ نمبر دار کا تھا اور دوسن کے بھاؤ سے لوعے دام کا گلاب دیندار ہر تب الت نے حکم دیا کہ لوعے کا بلاخر چہ گلاب دیندار ہوا اور قرقی ہونے کی ناش میں حصہ گلاب کا خرچ ہوا ہی سودہ مہرا کے لوعے گلاب ترنت دیدیوے یہ سنکر گلاب نے لوعے اوسبوقت دیدیے۔

مثال چوتھی

حسینی میر شکار سے عہ گنگا سہاے پوار قرقی نے یہ کہہ کر نمبر دار نے دلوائے ہیں وصول کر لیے اوسکے بعد اوسے عہ کا تعاضا نمبر دار نے کیا اور حسینی کا عذر نہ سنکر قرقی کی اور نیلام کی درخواست دی اور اطلا غنامہ جاری کرا یا حسینی نے عذر داری کی عرضی می عدالت نے موافق قانون کے نیلام ملتوی ہونے کا حکم دیا مگر بعد رواجاری عذر داری نامنطور کی پر اپنی تجویز میں حاکم نے لکھا کہ پوار می نے ضرور دھوکا دیکر روپیہ لیا ہوا اور اوسکی فوج داری مالش حسینی کر سکتا ہے۔

مثال پانچویں

مادھو سنگہ نمبر دار مبارک پور پر گنہ و ذنب یہ کھینچا اور شیو دیال سنگہ حصہ دار کے آپس میں ہمیشہ تکرار منافع کی رہا کرتی تھی گانون کی پٹی پٹی نہیں تھیں تو بھی دیال سنگہ اسیون سے لگان لے لیا کرتا تھا شہ میں بھی یہی حال ہوا اور دس بارہ اسیون سے لگان شیو دیال سنگہ نے وصول کر کے رسید دیدی اور اسیون

ایک بے سکھ گورمی تھا جس سے ملے عہد شیو دیال نے بے لیے تھے جب دھونگہ
نے لگان مانگا تو بے سکھ نے شیو دیال کی رسید دی پر دھونگہ نے کہا کہ تم جاتا ہو
کہ یہ گانوں زمینداری ہے اور نہ ہر دار کے سواے کوئی لگان وصول نہیں کر سکتا پھر
تمنے لگان کیوں شیو دیال کو دیا ہم رسید نہیں مانتے لگان کا روپیہ چاہو گھر سے دو
چاہو شیو دیال سے دلا دو مگر شیو دیال کے بھکانے سے جسکھ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا
نمبر دار نے قرتی جسکھ کی کی جسکھ نے عذر داری کی اور رو بکاری ہوئی عدالت نے
عذر داری نامنظور کی اور اپنی تجویز میں لکھا کہ شیو دیال کو جو روپیہ جسکھ نے دیا غلطی کی
اگر وہ یہ کہے کہ شیو دیال نے زبردستی وصول کیا ہے تو جسکھ کو اختیار تھا کہ شیو دیال
نالش کرتا اب لہ عہد اور خرچہ مقدمہ فوراً جسکھ ادا کرے اور نیلام کرنے والے
عہدہ دار کو حکم دیا کہ اگر نقد روپیہ جسکھ نہ دیوے تو غلام کر دو۔

کاشتکار۔ نیلام کرنے والا عہدہ دار کیا کہتا ہے اور اس کے نیلام کر کیا دستور
سمجھو دار۔ کہیں کہیں تو کوئی آدمی خاص نیلام کرنے کے واسطے تحصیل
میں مقرر ہے اور اس کو کشت نیلام کہتے ہیں اور بہت جگہ یہ کام تحصیل کے پیشکار کے سپرد
اور نیلام کرنے کا دستور یہ ہے کہ بعد جاری ہونے اطلاع نامہ کے اگر کوئی عذر داری
کرتے تو بعد گزر جانے میعاد شہتار کے نیلام ہوگا اور جہاں تک بن پڑ گیا کشت نیلام
سعی کر گیا کہ پوری قیمت پر نیلام ہو اور اسی امید سے کہ دام پورے آدین جان غلہ
قرق ہو کے رکھا گیا ہے وہی جگہ نیلام کر گیا اور اگر اس کو یہ معلوم ہو جاوے گا کہ کسی
تزدیک کے بازار یا گنج میں اگر غلہ کو لیجاوے تو زیادہ دام اٹھیں گے تو غلہ وہاں
لیجاوے گا پھر دیکھے گا کہ تھوک تھوک کر کے بیچنا اچھا ہے یا سب غلہ اٹھنا بیچنا مناسب ہے

سو طرح گون معلوم ہوگی نیلام کر لیا رعیت کی خوش نصیبی سے تھوڑے غلہ کے نیلام سے اگر باقی اور خرچہ کاروپہ آجاوے گا تو اور غلہ نیلام کر لیا اور اگر نیلام کے وقت کمشنر نیلام کو معلوم ہو کہ سوائے دام نہیں آتے یا کوئی خریدار نہیں ہو یا وہ رعیت جکا مال ہو یا اوسکا کارندہ درخواست کرے کہ اوس روز نیلام کو ملتوی کر دیوے یا کسی روز بازار میں جو وہاں سے نزدیک ہو غلہ کو لیجاوے اور بازار کے روز نیلام کرے تو کمشنر نیلام منظور کرے گا اور پھر بولی نیلام کی کرادے گا اور جو بولی نیلام کی ہوگی اوپر نیلام کو ختم کرے گا اور جسے نیلام میں غلہ لیا ہوگا اونسے ہر تھوک تھوک غلہ کے دام نیلام ہو چکنے پر نقد وصول کرے گا نیلام کے بعد جتنی جلدی کمشنر نیلام کے نزدیک دام لیا مناسب معلوم ہوگا وصول کرے گا ایک سند خریدار کو لکھ دیوے گا کہ کتنا غلہ کس قیمت پر اونسے خرید کیا ہے اور جو دام خریدار نہ دے سکیگا تو پھر غلہ کو نیلام کر لیا اوسکے بعد غلہ کے دم سے ایک آنہ روپیہ نیلام کا خرچہ اپنے واسطے کاٹ لیوے گا اور تب نمبر دار یعنی قرتی کرنے والے سے حساب مانگے گا کہ قرتی کرنے میں اور غلہ کے اٹھانے رکھنے اور خبرداری کرنے اور اطلاغنامہ اور شہتار کے جاری کرنے میں کیا خرچہ ہوا ہے اور اوس حساب کے بند کو دیکھ کر جو خرچہ مناسب اور واجب معلوم ہوگا غلہ کے دام سے پہلے مجرا دیوے گا پھر جو روپیہ بچ رہے گا اوسے باقی میں جسکے مدد قرتی ہوئی تھی دیدے گا اور پھر بھی جو روپیہ بڑھ رہے گا تو ہاسیکو پھیر دیوے گا اور رسید لے لیوے گا اور اسواسطے کہ رعیت کا کس طرح سے نقصان نہ ہو کمشنر نیلام یا اوسکے چراسی مذکور ی یا کوئی اور جو کمشنر نیلام کے

صفحہ ۱۴۳ ریکارڈ لگان

صفحہ ۱۴۵ ریکارڈ لگان

صفحہ ۱۴۶ ریکارڈ لگان

صفحہ ۱۴۷ ریکارڈ لگان

پہچان

نیچے کام کرتے ہوں سب کو سرکار نے منع کیا ہو کہ جو چیز وہ نیلام کر میں اور میں سے کچھ خرچہ یا کسی جیلے یا بہانے سے آپ نہ لیوں اور اگر کمشنر نیلام کو یہ معلوم ہو کہ قرق کرنے والے نے کوئی کام قانون کے خلاف کیا ہو تو عدالت میں اس کی اطلاع کر دیوے یا نیلام کے وقت کمشنر نیلام کو یہ معلوم ہووے کہ حطرح قرق نہ نیلام کی اطلاع دینی قانون کے موافق چاہیے تھی رعیت کو نہیں دی گئی تو نیلام کرنا کمشنر نیلام ملتوی کر دیوے اور عدالت کو خبر دیوے تب عدالت کے نزدیک جو حکم مناسب ہو گا کر دیوے گی یا پھر کہ اطلاع نامہ یا اشتہار جاری کر کے کمشنر نیلام حکم کاشتکار۔ اگر قرق کے بعد اسامی روپیہ دیا چاہی تو لیا جاوے گا۔ سمجھ دار۔ ضرور لیا جائیگا قرق ہونے کے بعد اور نیلام کرنے کے پہلے اسامی جس کا مال قرق ہوا ہو نمبر دار ہی کو باقی اور خرچہ قرق کا دینا چاہیے تو نمبر دار قرق کرنے والا روپیہ لیکر سید دیوے گا اور قرقی اوٹھالیوے گا یا جب کمشنر نیلام کرنے کو پہنچ جاوے تب بھی اسامی باقی وید دیوے تو خرچہ نیلام کا کمشنر نیلام غلہ کے دام پر جو اٹکل سے مقرر ہوا ہو گا وصول کر کے غلہ کا نیلام نہ کرے گا اور جو صرف باقی اسامی دیوے گا اور خرچہ نہ دیوے گا تو اوٹنا غلہ نیلام ہو جائیگا جس سے خرچہ وصول ہو جاوے لیکن اگر رعیت یہ ثابت کر دیوے کہ اس نے اس تاریخ کے پہلے جو غلہ کے نیلام کو مقرر ہوئی تھی یا کمشنر نیلام کے پہنچنے کے پہلے باقی ادا کر دیا اور مالک نے اپنے تصور سے مینا باقی کی خبر نہیں دی تو کمشنر نیلام نمبر دار قرقی کر نیوے سے اپنا خرچہ وصول کر لیا گیا کمشنر نیلام کسی صورت میں بے نیلام کے عہ سے زیادہ خرچہ نہیں لگا دیا کاشتکار۔ اب یہ بات پوچھنی اور رہی کہ اگر عذر داری عدالت سے

خارج ہو جاوے تو جو غلہ قرق ہو کر امانت رہتا ہو وہ ترنت نیلام ہو جاتا ہو۔
 سمجھو دار۔ جب عذر داری خارج ہو جاتی ہو تو عدالت سے کسٹرنیلام کو خبر
 دی جاتی ہو اور او دس نمبر دار جسے قرق کی تھی پانچ روز کے بھیتہ کسٹرنیلام سے نیلام
 کی درخواست کرتا ہے تو کسٹرنیلام ایک دوسرا شہتار اوسید طرح کا جیسا پہلے جاری
 کیا تھا جاری کرتا ہے مگر فرق اتنا ہوتا ہے کہ پہلے شہتار میں میعاد میں روز کی ہوتی ہے
 اور اس شہتار میں تاریخ شہتار سے پانچ روز یا حد درجہ دس روز کی میعاد ہوتی ہے
 اس شہتار کے جاری ہونے پر کاشتکار وہ قسم جو عدالت نے مقرر کر رکھی
 قرق کے خرچے سمیت ادا کر دیتا ہے تو قرقی اٹھ جاتی ہے نہیں تو پھر نیلام ہوتا ہے۔
 کاشتکار۔ پریشہ آپ کو بنائے رکھے آپ نے بت باتین بتاتین اب
 یہ میں پوچھتا ہوں کہ نمبر دار کے سوا کبھی کبھی کوئی مہاجن دیوانی کی ڈکری
 جاری کر کے غلہ قرق کر لیتا ہے پھر جب وہ غلہ لے جاوے تو نمبر دار کی
 پوت کمان سے دیوبین۔

دفعہ ۱۱، سیکشن ۱۱۱

سمجھو دار۔ سبوجی جب تک لگان ادا نہیں ہوتا زمین کی پیداوار کسی اور کا
 حق سوا نمبر دار کے نہیں پہونچنا چاہیے اسامی نے کھیت کاٹنے کے پہلے
 کٹھری فصل بہن کر دی ہو چاہے بیج ڈالی ہو پر سیطرح سے کوئی اوس پیداوار کو
 نہ لے سیکے لگانہ دیوانی سے قرق ہو سکے گی جب کبھی ایسا معاملہ ہو تو اسامی کو چاہیے
 کہ نمبر دار کو خبر دیدیوے نمبر دار آپ عذر داری کر کے چھوڑا دیوے گا پر اگر لگان
 کے بابت نمبر دار نے ضمانت لے لی ہوگی تب اور بات ہوگا ہے سے کہ نمبر دار کو
 کچھ دعویٰ پیداوار سے نہیں رہا اوسکو جو دعویٰ ہو وہ ضامن پر پہونچتا ہے۔

دفعہ ۱۱، سیکشن ۱۱۱

شرط دفعہ ۱۱، سیکشن ۱۱۱

کاشتکار۔ بہلا ایک سامی باقیدار کی قرتی نمبر دار کرے اور اسین

ہامی جائد او بھی قرق کر لیوے تو پھر کیا علاج ہو۔

سمجھ دار۔ یہ بات تو عقل میں نہیں آتی کہ نمبر دار کسی اور کے غلہ کی قرتی

کرے اور اس کے ساتھ تمھارا غلہ قرق کر لیوے اس واسطے کہ سامی سامی کا غلہ

علحدہ ہوتا ہی مگر ان کوئی لم اسین ہو سکتا ہے جیسا کہ اوڈھو کا غلہ نمبر دار قرتی

کرے تو تم یہ کہو کہ ہمنے قرضہ اودھو کو دیا تھا اور اودھو نے یہ غلہ کھلے لگا دیا ہے یا تم

کہ ہمارے ہاتھ غلہ بیچ ڈالا ہے سو اس کے بابت تو ہم کہہ چکے کہ بموجب دفعہ ۷۶

ایکٹ لگان کے جب تک لگان ادا نہ ہو جاوے کسی کا دعویٰ غلہ پر نہیں چلی سکتا

لیکن ان کوئی آنکھوں کا اندھا نمبر دار اودھو کے غلہ کے ساتھ خاص تھا ان غلہ

قرق کر لیوے یا ایسا حال ہو کہ اودھو نے دو کھیت تو نمبر دار سے لیے ہوں

دو کھیت تمھارے شکمی جوتے ہوں اور چاروں کھیت کا غلہ ایک جگہ جمع کیا ہو

اور نمبر دار بے دھڑک سب غلہ قرق کر لیوے تو تم کو لازم ہے کہ اوس طرح سے کہ جیسے

خود سامی جب کا غلہ بیجا قرق ہو جاتا ہے عذر داری کرتا ہے تم بھی قرتی کرنے والے ہو

اور اس سامی پر بھی کہ جسکے غلہ کے ساتھ تمھارا غلہ قرق ہوا ہے عدالت میں

صاحب ڈپٹی کلکٹر کے عرضی دیو یہ عذر داری تمھارا جی چاہے تو نمبر دار کے

قرتی کرتے ہی لگاؤ چاہے جبکہ کمشنر نیلام کاشتکار آوے تب پیش کرو

پر یہ یاد رکھو کہ اگر تم ضامن نہ دیو گے تو نیلام صرف روکا رہے گا اور جو ضامن

دید یو گے تو غلہ قرتی سے چھوٹ جائیگا اور موافق دستور کے عدالت سے

طلبی نمبر دار کی بھی ہوگی اور اس سامی کی بھی ہوگی جسکے غلہ کے ساتھ تمھاری

دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان

دفعہ ۷۶ ایکٹ لگان

پیداوار قرق ہوئی ہوگی اور تحقیقات ہوگی اگر دعویٰ تمہارا ثابت نہ ہوگا اور تمہنے ضمانت نہ دی ہوگی تو غلہ کے نیلام کا حکم ہوگا اور جو ضمانت تمہنے دیدی ہوگی تو یہ حکم ہوگا کہ قیمت غلہ کی تم اور تمہارے ضامن دیوین اور اگر عند تمہارا عدالت میں سچا ٹھہرے گا تو عدالت ضرور تمہاری پیداوار چھوڑ دیوے گی اور جتنا سچہ تمہارے دلانے کے واسطے مناسب جانے گی قرق کرنے والے سے ملاوٹی پر جو ہر جہہ مکدو ملاوٹ کی وہ غلہ کی قیمت کے دو گونہ سے زیادہ نہ ہوگا۔

مثال

نور خان و سنو خان دو واسیوں نے آپس میں ساجھا کیا تھا اور قرارہ کیا تھا کہ دونوں کی کھیتی میں جو پیداوار ہو اور لگان دے کے جو نفع بچے آدھا آدھا بانٹ لیونینگے اس کے بعد نور خان نے ۵۷ و ۸۰ نمبر کے کھیت اور سنو خان نے ۴۰۱ و ۴۰۲ کے مان پور میں لیے اور دونوں نے گیہوں بوئے اور دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی اور کھیت جوتا بویا اور کاٹا جب فصل تیار ہوئی تو نور خان نے پوت دی اور اپنے کھیتوں کی جائداد اٹھا لیگی اور سنو خان کی جائداد رہ گئی نمبر دار نے لگان مانگا تو سنو خان نے اپنے پٹہ کے موافق لگان یا تو نمبر دار نے نور خان کو ڈھونڈھا وہ چھپ رہا تو پھر نمبر دار نے سنو خان سے کہا کہ تم اور نور خان ساجھی تھے لگان تلو دینا پڑے گا سنو خان نے کہا کہ یہ سچ ہے پر جب نور خان تم سے بہانہ کر گیا تو کیا ٹھکانا کہ مجھے حصہ دیوے یا نہیں اس واسطے میں اسکا لگان نہیں دے سکتا نمبر دار نے اس عند کو نہ سنا اور جائداد قرق کر لی تو سنو خان نے کہا کہ اچھا غلہ تلو لو اگر کیسے سپرد کر دیوے مجھے

ہمارے تمھارے بٹ ربے کی نمبر دار نے منظور کیا اور سلو جہتما کے یہاں غلہ اٹھوا کر رکھ دیا تب سنو خان نے جھٹ پٹ جا کر ڈوٹی کلکٹر صاحب کی عدالت میں اسباب کے کاغذ پر اس طرح عرضی دی۔

نمونہ عرضی

سنو خان ولد کمبو خان ساکن مان پور پرگنہ چاند پور عذر دار مدعی
گمو خان ولد رھمو خان نمبر دار مان پور و نور خان ولد شیر خان کاشکار مدعی علیہ

عذر داری بموجب دفعہ ۵۷ ایکٹ لگان
بابت قرق قلی لعا غلہ گیون قیمتی لعا

بیان عذر کا یہ ہو کہ نمبر دار نے ۱۵ جون ۱۸۸۷ء کو بنام نہاد جاہل و پیدوار نور خان بموجب دفعہ ۵۷ لگان قطعات نمبری ۵۷ و ۸۷ پیداوار عذر دار قطعات نمبری ۱۰۱ و ۱۰۲ قرق کر لی ہو اور وہ تین وجہ سے ناجائز ہو اول بموجب دفعہ ۵۷ ایکٹ لگان بموجب لگان قطعات نمبری ۵۷ و ۹۷ پیداوار قطعات ۱۰۱ و ۱۰۲ جو بذریعہ پٹہ جدا گانہ موسومہ عذر دار تھا لائق قرق تھی دوسرے بموجب دفعہ ۵۷ لگان کے لعا کی قیمت کا غلہ قرق کیا ہو جو دفعہ ۵۳ ایکٹ لگان کے خلاف ہو تیسرے غلہ مقررہ ازاں عذر دار ہو اور ایسی ارضی کا ہے کہ جسکا لگان ادا ہو چکا ہو پس غلہ مذکور لائق و اگدشت ہو اور عہ ہر جہ جو اس وجہ سے ہوا ہو کہ عذر دار اسکو اپنے مہاجن کندے سکا اور مہاجن کی نگاہ میں بے اعتبار ہو گیا ہو پانے کا استحقاق رکھتا ہو فقط۔

مین سنو خان عذر دار مدعی اس بات کا مقرر ہوں کہ

بیان اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

العد
سنو خان ولد کمو خان ساکن بان پور پرگنہ چاند پور
معدومہ ۲۵ جون ۱۹۸۷ء

عدالت نے اس عرضی کو لیکر ایک سند لکھ دی کہ نیلام غلہ کا ملتوی کیا جاوے
اور سنو خان کو حوالہ کی کہ کمشنر نیلام کو دیوے اور سمن کمو خان و نور خان
کے نام جاری ہونے کا حکم دیا و ۳۴ جولائی ۱۹۸۷ء تحقیقات کو مختصر کی
اوس وقت سادہ کاغذ پر سنو خان نے ایک عرضی اس مضمون کی دی۔

نمونہ

سنو خان ولد کمو خان کاشتکار موضع مان پور پرگنہ چاند پور مدعی
بنام

کمو خان ولد جمو خان نمبر دار و نور خان ولد شیر خان کاشتکار مدعی علیہ
دعویٰ عذر داری و اگذاشت للعد غلہ قیمتی
للع و عد ہر جب ذمہ ۴۴ء ایکٹ لگان

غریب پرور سلامت
جو کہ مقدمہ مذکور کا بالائی پیشی
۳۴ جولائی ۱۹۸۷ء کو عدالت نے مقرر کی ہر لہذا امیدوار ہوں کہ گواہان
ذیل طالب کیے جاوین کورٹ فیس اجراءے سمن و خوراک گواہان فوراً پیش کروں گا

کاٹھار شاو چواری عزیز خان کلن منوان چار ساکن روپن کوری جینی لال مہاجن
سبع قربیت نور خان مان پور مان پور ساکن مان پور ساکن امرتا گنج پور
وعدروار
سنو خان ولد کمو خان کاشتکار موضع مان پور پرگنہ چاند پور
معدومہ ۲۵ جون ۱۹۸۷ء

صاحب بہادر نے گواہوں کے نام بھی سمن جاری ہونے کا حکم دیا مگر جو بالائے شہداء کو کوخان نمبر دار حاضر ہوا اور اس نے صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت میں یہ جواب دیا کہ جو غلہ بنے قرق کیا ہے وہ نورخان کا تھا اور نورخان پر بقایا سے لگان کی ڈکری دے دے کی موجود ہے اس واسطے ہمنے بابت لگان سال مال کے دے دے اور بقایا سے لگان دے دے جملہ دے دے کی بابت قرق کی ہے اور نورخان کے دل میں یہ سہا کہ اگر غلہ کو کھندگا کہ میرا ہے تو لگان تو اسی غلہ سے میاں ہو جائیگا اور ساجھی کے بابت جب سنو خان دعوئی کرے گا تو دیکھ لوں گا اس نے بے ہک دہک اپنا ایمان کھو کر کہدیا کہ غلہ میرا ہے اور غلہ کا میں باقیدار ہوں سنو خان نے عرض کیا کہ یہ بھی دریافت کیا جاوے کہ نورخان غلہ جو اپنے گھر لے گیا ہے وہ کہاں کا تھا نورخان نے کہا کہ وہ غلہ بھی میرا ہے اور میرے کھیت کا تھا آخر کو ڈپٹی کلکٹر صاحب نے یہ مترقیج طلب یعنی دریافت کے لائق قرار دیا کہ جو غلہ قرق ہوا ہے انھیں کھیتوں کا ہے یا نہیں جس پر اتنی نمبر لگی اور ثابت کرنا اسکا ذمہ سنو خان کے کیا سنو خان نے اپنے گواہ پیش کیے پواری نے تو کہا کہ یہ میں نہیں جانتا کہ غلہ کون کھیتوں کا ہے مگر یہ نہیں جانتا ہوں کہ کھیت نمبر ہی ۷۵ و ۷۸ نورخان کے اور ۱۰۱ و ۱۰۲ سنو خان کے پاس ہے قبولیت دونوں کی موجود ہیں اور غریزہ خان و منوان چار نے بیان کیا کہ ہمارا اور سنو خان اور نورخان کا کھلیان ایک جگہ تھا سو سنو خان نے اپنے کھیتوں کی پیداوار علیحدہ رکھی اور نورخان نے الگ اس کے بعد سنو خان اور نورخان دونوں نے ملکر پہلے نورخان کے گیموں مانڈے اور سنو خان کے بوجھ رکھے رہے پھر انپا حصہ سنو خان نے جب نورخان سے ساجھی کی راہ سے مانگا تو نورخان نے کہا

کہ اچھا غلہ تو لو کے ہمیں اوٹھانے دیو ہم نے خریدا ٹھہرایا ہی تھم پر ہر روپیہ نقد لے لینا
 سو روپن کورمی نے جو ہمارے کانوں میں تولائی کرتا ہی غلہ تولایا یہ غلہ گیون ہوا
 اوسکو نورخان اوٹھا لیکیا اور سنو خان کے کھیت کی پیداوار بھی پانچ روز تک نو بخان
 نے سنو خان کے ساتھ انڈی تھی کہ نمبر دار نے لگان مانگا سو نورخان چھپ رہا اور
 روپن کورمی نے گواہی دی کہ یہ میں نہیں جانتا کہ کون کھیت کی پیداوار تھی پر نورخان
 میا غلہ میں نے تولیا ہی اور نورخان نے بھی گیا ہر اسپر نورخان نے قبول کیا کہ
 میا غلہ تو میں نے گیا پر کیا میا غلہ میرے کھیتوں میں ہوا تھا اس غدر پر پھر
 پٹواری سے پوچھا گیا اوسنے بتلایا کہ ابکی پیداوار کا حساب جو میں نے کیا ہے
 تو اوسکے مطابق جیسی زمین نورخان کی تھی ویسی زمین میں ساڑھے پانچ سن کی
 پیداوار بیگھے سچھے ہوئی ہر ویسے بیگھے دونوں کھیت نورخان کے تھے اوچنی لال
 صاحب نے گواہی دی کہ نورخان اور سنو خان دونوں میرے قرضدار تھے مے نورخان نے دیے
 اور فارغ خطی لے گیا سنو خان نے روپیہ نہیں دیا اب میں اس بیوی ہار نہیں کیا جاتا ثابت ہے
 نمبر دار سے اور نورخان سے گواہ مانگے مگر انکے گواہ حاضر نہیں تھے انھوں نے غدر کیا کہ ملک کیا معلوم
 کہ ہمارے گواہ عدالت کس بات کے مانگے گی اب حکم ہو تو حاضر کر این پر ڈپٹی صاحب نے
 کہا کہ تم اپنے اپنے نام کے سمن بڑھواؤ سمن صاف لکھا تھا کہ ۴ جولائی کو مقدمہ
 فیصلہ ہو گا جو گواہ طلب کرنا ہو حاضر کر اولا چار ہو کر دونوں بولے کہ ہم سمن
 نہیں بڑھاتھا ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ دفعہ ۱۱۲ ایکٹ لگان کے موافق سمن جاری
 ہوا ہے اور سرکلر صاحب فائنل کشنر نمبر ہی ۳۱۵ مورخہ ۳ فروری ۱۸۸۷ء
 میں صاف حکم ہے کہ دوسری تاریخ مقرر ہو اس واسطے گواہ اب نہیں طلب ہو سکتے اور

موافق گواہی کے دعویٰ سنو خان ثابت قرار دے کر غلہ قرتی سے چھوڑ دیا اور عہدہ ہر جہد دلوانا مناسب جان کر مع سے خرچہ مقدمہ کے کو بخان نمبر دار سے دلوا دیا۔

مثال دوسری

اوی گا نون مان پورین جنی لال مہاجن نے تن سکھ کورمی کو عہدہ سار کو اور عہدہ کھانے کو دیے تھے اور تمسک مین لکھوایا تھا کہ فصل کے تیار ہونے پر سیاکھ کے مہینے مین جو بھاؤ ہوگا اس بھاؤ سے روپیہ پیچھے ۵ مار زیادہ دیوینگے جب غلہ تیار ہوا تو تن سکھ نے جنی لال سے کہا کہ اب غلہ تیار ہوئے جو جنی لال نے جٹ پٹ غلہ تو لوالیا اور سجمیون لکھوایا کے گھر رکھو ادیا اور باقی غلہ تن سکھ اٹھائے گیا جب نمبر دار نے پوت مانگی تو تن سکھ جنی لال کے پاس گیا اور کہا کہ پوت کے واسطے روپیہ دو تو جنی لال نے کہا کہ ابھی میرے پاس روپیہ نہیں ہے تو تن سکھ نے نمبر دار سے جا کر دو روپہ لال نے لال سے لیا تھا اور پوت کو روپیہ نہیں دیا تو نمبر دار نے جنی لال کو دھمکیا جنی لال نے کہا کہ بھائی جی تمہارے پوت کا دیندار تن سکھ ہے مجھے کون برتے پر تنکھے ہوتے ہو نمبر دار نے کہا کہ جس کھیت کی پوت ادا نہیں ہوئی تھی اس کا غلہ تمہیں لیا ہے میرا دعویٰ تمہیں ہی قرضہ مین تم وہ غلہ نہیں لے سکتے تھے جنی لال نے کہا کہ خاں صاحب گڈ بھیکلی کسی اور کو دینا چلتے پھرتے نظر آؤ مجھے کچھ دعویٰ تمہارا نہیں ہے تو نمبر دار نے واسطہ باقی کا کاغذ تو تن سکھ کے ہاتھ مین دیا اور سجمیون بھجو اسے کہدیا کہ غلہ جو تیرے یہاں تن سکھ کا رکھا ہے وہ فرق ہے اور موافق دستور کے نیلام کی درخواست دی اور شہتار جاری کرایا تب جنی لال نے یہ حال سنا اس نے عذر داری کی عرضی دی اور اس مین لکھا کہ جو غلہ نمبر دار نے

قرق کیا ہی میرے قرضہ میں تن سکھنے دیا اور میرے قبضے میں آچکا ہی اور میں نے اپنی طرف سے سمیوں کے یہاں رکھ دیا ہی ایسی صورت میں بموجب دفعہ ایکٹ لگانا لائق قرق نہیں ہی اور ضمانتی بھی دیدی اور سپر غلہ قرق سے چھوٹ گیا اور تحقیقات کو مقدمہ پیش ہوا تن سکھنے بھی سر مٹکا و نمبر دار نے بھی بہت زور مارا پر عدالت نے یہ حکم دیا کہ جو غلہ مکان میں رکھنے کے واسطے بھر رکھا گیا ہی وہ قرق نہیں ہو سکتا تھا اور ضرور مال عذر دار کا ہی دفعہ ایکٹ لگانا کا مطلب اوسى غلہ پر لگایا جاوے جو بموجب دفعہ قرق ہو سکتا ہی تو بموجب دفعہ کے وہ غلہ قرق نہیں ہو سکتا جسکو کاشتکار نے بھر رکھا ہو مگر اس مقدمہ میں سوائے خرچہ مقدمہ کے کچھ ہرج منی لال کو نہیں دلوایا۔

مثال تیسری

اوسى گانون میں رام پرشا دکلوا بھی بیو مار کر رہا تھا اور اوسنے ظالم خان نہاں سے عہدہ باہ پر دیئے تھے اور یہ وعدہ تھا کہ ان میں جو بجاؤ ہو گا اوس سے پسیری ادھک دھان تول دیوینگے جب دھان تیار ہوئے تو رام پرشا دکلوا ظالم خان سے مانگے ظالم خان نے کھریان میں اس لگا دی نمبر دار تو حنی لال کے مقدمہ میں دھوکا اٹھا چکا تھا اوسنے جیسے ہی سنا کھریان پر جا کر ظالم خان سے پوت مانگی جو اوسنے نہ دی تو ثرنت واصل باقی ظالم کو دیکر دھان قرق کرکے رام پرشا دکلوا بہت سٹ پٹائے پر نمبر دار نے ایک نہ سنی آخر کہ رام پرشا دکلوا نے جا کر دستور کے موافق عذر داری کی پر عدالت سے منہ کی کھائی عدالت نے تجویز کیا کہ جب تک پوت ادا نہ ہو جاوے کسی کا دعویٰ اوس کھیت کی پیداوار پر بموجب

دفعہ ۶ ایکٹ لگان کے نہیں ہو نچتا۔

مثال چوتھی

اوسے رام پرشاد کے عہ کو دون کی بسادہ پر رتنوا چار پر بھی تھے اور اوسے بھی
جب رام پرشاد کو کو دون دی تو نمبر دار نے روکا و پوت مانگی رتنوا نے جواب دیا
کہ کو دون کیوں آڑتے ہو پوت دیو نیگے اور جلد ہی کاہے کو کرتے ہو میں نے تو
ضانت دیدی بر پر لال من نے جو ضامن رتنوا کا تھا نمبر دار سے کہا کہ صاحب ضامن
کو دون کے بھروسے پر میں ضامن ہوا تھا اگر کو دون رام پرشاد لیک گیا تو میری ضامنی
ہو چکی یہ سنکر نمبر دار نے واسطیاتی کا کاغذ رتنوا کو دیکر غلہ قرق کر لیا اوسکی بھی غلہ دی
رام پرشاد نے کی تو عدالت نے تجویز کیا کہ یہ سچ ہے کہ بموجب دفعہ ۶۶ ایکٹ لگان
کے دعویٰ رام پرشاد کا نمبر دار کے دعوے کے اوپر نہیں جاسکتا اسواسطے کہ جس
کھیت کے کو دون ہیں اوسکا پوت ادا نہیں ہوا ہے پر نمبر دار کو ایسی سامی کی
قرقی کرنے کا جسے ضامن دیدی ہو بموجب دفعہ ۷۴ ایکٹ لگان اختیار ہی نہ تھا
چاہو ضامن ہی نے قرق کرنے کو کہا ہوا اسواسطے غلہ قرق سے چھوڑ دیا جا اور صرف
خرچہ رام پرشاد کا نمبر دار ادا کر دیوے۔

کاشتکار۔ یہ ہی باتیں تو ہماری اچرج کی ہیں کہ تمہیں مقدمہ یعنی ایک
چنی لال اور دو رام پرشاد کے ایک ہی طرح کے تھے سو ایک مقدمہ رام پرشاد جیتا
اور دوسرا ہار گیا اور چنی لال بھی جیت گیا۔

مجھم دار۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اتنا تم سن گئے مگر اب بھی تمہارا اچرج
نہیں جاتا دیکھو چنی لال نے جو تن سگہ کا غلہ لیا تھا اوسمیں یہ فرق تھا کہ چنی لال نے

سجیون کے گھر میں رکھوا دیا تھا اور رام پرشاد نے جو غلام کالیا تھا وہ کھلیان سے
نہیں اٹھا تھا اور رام پرشاد نے جو غلام رتنو سے لیا تھا سو وہ اگرچہ کھلیان میں رکھا تھا
پر رتنو کا ضامن تھا اور جبکا ضامن ہوا وہ کی قرتی نمبر دار نہیں کر سکتا۔

کاشتکار اری صاحب ضامن مفت خراب ہوا۔

سمجھہ دار۔ اگر ایسی ہی خرابی ہو چھو پھر رام پرشاد جسے چلتے روپے رتنو کو
دیے تھے اور جبکہ بل سے کو دوں پیدا ہوئی تھی کمان سے اپنی روکر پاتا اور نوہ پرتو
کاشتکار۔ یہ بات درست ہی پر اکثر یہ بتو ہا کہ پٹہ تو اسامی نے اور سے لیا
اور لگان مانگنے اور قرتی کرنے کو اور کھڑا ہو جاتا ہی اگر مانگنے والے کو لگان دیتے ہیں
تو جسے پٹہ دیا تھا وہ گردن دے جاتا ہی اسکا کیا علاج ہو۔

سمجھہ دار۔ لگان کے پانے کا وہ بی حقدار جسے پٹہ دیا ہو اور اسامی کا وہ دم
یہی ہو کہ جس سے پٹہ پایا ہو اور جس سے زمین لی ہو لگان اسکو دیوے اور اگر
کوئی اور لگان مانگے تو اس سے عذر کرے کہ تو بہنے تم سے پٹہ پایا نہ زمین لی تم
کس طور سے لگان مانگتے ہو اگر اسپر وہ نمانے اور سپاہی لگا دے یا تنگ کر کے
نقد روپیہ لے لیوے تب تو خلاف قانون لگان وصول کرنے کا دعویٰ اسامی
کر دیوے اور اگر ناش عدالت میں ہو دے تو جواب دہی کرے اور پٹہ اپنا دکھلا دیوے
اور اگر قرتی کرے تو بیجا قرتی کا دعویٰ پیش کرے جبکہ عدالت میں اسامی عذر کریگا
کہ میں نے پٹہ دوسرے آدمی سے پایا ہو اور قرتی کرنے والے سے نہ زمین لی تھی
لگان دیا نہ کچھ دھڑلے اسوقت عدالت سے پٹہ دینے والا بھی لڑنے جھگڑنے والا نہیں
بے ناش کے دخل کر لیا جاوے گا یا خود اس پٹہ دینے والے کو بھی اختیار ہو کہ

دفعہ ۱۱۶

آپ عرضی دیوے اور جھگڑنے والوں میں شامل ہو بعد اوس کے عدالت دریافت کرے گی کہ جس روز تک عذر واری ہوئے اوس روز تک وہ تیسرا آدمی یعنی پٹہ دینے والا لگان تحصیل کرتا رہا یا نہیں اور جو حال دریافت ہو گا اوس کے موافق فیصلہ کر دیوینگے مگر اس فیصلے کے بعد سامی ک تو گردن چھوٹ جاوے گی پر وہ دونوں یعنی جسے قرقی کی گئی اور وہ آدمی جو سپنے کو لگان پانے کا حقدار جانتا تھا اوس فیصلے سے راضی نہونگے تو ان دونوں میں سے جو اپنا نقصان سمجھے گا اوس فیصلے کی تائید سے ایک برس کے بھیتراپنے حق کے ثابت کرنے کو جبری مالش دوسرے پر کر سکیگا اور اپنا حق ثابت کر لیا۔

سوال

تلا رام ساہ کو موضع شکر پور پنچ سیر سے واسطے سے ۵۰۰ ایکڑ سر در سنگھ نے ٹھیکہ دیا تھا اور تلا رام ساہ نے سہ خند گندریہ کو ۱۰۰ ایکڑ زمین تین سال کو واسطے زمین کا ٹھیکہ دیا جو پور ۵۰۰ ایکڑ زمین تلا رام ساہ اور سر در سنگھ سے تکرار ہوئی اور گانوں قبضہ سر در سنگھ نے کیا اور سدھو سے خرنیت کی فصل کا لگان مانگا تو اوس نے عذر کیا کہ میں ملک لگان دیدون اور پھر تلا رام ساہ بھی لگان مانگے تو اوس کو کیا جواب دین نمبر وار نے کہا کہ سارے گانوں سے تو میں نے لگان تحصیل کر لیا تو ہی بڑا قانون جاننے والا ٹھہرتا تب سدھو نے کہا کہ نہیں یہ بات نہیں ہے مگر مجھے عقل تبادون نمبر وار نے اور تو کچھ جواب نہ دیا سدھو کی جوار جو کھلیاں میں بھی قرق کر لی تب سدھو نے تلا رام سے کہا تلا رام نے جواب دیا کہ جن جن اسامیوں نے ٹھاکر کو لگان دیا ہے اوں کو میں مزہ کچھاؤنگا اور تمھاری جوار جو نمبر وار نے قرق کر لی ہے وہ تم جانو اور نمبر وار جانے میں تو تیس سیر بدلت میں لگان بھر لوں گا اور یاد رکھو کہ جب تک میرا دخل عدالت سے

دو سو ایکڑ لگان

دو سو ایکڑ لگان

سردار سنگھ نے اوٹھو دیوے تمسے وہ لگان پانے کا حقدار نہیں ہے یہ سنکر سدھو بیچارے کے ہوش جاتے رہے اوسنے عدالت کی راہ لی اور قرقی بیجا کی عرضی عذر داری کی اس طرح لکھ کر دی۔

نمونہ

سدھو ولد چندہ و قوم گڈڑیہ کاشتکار شکر پور پرگنہ جگدیس پور مدعی

بنام

سردار سنگھ نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ

قرقی بیجا حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ لگان واسطے واکذاشت ہونے کا جوار پیداوار قطعہ نمبری ۵۰۴ و ۵۰۵ جکا پٹہ منجانب تلارام ساہ ساکن دولت پور مدعی کے پاس تھا اور مدعی علیہ نے بلا استحقاق وصول کرنے لگان کے بنام نہاد مطالبہ قسط خریفہ لگا کر قرق کر لیا ہے حالانکہ لگان پانے کا صرف تلارام ساہ کو استحقاق تھا اور دلا پانے صہ ہر جہ جو بوجہ قرق ہو جانے غلے کے مدعی پر عائد ہوا ہے۔

میں سدھو عذر دار مدعی اس بات کا مقرر ہوں کہ

بیان اس عرضی عوی کا بقدر میرے علم و یقین صحیح ہے

العد
سدھو کاشتکار موضع شکر پور پرگنہ جگدیس پور
معروضہ ۲۵ جون ۱۹۲۵ء

بعد گزرنے اس عرضی کے عدالت سے سدھو کو ایک سند ملی کہ کمشنر نیلام کے پاس لیجاوے حسین حکم تھا کہ غلہ نیلام نہ کیا جاوے اور من سردار سنگھ اور تلارام ساہ

جاری ہوئے کہ ۸ جولائی ۱۸۵۷ء کو حاضر ہو کر جواب دی کرین اور ہر شہر نیلام کو
سردار سنگھ نے درخواست نیلام وہان کی دمی مگر کشنر نیلام کے پاس حکم
عدالت کا پہنچ چکا تھا اس واسطے کشنر نیلام نے بموجب دفعہ ۱۶ ایکٹ لگان
سردار سنگھ کی درخواست کی نقل تو عدالت میں بھیج دی اور کچھ کارروائی نہ کی
۸ جولائی ۱۸۵۷ء کو جب سردار سنگھ اور تھلا رام حاضر ہوئے تو ڈپٹی کلکٹر
نے تھلا رام کو بھی مدعی بنایا تھلا رام نے عرض کیا کہ میرے پاس پانچ سال کو شکر پور
ٹھیکہ تھا اور میں نے سدھو کو پٹہ دیا تھا اس واسطے سردار سنگھ کو کچھ اختیار نہ تھا
کہ سدھو سے لگان مانگتا سردار سنگھ نے جواب دیا کہ تھلا رام کو مہینے ٹھیکہ اسٹاپ
دیا تھا کہ جمع سرکاری دیکر دوسو روپہ سال ملے دیا کر گیا تو سرکاری جمع تو اسنے
دی اور دیتا ہر پے دوسو روپے سال جو ہارا منافع تھا دو سال سے نہیں دیا سو
دوسو روپے کی اسامی میں نے خود تحصیل اوسی طرح سدھو سے بھی لگان مانگا جو اسنے
مذاق تو ہم نمبر دار تھے قرقی مہنے کی عدالت نے اوسی وقت تجویز کر دیا کہ جب دار سنگھ
نے تھلا رام ساہ کو ۱۸۵۷ء تک ٹھیکہ دیدیا ہو تو جو کچھ حق وصول کرنے لگان کے
اوسکو چاہئے تھے وہ اوس وقت تک کہ ۱۸۵۹ء نہ گزر جائے تھلا رام کے قبضے میں
ہیں سردار سنگھ کو اختیار تھا کہ تھلا رام ہر ناش کرنا قرقی کرنے کا اختیار نہ تھا
سردار سنگھ نے جو قرقی کی وہ بیجا ہر غلہ قرقی سے چھوڑ دیا جائے اور سہ ہر
اور خرچہ مقدمہ سردار سنگھ سدھو کو دیوے۔

مثال دوسری

جس طرح سردار سنگھ نے سدھو کی قرقی کی تھی اوسی طرح رامو مرائی کی بھی قرقی

کی تھی مگر وہ بیچارہ کچھ نہ کر سکا اور سردار سنگھ نے کمشنر نیلام سے درخواست کی اور کمشنر نیلام نے اشتہار بھی جاری کیا اور اطلاع نامہ بھی بھجوا دیا مگر نہ تیارام نے عذر کیا نہ رامو بولا جب کمشنر نیلام نے شنکر پور میں پہنچ کر جاہا کہ غلہ رامو کا نیلام کرین اور سوقت کمشنر نیلام کو معلوم ہوا کہ گانون تیارام کے ٹھیکہ میں ہی اور سردار سنگھ کو کچھ تیار قرقی کا نہ تھا تب انھوں نے بموجب دفعہ ۶۹ ایکٹ لگان کے نیلام ملتوی کیا اور تیارام ساہ سے کہا کہ تم کمیون اپنی بے قصور سامی کو برباد کرتے ہو جو غلہ نیلام ہو جاوے گا تو پھر یہ کہاں سے لگان دیوے گا اور کھپکر لوٹ آیا اور عدالت میں یہ حال لکھ بھیجا عدالت نے پھر اشتہار جاری کیا اور تب رامو نے عذر داری کی اور غلہ قرقی سے چھٹ گیا اور خرچہ قرقی اور زائش رامو کا اور حصہ ہر جہ سردار سنگھ کے سر پڑا۔

مثال تیسری

لال من پنڈت کے دو باغ راجہ پور پر گنہ کھیرون میں تھے اور واجب العرض جب بندوبست کی بنی تو اوسمیں نمبر دار نے تصدیق کر دیا تھا کہ جبکہ لال من کا بنس ہمارے گانون میں ہی زمین اور درخت پر لال من اور اوسکے بنس کا قبضہ رہے گا اوسکے بعد لال من تو مر گیا چورامن اوسکا بیٹا مورکھ نکلا اور اوسنے آم کے درخت کھوارون کے ہاتھ پیچ ڈالے اور کھوار کاٹ کاٹ کے رکھے جب زمین رو گئی تو منو چار نے تین سال کو چورامن سے جو تنہ کو دہ زمین لی اور پٹھہ حصے سال کے لگان کا لکھا کر زمین جوتی اور بچنے بو کر کاٹے ومانڈے تو نمبر دار کے کارندے نے لگان منو سے مانگنا منو نے عذر کیا کہ میں نے تو

زمین چورامن سے لی ہو جو وہ لگان مانگے گا تو کیا جواب دوں گا اس خنڈ پر
کارندے نے دہیاں نہ کیا تو چورامن کو منوں نے خبر دی چورامن نے
کارندے سے آکر پوچھا کہ تم کون ہوتے ہو جو لگان مانگتے ہو کارندے نے کہا
کہ شرط تم سے یہ ہوئی تھی کہ زمین اور باغ پر دخل کھو یہ شرط نہیں ہوئی تھی
کہ درخت کاٹ ڈالو اور زمین اسامی کو دید و تنے جو زمین اسامی کو دیدی تو
لگان تم نہ پاؤ گے اور پھر منوں کو دھمکیا کہ پوت نہ دیوے گا تو تیرے چنے ہم قرق
کر لیں گے چورامن نے کہا کہ مختار نامہ قرقی کرنے کا دکھلاؤ یہ سنکر کارندہ لاجپا
ہو گیا اور اوسنے نمبردار کو چٹھی لکھی نمبردار نے قرقی کرنے کا اجازت نامہ لکھکر
بھیج دیا اوسوقت واصل باقی کا کاغذ دیکر کارندے نے قرقی کی اور نیلام کی
درخواست کی مگر اتفاق سے چورامن بیمار ہو گیا اور منوں بھی ڈر گیا اطلاع نامہ اور
اشتمار کے جاری ہونے پر کینے دم نہ مارا اور جب کشتہ نیلام غلے کے بیچنے کے
واسطے آیا کینے کان نہ ہلایا آخر غلہ نیلام ہو گیا دوسرے سال پھر ایسا ہی معاملہ
پیش آیا اور کارندے نے منوں سے لگان مانگا اور اوسنے نہ دیا تو کارندے نے
قرقی کی اوسوقت چورامن نے عدالت میں جا کر عذر داری کی عرضی دی اور
ضمانت دیکر غلے کو پہلے قرقی سے چھوڑا یا رو بکاری کے وقت بڑا جھگڑا ہوا پر
چورامن اس سبب سے ہار گیا کہ اوسنے پچھلے سال میں قرقی کی عذر داری نہیں
کی تھی اور اس واسطے فیصلہ مقدمے کا یوں ہوا کہ جس میں کے پیداوار کا چورامن
دعویٰ کرتا ہو اوس سے وہ ایک سال سے بیذغل ہو اور بیذغلی کے بابت چاہئے
وہ جو تھی یا غیر وہی نہ اس مقدمہ میں تجویز ہو سکتی ہو نہ ایکٹ لگان کے بموجب

سنی جاسکتی اسواسطے کہ بموجب دفعہ ۱۰۴ اناتش میدخلی کی صرف ایک سال کے اندر دائرہ ہونی چاہیے تھی اسواسطے عذر چورامن کا نامنطور کیا جاوے اور باقی جو منوکے ذمہ ہی چورامن اور اوسکا ضامن خرچہ سمیت ادا کرے چورامن نے روپیہ تو ادا کیا ویدیاگر عدالت مال میں نمبر دار پر واسطے دلایا پانے زمین اور مے لگان کے جو منون چار سے وصول کر لیا تھا دعویٰ کیا اور بعد رو بکاری کے اونھیں حاکم کے اجلاس جنھون نے پہلے چورامن کا عذر قرتی کا خارج کر دیا تھا یہ فیصلہ ہوا کہ نمبر دار نے جو باغ کی زمین سے چورامن کو میدخل کیا اور لگان تحصیل کر لیا وہ نا واجب تھا اسواسطے کہ وجہ العرض میں صاف شرط تھی کہ جب تک بنس لال من کا گانوں میں رہے درختوں پر اور زمین پر قبضہ لال من کے بنس کا رہے گا یہ شرط نہیں تھی کہ جو درخت کاٹ ڈالے یا زمین جو تو آدمی تو میدخل ہوگا اسواسطے چورامن کو دخل دلایا جاوے اور مے جو حاصلات زمین نمبر دار نے وصول کی ہی خرچہ سمیت چورامن کو دیوے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جیسا معاملہ آپ نے سدھو کا اور سردار سنگہ نمبر دار کا بتلایا اگر سدھو نمبر دار کو روپیہ دھکی میں اگر دیدیتا تو کیا ہوتا۔ سمجھو دار۔ تھارام ساہ سدھو پر ناشن دلایا پانے لگان کی کر کے سدھو سے بھرتیا اسواسطے کہ اوسکو لازم تھا کہ سردار سنگہ کو سیطرح لگان نہ دیتا اور اگر سردار سنگہ کچھ زبردستی کر کے لگان لیتا تو اسکی ناشن کرتا۔

کاشتکار۔ کیون صاحب جی طرح چورامن بیچارہ بیمار ہو گیا اور عذر داری قرتی کی نکر کا اسیطرح کسی اور بیچارے کی پیدوار نمبر دار قرق کر لیا

اور وہ بیماری آزاری کے سبب عذر نہ کرے اور میعاد اطلاق غنامہ کی بہکت جاوے تب تو وہ کمین کا نہ با اگر چہ رامن کی طرح سدھو بھی بیمار ہو جاتا اور عذر داری نکرتا تو تلام رام تو اس سے اپنا روپیہ بھرتا۔

سمجھ دار۔ ضرور سدھو کو تلام رام کا من منانا پڑتا ہے اطلاق غنامہ کی میعاد میں کوئی بھول چوک یا بیماری آزاری سے عذر داری نہ کرے تو اتنا تو ضرور ہو گا کہ جو غلہ قرق ہوا ہو گا وہ نیلام ہو جاوے گا پرتین مہینے کے اندر اس کو واسطے دلاپانے نقصان کے بدلے کے دعویٰ کرنے کا اختیار رہے گا قانون میں حکم ہے کہ اگر کسی سامی کی جائداد واسطے وصول کرنے ایسے لگان کے قرق ہو جاوے جو اس سامی پر نہ ہو یا کسی اور کے ذمہ کی باقی میں قرق ہو جاوے اور کسی وجہی اور پکے عذر سے اطلاق غنامہ کی میعاد میں عذر داری اور جائداد نیلام ہو جاوے تو اس سامی کو اختیار ہو واسطے دلاپانے بدلے اپنے نقصان کے جو قرق اور نیلام ہو ہوا مالش اگر کرے اور اگر نمبر داری یا اس کا زندہ جنگو اختیار قرق کرنے کا ہو قانون کے خلاف قرق کرین یا کوئی کام قانون کے باہر اس سے قرق کرنے میں ہو جاوے یا کسی مال کو جو قرق کرین بے جبری سے خراب کر دین یا کھو دین یا بگاڑ دین یا اس وقت کہ جب قرق اوٹھا لینا چاہے قرق نہ اوٹھا دین تو تین مہینے تک اس آدمی کو کہ جس کا مال قرق ہوا ہو دعویٰ کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

مثال

شیواج سنگھ نمبر دار کے کارندے نے سیمون چار سے لگان مانگا مگر وہ

دفعہ ۷۸۷، ۷۸۸ لگان

دفعہ ۷۸۹، ۷۹۰ لگان

بیمار تھا اور اس کے گھبون اور جو کے کچھ ماڈی ہوئی اس اور کچھ بوجھ کھلیا
مین رکھے تھے اوسنے عذر کیا کہ وہ اچھا ہو جاوے تو باقی غلہ ماڈ کے لگاٹی ہو گیا
مگر شیواج سنگھ کے کارندے نے بوجھ غلے کے قرق کر لیے پانی بھی اوس
سال جلدی برسا اور لگاتار مہینے بھر تک برسا کیا اس سے نہ غلہ اوٹھ سکا نہ ماڈے
کی مہلت ملی اور کارندہ بھی شیواج کا بیمار ہو گیا اور اس سبب سے کھنڈیا
درخواست نیلام کی نہیں کی آخر سارا غلہ سٹر گیا سبھون نے اتنی ہوشیاری کی
کہ جو دہلواقی قرقی کی نمبر دار کے کارندے نے قرق کرتے وقت دی تھی خبری
سے رکھ چھوڑی تھی جب سبھون اچھا ہوا تو پہلے اوسنے اپنے کھیت کی چابوٹ
والی اسامیون سے ایک کاغذ پر لکھوایا کہ تمہارے کھیت مین بنگیے پیچھے جو اور
گھبون کی کیا پیداوار ہوئی اور تب پٹواری سے بھی پوچھا کہ کوئی تینے بنگیے پیچھے
کیا پیداوار کی سال کو قتی تھی اور جو اوسنے بتلایا وہ بھی لکھوایا پھر پٹواری سے
دریافت کیا کہ کوہارے کھلیان کی قرقی تمہارے روز نامے پر لکھی ہو نہیں
پٹواری نے کہا کہ نہ مجھے معلوم ہو کہ کب تمہارا کھلیان قرق ہوا نہ میرے پاس لکھتا
یہ سن بھیج کر سبھون نمبر دار کے پاس گیا نمبر دار نے کہا کہ ملو معلوم نہیں ہو کب تمہارا
غلہ قرق ہوا یہ جواب سن کر سبھون نے سوچا کہ مین تو مفت برباد ہوا ہوا
اسکے کہ ناش کروں کچھ دو نہیں ہو آخر کو بھادون کے یعنی مین سے دلایا کا
دعویٰ کارندے اور نمبر دار پر کیا نمبر دار نے یہ جواب دیا کہ نہ تو مین نے قرقی کی
نہ قرقی کرنے کا مختار نامہ کارندے کو دیا اور کارندے نے کہا کہ مین نے قرقی ہی
نہیں کی پر دہلواقی کارندے کی لکھی ہوئی سبھون کے پیسے ہو جو بچے اور

گواہ بھی حاضر تھے اونسے کارندہ مارا تو یہ کہا کہ ف کی پیداوار نہیں سمجھیں نے
 کوت کا کاغذ پوری کا دستخطی دکھلایا اور گواہی بھی لوائی تو کارندہ نے کہا کہ
 جو ہنسنے قرتی کی تھی تو غلے کے ماڈ نے اور اوٹھانے سے تو نہیں رہا سمجھیں
 نے کہا کہ اول تو میں بیمار تھا دو سکر ج طرح مجھے اپنے غلے کے اوٹھانے کی
 فکر چاہیے تھی قانون کے موافق تمہارا بھی کام تھا تب کو رہا لاچار ہوا اور
 اور خرچہ اوسکو دینا پڑا۔

کاشتکار۔ مثل مشورہ کہ قانون میں سب ٹھکری ٹھاکر کہتے ہیں اور
 حصہ دار بھی قرتی کر لیتے ہیں۔

سمجھہ دار۔ اگر ایسی زبردستی ہو تو یاد رکھو کہ جسکو قرتی کرنے کا اختیار نہ ہو
 کسی اختیار والے کی طرف سے مختار نامہ نہ رکھتا ہو اور قرتی کر لے تو جسکی قرتی
 کرے اور نقصان پہونچا دے اوسکو اختیار ہے کہ اپنے بدلے کے بدلے اپنے کا دعویٰ
 کرے اور چاہے فوجداری کی عدالت میں بھی منرا کے واسطے ناش کر دیو۔
 کاشتکار۔ بھلا اس ناش زیادہ کبھیڑے سے یہ اچھا نہیں ہے کہ
 قرتی ہی نہ کرنے دیوین۔

سمجھہ دار۔ یہ غلطی اور جانوروں کا کام ہے جو کام سپدھی طرح اور عدالت
 کی مدد سے ہو سکے اوسمیں جمالت نہ کرنا چاہیے اور جب ایک زبردستی کرنے پر
 کھڑا ہو جاوے اور دوسرا بھی زبردستی سے جواب دینے کو طیار ہو تو آخر پاپ
 ہوگی اور زیادہ کبھیڑا کھڑا ہوگا لیکن یہ زبردستی نہیں ہے کہ قرتی کرنے والے کو
 تم جانو کہ اختیار قرتی کا اوسکو نہیں ہے تو اوس یونچھ یا نیچھ کر فختا نامہ مانگو اور

مختار نامہ نہ دیوے اور سپردی طرح روک سکو تو روکو لیکن ذمہ فساد مت کر دیوے
 کہ جوامت سے روکے اسے زہر سے مارنا کیا ضرور اور یہ بھی یاد رکھو کہ تم قرقی کے روکنے
 میں چلے ہو جاؤ اور کبھی ایسے آدمی کو جو قرقی کرنے کا اختیار رکھتا ہو روکو تو
 خرابی میں آپ ہی آپ پڑو گے اس واسطے کہ جس قرقی کرنے والے کو اندیشہ ہوگا
 کہ قرقی کرنے کو کوئی روکے گا یا مقابلہ کرے گا تو وہ عدالت میں درخواست مدد کے واسطے
 دیوے گا اور کوئی سرکاری قرقی کرانے کو اس کے ساتھ مقرر ہوگا یا جو قرقی کرنا
 اختیار رکھتا ہو اس کو کوئی روکے یا کسی جاہل کو جو قرق ہو چکی ہو زبردستی چھپا
 اوٹھالیا جاوے تو قرقی کرنے والا قرقی روکنے یا مال اوٹھا لیجانے والا پکڑا جائیگا
 اور عدالت میں حاضر کیا جائیگا پھر حاکم عدالت کو فرصت ہوئے تو حاضر ہونے پر
 مقدمہ کی تحقیقات شروع ہو جاویگی نہیں تو حکم ہوگا کہ حاضر ضامن دیوے اور
 جو حاضر ضامن نہ ہو جائے گی تو دیوانی کے جیلخانے میں جب تک مقدمہ فیصلہ نہ ہو
 قید رہے گا اور جو تصور ثابت ہو گیا تو حاکم کو اختیار ہے کہ سو روپیہ جرمانہ کرے
 اور خرچہ جو قرقی کرنے اور مقدمہ کی پیروی میں ہوا ہو وصول کرے اور جو خرچہ
 اور خرچہ ادا نہ ہو تو وصول ہونے تک یا چھ مہینے تک دیوانی جیلخانے میں قید رہے
 اس واسطے مناسب ہے کہ جو روک ٹوک کرنے کا ارادہ کرے وہ بہت سمجھ بوجھ کے
 کرے اور یہ سننا جو ہم نے بتلانی اس وقت تک دیجاتی ہے کہ جب صرف نمبردار قرقی
 کرے اور اسامی روکے لیکن اگر نمبردار کے ساتھ کوئی سرکاری نوکر بھی جاوے اور
 اس وقت کوئی شخص روکے تو پھر عدالت فوجداری سے بھی سنرا ہو سکتی ہے اس واسطے
 کہ تعزیرات ہند کے بموجب جو کوئی کسی ایسے مال کا لینا روکے جس کو کوئی سرکاری

نوکراپنے اعتبار و وجہی سے لیتا یا ترقی کرتا ہوا اور روکنے والا یہ بھی جانتا ہوا سمجھ لینے کا
 سبب کھتا ہو کہ جو شخص مال لیتا ہو وہ سرکاری نوکر ہی تو روکنے والے کو محنت یا بے منت
 چھہ سینے تک قید کی سزا ہو سکتی ہو اور ایک ہزار روپیہ تک جرمانہ بھی ہو سکتا ہو اگر
 بروقت نیلام کرنے کے کوئی روکنے کو کھڑا ہو تو اسکو ایک سینے کی قید محنت یا بے منت
 ہوگی یا پانسو روپے تک جرمانہ بھی ہوگا اور یہ بھی خوب یاد رکھو کہ جب قی سے بچائے
 واسطے کوئی اپنا ہی مال چھپا دیوے یا کسی غیر کا مال چھپا دے جس میں ترقی سے مال بچ جائے
 تو اسکو محنت یا بے محنت دو برس تک کے قید کی سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہو سکے گا اور
 یہ بھی سزا دن لوگوں کو بھی ہو سکتی ہو جو کسی ایسے مال کو فریب کر کے اس نیت سے کہ
 ترقی یا ضبطی سے بچ جاوے اپنا مال قرار دیکر چھپا دے عوی کرے اس واسطے ہم تم کو خوب
 سمجھاتے ہیں کہ جو ترقی روکنا چاہے وہ روک ٹوک بہت سمجھ کے کرے اور کبھی کسی سرکاری
 نوکر سے جھگڑے یا اگر انکرے نہیں تو بڑی شکل میں پھنس جا دیکھا اور ہمیشہ یاد رکھو کہ قی ہو جائے
 کچھ بچ نہیں ہو اگر نادرجی ترقی ہوئی ہوگی تو جو کچھ نقصان اس ترقی میں ہوگا ہمیشہ مل سکے گا
کاشتکار۔ یہ اپنے خوب بتلادیا نہیں تو شاید ہمیں سے کبھی بیوقوفی ہو جاتی آپ کی
 مہربانی کا ہم کمانت شکر کریں اب بہت دیر ہو گئی اور آپ کو ہم نے بڑی تکلیف دی ضرر
 آپ کو بہت کام ہونگے حکم ہو تو ہر وقت رخصت ہوں اور پھر کل حاضر ہوں۔
 سمجھہ دار نہیں ہو کہ کچھ تکلیف نہیں ہوئی اگر یہ سب باتیں تم کو یاد ہیں تو بہت
 خوش ہیں اچھا جی چاہتا ہوں تو جاؤ کل اگر راج ہی کے وقت آؤ گے تو جو کچھ پوچھو گے
 ہم بتلایں گے یہ سنکر سب کاشتکار رخصت ہوئے۔

مفت الزارعین

جسین حقوق کاشتکاران قبضہ دار اور اسکے شرح کی کون صورتوں میں اونپر اضافہ ہو سکتا ہو اور کب وہ بیدخل ہو سکتے ہیں و کس طرح اونسے لگان وصول ہو سکتا ہو

صاحب جلیل الشان رفیع المکان امارت و ایالت مرتب بہت ذیانت

نزلت جناب کرنل ایف آئی مکینڈرو صاحب بہادر

سکرٹری جناب صاحب چیف کمنڈر بہادر جناب سید غلام حیدر خان صاحب

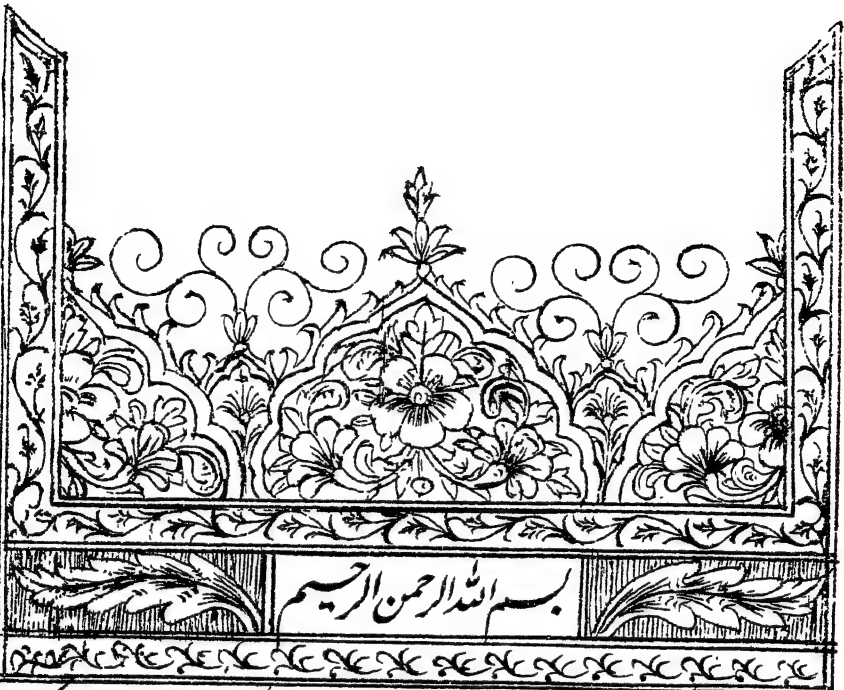
اسٹریٹسٹنٹ کمنڈر ضلع کھیم پور کھیری نے مرتب کیا

بہ قدر وانی و اعزاز افرامی

جناب مرکز دار المناقب والمفاخر و انبار المکارم والمآثر جناب مسٹر

کالن اے آر برونگ صاحب بہادر ایم اے ڈاکٹر سر شمس الدین تعلیم صوابہ و

مطبع نشیونل کثورتہم لکھنؤ چھاپا گیا



تیسرے روز صبح کو کاشتکار جمع ہو کر آئے اور پچھلے روز کے موافق بیٹھے چکے
تو سمجھدار صاحب نے کہا کہ کل شام کو پورب طرف ہنسنے غل شور کی آواز سنی
تھی وہ کیوں ہوتا تھا۔

کاشتکار۔ کیا کہیں صاحب ہمارے گانوں میں ٹھاکر فقیر سنگہ کے پاس
پشتہاشت سے مگہ زمین سیر علی آتی تھی اوہیں سے مگہ زمین پر بھی
اور عسگہ جو تا تھی پار سال جو فقیر سنگہ تیرتھہ کو چلے گئے اور گھر میں اونکے
کوئی بڑا سیانا نہ تھا تو راجہ صاحب کے کارندہ سے ماگھن سنگہ ٹھاکر نے
جا کر کہا کہ مگہ بیکہ بیکہ جو فقیر سنگہ ناحق لیے ہیں ہکودید و کارندے نے کہا کہ فقیر
بنجور کمان سے آیا ہو پائیش کے خسرے میں راجہ صاحب کا قبضہ لکھا ہو تم شوق
سے لے لیو پر دور و پیہ بیکہ سے کم نہ لیوین گے یہ سنگہ ماگھن سنگہ خوش ہوا اور
جھٹ پٹ پٹہ قبولیت کرا کے بوجھی لیا سانوں کے مہینے میں فقیر سنگہ لپٹ گیا

اور دیکھا کہ باپ دادوں کی زمین باتھ سے کل گئی تو ہلا بچار کی ضلعدار نے کہا کہ چلو سال ہی بھر کا پٹہ ماکھن سنگہ کا ہوا۔ اگلے سال پھر تھین ولادیوینگے سو فقیہ سنگہ تو اسی امید میں بیٹھے تھے یہاں ماکھن سنگہ نے اوکھ بونے کے واسطے طیارسی کی تب فقیہ سنگہ منع کرنے کو گئے تو ماکھن سنگہ نے نمازا اور اپنے بھائی بند جمع کیے اور فقیہ سنگہ کے مارنے کا ارادہ کیا تو فقیہ سنگہ نے بھی اپنے حمایتی بلائے اور غل مچا آخر کوتاہ تھا لوگوں نے کر دیا یہ تاہین ہوتی تھیں کہ فقیہ سنگہ اور ماکھن سنگہ بھی آئے۔

سمجھہ دار۔ دیکھو یہ جانوروں کا کام تھا آدمی ایسا کام نہیں کرتے قانونی اس طرح سے گویا جمع کرنا بہت منع ہو اور ججہ میہنے کی قید یا جرانہ یا دونوں نہ ایسے جمع ہونے والوں کے واسطے ہو سکتی ہو و اگر مار پیٹ ہو جائے تو پھر دو برس قید یا جرانہ یا دونوں نہ کا ہونا تعجب نہیں تھا ہنسنے کل تکو بتلایا تھا کہ جو کام آسانی سے ہوا وہیں زبردستی نہ کرنا چاہیے۔

کاشتکار۔ ماکھن سنگہ نے کہا کہ بھلا میرا کون قصور تھا مجھ کو راجہ صاحب نے پٹہ دیا میں جو تھا فقیہ سنگہ راجہ سے تو نہ لڑے موافق اس مثل کے کہ دھوبی سے نہ جیتیں گدھے کے کان پکڑیں مجھے بھڑنے آئے۔

سمجھہ دار۔ اچھا فقیہ سنگہ نے جو تم سے زبردستی کی تھی تو تم زمین سے الگ ہو جاتے اور بید خلی کی ناش فقیہ سنگہ پر کر دیتے فقیہ سنگہ کو آپ مزہ خیل کرنے کا مل جاتا۔

کاشتکار۔ فقیہ سنگہ نے کہا واہ واہ صاحب یہ جو ناش کرتے تو

عدالت میں راجہ صاحب کی زبردستی اور خود انکی حقیقت نہ کھل جاتی اور منہ کی کھا کے چلے آتے۔

سمجھہ دار۔ نہیں یہ تمہاری غلطی ہو اگر ما کھن سنگہ ناش کرتا اور تمہاری طرف سے کوئی ناش اپنے حق کی دائرہ ہوتی تو وہ ضرور دخل پاتا اس واسطے کہ قانون میں حکم ہو کہ اگر کوئی مالک یا مالک ادنیٰ یا رعیت زبردستی کسی زمین سے بیدخل ہو جاوے تو بیدخلی کی تاریخ سے تین مہینے کے اندر دعویٰ کرے جو کٹنگی کے حق کا دعویٰ پیش نہوا ہو تو فریادی کو صاحب کلکٹر یا صاحب ڈپٹی کلکٹر کی عدالت سے دخل لایا جاوے اور اس فیصلہ کی جسکے بموجب ایسا دخل لایا جاوے زمین اپیل دائر نہو سکے۔

کاشتکار۔ واہ پھر تو ما کھن سنگہ کی بن آتی مگر یہ تو بیدخل حکم ہو کہ نہ تو اس حکم کی اپیل ہوتی نہ ہماری کچھ چلتی۔

سمجھہ دار۔ یہ بات نہیں ہو کہ تمہاری نہ چلتی اس واسطے کہ جہاں وہ حکم ہو جو ہنہ بتلایا دمان یہ بھی حکم ہو کہ جو عدالت کے حکم سے بیدخل ہو جاوے اور اپنا حق سمجھتا ہو تو وہ جدی ناش اپنے حق کی بجالی یا دخل لاپانے کی کرے سو تمکو اختیار تھا کہ راجہ صاحب پر ناش کرتے اس قاعدے سے بہت سی ٹکراؤ جو آپس میں دو نمبر داروں یا نمبر دار و حصہ داروں یا اسامیوں کے ہوتی ہیں جھٹ پٹ مٹ جاتی ہیں اور پھر عدالت میں لڑنے کا اختیار بھی رہتا ہو دیکھو ہم تمہاری سمجھ میں آنے کو دو تین مقدموں کا حال بتاؤں۔

امیر خان نمبر دار موضع گولہریا نے شیر خان نمبر دار سہرا کی زمین داب لی تو شیر خان نے بموجب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ لگان کے دعویٰ کیا کہ مین برس سے ہمارا دخل مین ہے چلا آتا ہی مندرہ دن ہوئے امیر خان نے بیدخل کر دیا ہے اس پر عدالت سے امیر خان کی طلبی ہوئی شیر خان بھی آٹھ دس گواہ لے گیا امیر خان نے یہ بھی کہا کہ متھوڈانڈے کی طرف تین سال سے گئے نہ تھے اور زمین پڑی ہوئی تھی سو شیر خان نے دخل کر لیا تھا اب جو ہنسنے دیکھا کہ ہماری زمین ہے تو بیدخل کر دیا ہے عدالت نے اترتھ طلب یہ قرار دیا کہ زمین امیر خان کے گافون گولہریا کی ہے یا نہیں اور اس بات کا ثبوت امیر خان سے مانگا مگر امیر خان کے پاس نہ نقشہ ہمایش کا تھا نہ کوئی گواہ حاضر تھا اس واسطہ ڈپٹی کلکٹر صاحب نے اور کچھ انتظار نہیں کی اور فرمایا کہ آج فیصلہ کے واسطہ یہ مقدمہ پیش ہو اور مدعی علیہ امیر خان کچھ گواہ یا ثبوت نہیں دیتا اس واسطہ بموجب سرکلر صاحب فائنل کشنر سہارنمیری مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء جو کچھ ثبوت گذر چکا ہے اس پر فیصلہ کیا جاوے و حکم شیر خان کے دخل دلانے کا دید یا تب امیر خان نے جدی ناش کی اور حدبست کے نقشے سے اور ہمایش کے کاغذوں سے اپنا حق ثابت کیا اور شیر خان کو بیدخل کرادیا اور للہ واصلات کے بھی بھر لیے۔

دوسری مثال

چتا نمبر دار نے دو سیکھے زمین سکا حصہ دار کی لے لی اور اپنی سیرمین ملائی تو سکا نے ناش کی اور ثابت کر دیا کہ دس برس سے اس کے پاس زمین ہے نمبر دار بہت غدر کیا کہ زمین جو سکا کی سیرمین ہے وہ بہت زیادہ ہے پر عدالت نے

ایک نہ سنی اور اپنی تجویز میں لکھا کہ اگر زمین مٹا کے پاس یادہ ہو تو قانون کے موافق نمبر دار دعویٰ کرتا زبردستی زمین سے بیغل نہیں کر سکتا تھا۔

مثال تیسری

منسکھہ چار کے پاس پانچ سال کا پٹہ تھا مگر وہ مر گیا تو نمبر دار نے سنتو کھہ چار کو وہ زمین دیدی جو سنتو کھہ جوتے کو گیا تو منسکھہ کی جو رو اپنے بھائی کو بلا لائی اور اونھوں نے لڑ جھگڑ کے سنتو کھہ کو زمین نہ جوتے دی تو سنتو کھہ نے نمبر دار سے کہا نمبر دار نے جواب دیا کہ میں تو زمین چھینی ہی نہیں و منسکھہ کی کرکسا جو رو نہیں مانتی تو ہم کیا کریں تب سنتو کھہ نے نالش کی منسکھہ کی جو رو سے عدالت میں جوید کرتے نہ بن پڑی و ہار گئی و دخل سنتو کھہ کا ہو گیا سنتو کھہ نے بڑی خوشی سے زمین جوتی اور دنان بویا تب پھر منسکھہ کی جو رو نے بیدخلی کا دعویٰ نمبر دار پر کیا اور اچھی طرح سے ثابت کر دیا کہ پانچ برس کو اس کے خاوند کو نمبر دار نے زمین دی تھی اور بے گذر نے پانچ برس کے زمین منسکھہ کو دیدی ہے تب پھر زمین پر دخل پایا و بوائی زمین پائی۔

کاشتکار۔ بھلا منسکھہ کی جو رو نے تو زمین پائی مگر سنتو کھہ کی جان تو مفت گئی۔

سمجھ دار۔ منسکھہ کا کچھ نقصان نہیں ہوا منسکھہ نے پھر نمبر دار پر دیوائی ہے کہ نقصان کی نالش کر دی اور نمبر دار سے بھر لیے۔

کاشتکار۔ کیون صاحب فقیر سنگہ کے پاس پشہا پشہ سے جو زمین چلتی ہے اسکو راجہ صاحب لے سکتے ہیں۔

سمجھ دار۔ تنے کئی دفعہ یہ ہم سے پوچھا اور ہم نے تمکو جواب دیا اب پھر کہتے ہیں

کے کوا صاحب فاضل کٹر بہادر
مور نمبر ۱۳۔ جولائی ۱۹۰۳ء

کہ اگر فقیر سنگہ کا نوں کے پڑانے زمینداروں کے بنس میں نہیں ہین تو بیشک اجہ صاحب
کو اختیار ہو کہ قانون کے موافق بندیل کرین اور زمین سے لین۔

کاشت کار۔ فقیر سنگہ تو زمینداروں کے بنس میں ہین اور ابھی پورے
چالیس برس بھی نہیں ہوئے کہ قانون پر قبضہ فقیر سنگہ کے آجا کا تھا مگر دن ہی
تو ہین بگڑ گئے اور مر جاؤ سنگہ نے جو فقیر سنگہ کے آجا کے بھائی تھے قانون اجہ صاحب
کے یہاں رہن کر کے کھو دیا۔

سمجھہ دار۔ اگر یہ بات ہی تو البتہ فقیر سنگہ کو زمین پر قبضہ رکھنے کا حق ہو اور
فقیر سنگہ پر کیا موقوف ہو جو رعایا پڑانے زمینداروں کے بنس میں ہون اور
اون کا حق اعلیٰ یا حق ادنیٰ اس زمین سے جو اون کے پاس ہو بالکل جا بار ہا ہو اور
موافق قاعدے کے زمین پر قبضہ رہنا ثابت ٹھہرے تو جب تک اس زمین کا وہی
لگان وہ دیا کرین گے زمین پر قبضہ رکھنے کا حق اون کو رہے گا۔

کاشت کار۔ یہ ہم نہیں سمجھتے کہ جب کا حق اعلیٰ یا ادنیٰ کھو گیا ہو گا اون کو
قبضہ رکھنے کا حق ہو گا۔

سمجھہ دار۔ تم سوچو کہ فقیر سنگہ کے آجا مر جاؤ سنگہ نے اپنا قانون اجہ صاحب
کے یہاں رہن کر دیا اور راجہ صاحب نے اپنے تعلقہ کی سند میں قانون کو
چڑھوایا ہو تو حق اعلیٰ تو یوں گیا باقی رہا حق ادنیٰ تو وہ اس سبب سے
کھو گیا کہ یا تو جو میعاد رہن چھوڑانے کی مقرر ہو وہ بیت گئی یا رہن کا روپیہ
دینے کا مقدمہ نہیں رہا یا رہن کو راجہ صاحب نے بیع ثابت کر دیا اب گئی
صرف زمین جو ت کی تو اوپر حق قبضہ داری کا بنا رہے گا۔

کاشتکار۔ وہ قاعدہ کیا ہے جسکے بموجب قبضہ داری کا حق ثابت کرنا پڑتا ہے۔
 سمجھ وار۔ وہ قاعدہ یہ ہے کہ جس ایسی اسامی کے پاس حکما ذکر سمنے کیا کوئی
 زمین ۲۴ اگست ۱۶۶۷ء کو + جو سانوں سدی ۱۳ سمت ۱۹۲۳ء فصلی
 اور ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۳۷ھ ہجری سکروار کے دن سے مطابق ہے + موجو و موجو
 اور اسامی ثابت کر دیوے کہ وہ آپ یا اسکے بنس میں سے کوئی ایسا آدمی
 کہ جسکا حصہ ترکہ ورثہ اوس اسامی کو پہونچا ہے ۱۳ فروری ۱۶۶۷ء عہد بہادور
 سدی ۶ سمت ۱۸۸۲ و ۱۶۳۳ء فصلی وہ جب ۱۱۳۷ھ ہجری سوبہار کے دن
 کے مطابق ہے + و ۱۳ فروری ۱۶۶۷ء کے اندر جو ماگھ سدی ۱۸
 سمت ۱۴ و ۱۶۳۳ء فصلی و چھٹوین جادی ۱۱۳۷ھ ہجری بد کے
 دن سے مطابق ہے + جو چوبیس برس ہوتے ہیں کبھی گانون پر مالک کے طور پر
 قبضہ کیے رہا ہے تو اوس زمین پر جو ۲۴ اگست ۱۶۶۷ء کو اوس اسامی کے
 قبضہ میں تھی قبضہ دار کا حق ملیگا اور اوس اسامی کے گھرانے میں جب تک
 بنگان و اجبی ادا ہوتا رہے زمین بنی رہے گی مگر یہ اختیار اوس اسامی کو نہوگا
 کہ زمین بیچ ڈالے یا کسی کو دیدیوے لیکن یہ حق اوس صورت میں نہ ملے گا
 جبکہ خود وہ اسامی یا اوسکے باپ دادا کے جکا حق اوس اسامی نے پایا ہو
 ۱۳ فروری ۱۶۶۷ء کے پہلے بیس برس کے بھیت مالک کی طرح گانون پر نہیں
 نہ رہے ہوں یا قابض تو رہے ہوں مگر جو زمین ۱۴ اگست ۱۶۶۷ء کو اسامی
 کے قبضہ میں تھی وہ ۱۳ فروری ۱۶۶۷ء کو اوسکے قبضہ میں نہیں تھی چھپتے
 قبضہ میں آئی نہ اوس اسامی کو قبضہ داری کا حق ملے گا جسے خود یا اوسکے

شریک نے حق ادنیٰ یا اعلیٰ اوسے گانونمین پایا ہو جسے اتوار نامہ لکھ کے اپنا حق سدا بہا ہو

مثال

جادو سنگہ کے آجا سا دھو سنگہ نے ۳۵ مین اپنا گانون راجہ صاحب ما دھو سنگہ کے پاس رہن کر دیا اور عسکہ حیرمین نمبر ۵ و ۶ و ۸ و ۹ و ۱۰ کے پنج قطعہ کھیت تھے اپنے قبضے میں رکھ لیے و پھر ۳۵ مین سا دھو سنگہ مر گیا تو اوتار سنگہ اوسکا بیٹا اپنے نامہال کو چلا گیا اور سیر کی زمین چھوڑ دی پھر ۳۵ مین گانون میں آیا ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ نمبر کے چھ قطعہ سنگہ زمین لی مگر ۳۵ و ۳۶ فصلی تک جوتی اور پھر چھوڑ کے اپنے نامہال کو چلا گیا اور پھر ۳۵ فصلی میں گانون میں آکر آباد ہوا و آٹھ قطعہ کھیت ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ نمبر کے جوہ سنگہ تھی راجہ صاحب سے لے لے پرلی و قبضہ کیا و ۵۴ مین اوتار سنگہ مر گیا تو جادو سنگہ نے زمین پر قبضہ کیا اور ۶۵ مین سوائے اوس سنگہ زمین کے چار قطعہ کھیت عسکہ بنگلے نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ تھے ۷۵ پر لیے پھر جب بندوبست کی کچہری کھڑی ہوئی اور فلک رہن کا دعویٰ جادو سنگہ نے کیا اور وہ مٹ گیا تو سیر ولا پانے کا دعویٰ کیا وہ بھی نامنطور ہوا تو راجہ صاحب نے جلکہ بدلی کا اطلاق نامہ جاری کیا جادو سنگہ نے عذر داری کی اوسپر عدالت سے یہ نتیجہ ہوئی کہ ۱۳ فروری ۱۸۵۶ کے پہلے کہ جسروز سرکار نے صوبہ او وہ داخل کیا و بیش برس کے اندر ۳۵ فصلی میں سا دھو سنگہ جادو سنگہ کا آجا گانون کا مالک تھا تو اوسکو حق ہو کہ جو ایسی زمین کہ ۱۳ فروری ۱۸۵۶ پہلے سے اس کے

یا اس کے خاندان کے قبضے میں تھی اور وہ ہی ۲۴ اگست ۱۸۶۶ء کو بھی بدستور
 قبضے میں رہی تو جادو سنگہ کو حق ہو کہ اپنے قبضے میں رکھے تو وہ مسگ
 و آٹھ قطعہ میں نمبر ۱۲ سے ۱۹ تک جسکا لگان ۵۵۵ ہر کیونکہ ۱۲۵۰ فصلی
 زمین مذکور قبضے میں اوتار سنگہ اور جادو سنگہ کے چلی آئی ہو مگر جو چار قطعہ
 کھیت عکہ جگہ نمبر ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ ہن بعد ۱۳ فروری ۱۸۵۶ء
 صرف ۱۲۵۰ فصلی سے قبضہ جادو سنگہ میں آئے ہیں اگرچہ ۲۴ اگست ۱۸۶۶ء
 کو وہ بھی جادو سنگہ کے قبضے میں تھی پر اوپر کچھ حق قبضہ داری کا نہیں ہو
 اس فیصلے کے بعد مسگہ زمین پر تو قبضہ داری کا حق جادو سنگہ نے پایا
 پر عکہ زمین پر کچھ حق نہ پایا اور اس سے بدخل ہو گیا۔

دوسری مثال

کریم خان نے دعویٰ کیا کہ موضع نور پور کے مالک اس کے باپ دادا سے ہیں
 اور بعد رکھنے ہگہ سیر کے موضع علی مردان خان تعلقت دار کے ہاتھ فروخت
 کیا تھا سیر پر دخل برابر چلا آیا تھا پر بند و بست کے محکمہ میں سیر کا دعویٰ ثابت
 نہوا۔ قبضہ داری کے دلا پانے کا حق ہو مگر تعلقت دار نے جواب دیا کہ نور پور ۱۳ فروری
 ۱۸۶۶ء کے پہلے مع ہوا ۱۲۵۰ فصلی سے نور پور خاندان میں کریم خان کے
 نہیں رہا اس عذر پر دعویٰ کریم خان کا خارج ہو گیا اس واسطے کہ جس خاندان کی
 مالکی گانون کی بھاگن سدی ۱۲۵۰ فصلی کے پہلے جاتی رہی ہو اس کو
 قبضہ داری کا حق نہیں پہونچتا۔

تیسری مثال

دل تھمن سنگہ نے دعویٰ للکے زمین کا کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کا باپ ۱۲۳۵ء میں موضع ماو حو پور پر قابض تھا اور اسی نے علی مردان خان قلعہ دار کے ہاتھ گانوں فروخت کیا تھا مگر للکے زمین برابر اسکے دخل میں رہی اور مگر کی عملداری میں بھی ۱۲۳۵ء تک دخل ہا مگر شروع ۱۲۳۶ء میں علی مردان خان نے بیخ دخل کر دیا ہے تو بھی دل تھمن سنگہ کا دعویٰ نامنظور ہوا اس واسطے کہ ۱۲۴۲ء اگست ۱۲۳۶ء کو وہ زمین دل تھمن سنگہ کے دخل میں نہیں تھی۔

لالہ سیٹل پرشاد نے ۱۲۳۶ء میں زمین کی قبضہ داری دلایا نے کا دعویٰ کیا اور اپنے باپ کے نام کی کشن پور کی مالگزار کی بابت ۱۲۳۵ء و ۱۲۳۶ء پیش کیے مگر علی مردان خان نے جواب دیا کہ سیٹل پرشاد کا باپ کشن پور کا مالک نہیں تھا البتہ ۱۲۳۵ء و ۱۲۳۶ء فصلی میں مستاجر تھا اور مستاجر مالک نہیں ہو سکتا اور یہ عذر ثابت ہوا تو لالہ سیٹل پرشاد کا دعویٰ نامنظور ہوا۔

کاشتکار۔ جن اسامیوں کو قبضہ داری مل جاوے وہ تو پٹہ اور قبولیت کے بکھڑے سے نچت ہو جائیں گے۔

سمجھ دار۔ تمہارے اس سوال سے مکمل معلوم ہوتا ہے کہ تم پٹہ قبولیت کا ہونا بہت ہی بُرا جانتے ہو اگر یہ سچ ہے تو مکمل پڑا افسوس ہے کہ تم نے مکمل پٹہ و قبولیت کے فائدے بہت کھول کے بتلائے تھے اور پھر بھی تم نہیں سمجھے سنجی پٹہ لینا و قبولیت لکھ دینا ہر ایک اسامی کو ضرور ہی چاہیے وہ قبضہ چاہے نہ ہو تم یہ تو اچھی طرح جانتے ہو کہ جب کوئی کسی سے قرض لیتا ہے یا کوئی معاملہ کرتا ہے تو جو آپس میں لینے دینے والے کے ٹھہرا ہوتا ہے وہ کاغذ پر

نیکو صدقہ
موسیٰ و ابی
۱۲۳۵ء

لکھا جاتا ہو اور لکھا پڑھی ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ سمجھے سے بھول چکے ہیں
 کے فساد سے دونوں میں سے ایک بھی یہ نہ کہہ سکے کہ کون بات سچی یا جھوٹی ہے
 اگر تم یہ کہو کہ لکھا پڑھی نہ ہوئی تو گواہ موجود ہونگے اور ان سے جھوٹ سچ کھل جائیگا
 تو جیسا معاملہ کرنے والوں کا حال ہے ویسا ہی تو گواہوں کا ہے ان کو دو تین برس کا
 معاملہ کس طور سے زبانی یاد رہ سکتا ہے اور جب ایک گواہ اپنی بھول سے کچھ اور
 دوسرا اپنی یاد سے کچھ کہتا ہے تو عدالت کے حاکم کو شبہ ہو جاتا ہے مگر جو دیشیا
 موجود ہوتی ہے تو کچھ بن نہیں پڑنے پاتا سو مجب یہ ہی حال پٹہ قبولیت کا ہے
 اس واسطے جن کو حق قبضہ داری کا ہے وہ بھی پٹہ لینے اور قبولیت دینے کا حق
 رکھتے ہیں مان اون میں اور رعیت میں یہ فرق ہے کہ جس بیت سے مالک گانوں کا
 پٹہ دیوے اور شرح سے نہ لیوین اور محبت کر کے واجب لگان مقرر کر اوین
 اور غیر قبضہ دار رعیت کو یہ حق نہیں ہے وہ مالک کی مرضی کے تابع ہیں اور تنہا ہی
 ان کو زور ہے کہ اگر نمبر دار لگان زیادہ مانگے تو زمین چھوڑ دیوین سو اگر قبضہ دار
 رعیت پٹہ نہ پاوے یا قبولیت نہ دیوے تو جسطرح غیر قبضہ دار پٹہ ولا پانے کا
 دعویٰ کر سکتے ہیں اویس طرح ان پر قبولیت ولا پانیکا دعویٰ ہو سکتا ہے قبضہ داروں
 کی طرف سے یا قبضہ داروں پر بھی دعویٰ ہوگا اور حاکم پٹہ یا قبولیت دینے کا حکم دے گا
 کاشتکار۔ معلوم ہوتا ہے کہ جن کو قبضہ دار کا حق ہے ان کے واسطے کوئی
 دوسرا دستور ہے جو آپ نے حکم نہیں بتلایا مہربانی کر کے اسے بھی بتلایے
 اس واسطے کہ ہمارے گانوں میں فقیر سنگہ اور ماکھن سنگہ اور ابدھوت سنگہ
 ویسی ہی اسمی ہیں کہ جیسی آپ نے بتلانی مگر اس سال راجہ صاحب کے

دفعہ ۱۰۰- ایکٹ لگان

اگر دوسری بات واجبی ٹھہرے گی تو بے قبضہ دار رعیت کی ریت کے موافق حساب لگایا جائیگا اور پچیس سیکڑہ کے حساب سے قبضہ دار رعیت کا حق چھوڑ کے لگان بڑھادیا جائیگا اور پچیس سیکڑہ کے ثابت ہونے پر جتنی زمین ناپ سے بڑھے گی اس پر یا تو اس شرح سے کہ جس شرح سے اور قبضہ دار رعیت ویسی ہی زمین کا لگان دیتے ہوں لگان لگادیا جائیگا یا پچیس سیکڑہ کم کر کے بے قبضہ دار رعیت کی شرح کے برابر لگتے کر دیا جائیگا اور حکم ہو جاوے گا کہ کون تاریخ سے وہ اضافہ نمبر وار پاوے گا۔ پر ہاں اگر قبضہ دار رعیت نے کچھ اور اقرار کیا ہو اور دستاویز لکھ دی ہو کہ کون کون صورت میں وہ اضافہ دیوین گے یا کون صورتوں میں نہ دیوینگے تو وہ اور بات ہی بھر قانون سے اونکا مطلب نہ نکلے گا جو کچھ لکھا ہے کر دی ہوگی اوسیکے موافق حکم ہوگا شاید تمھاری سمجھ میں جو ہنسے کہ نہ آیا ہو تو ہم دو تین مقدموں کا حال بتلاتے ہیں کان ویکرسن لو۔

دوبارہ لکھ لگان

پہلی مثال

راجہ صاحب سکندر پور نے معظم خان قبضہ دار پر اضافہ کرنا چاہا مگر اوسنے نہ مانا تو عدالت میں نالش کی کہ معظم خان کے پاس ملحقہ زمین ہی اور ڈیڑھ روپیہ کے حساب سے وہ لگان دیتا ہی اور حمید خان اور رمضان خان قبضہ دار اسامی جنگی زمین معظم خان کی زمین سے ملی ہوئی ہی ہے بیکہ کے حساب سے پوت دیتے ہیں ہنسے ۸ بیکہ معظم خان سے اضافہ مانگا وہ نہیں دیتا اس واسطے چاہتے ہیں کہ پچیس سیکڑہ اضافہ کر دیا جاوے معظم خان نے جواب دیا کہ ہمارے باپ دادا کے ٹھکانے نے جب گانون مخدوم بخش کے ہاتھ بیع کیا تھا اس وقت ملحقہ سیر ہمارے باپ کے

پاس تب ہی سے تھی اور ۸ سبکی لگان چلا آتا تھا ہمارے باپ کے مرنے پر ۲۸ سبکی
مخدوم بخش نے پنچایت کر کے عصہ سبکی لگان مقرر کیا سو ۲۸ تک وہ ہی لگان
ہم دیتے رہے پھر مخدوم بخش باغی ہوا اور راجہ صاحب نے خیر خواہی میں لگانوں
پایا تو ۸ اور اضافہ کیا لاچار وہ بھی ہٹنے دیا اب جو راجہ صاحب کہتے ہیں کہ حمید خان
اور نور خان کے برابر لگان دیوین تو ہماری اور ان کی برابری نہیں ہو سکتی ^{اسلئے}
کہ وہ ہمیشہ سے عسکری لگان دیتے ہیں البتہ راجہ صاحب نے جب ہمارے ایک ویم
کے ڈیڑھ روپیہ کیے تو ان کے دو کے اڑائی کرتے ہیں اسی صورت میں جو سد عصہ
دیتا رہا موہہ دو روپیہ دینے والوں کے برابر کیسے ٹھہر سکتا ہے یہ عدالت نے ^{تجربہ}
اسطرح پر فیصلہ کیا کہ جس صورت میں معظم خان کی زمین ویسی ہی ہے جیسی اور قبضہ داروں کی
اور کوئی دستاویز معظم خان کے پاس نہیں ہے کہ وہ اور قبضہ داروں سے کم لگان دے
تو کوئی سبب نہیں ہے کہ معظم خان اور حمید خان اور نور خان کی شرح سے کم دیوے
راجہ صاحب عسکری لگان کی جگہ جو عسکری لگان دیتے ہیں وہ بہت واجب ہے معظم خان اضافہ
دیکر لگان زمین کی قبولیت لگان پر ۲۸ لگان پر ۲۸ لگان کے واسطے لکھ دی اور راجہ
کل خرچہ مقدمہ ادا کرے۔

دوسری مثال

رام نرائن تیواری نمبر دار نے نوازی امیر قبضہ دار پرنالشی کی کہ جمعہ زمین ۱۲
فی سبکیہ پر نوازی کے پاس ہے اور وہ صرف ۵ لگان دیتا ہے اور اوسیکے بھائی
مکا - کیداری - چھنگا - عصہ سبکی کے حساب سے لگان دیتے ہیں پھر جب وہ بھی
قبضہ دار ہیں اور جیسی زمین ان کی ہے اوسے اچھی نوازی کی ہے تو کوئی سبب نہیں ہے

کہ وہ بھی عرصہ نہ دیوے نوازی نے جواب دیا کہ میری زمین مکا وغیرہ کی زمین کے برابر
 نہیں ہے آپس کے بگاڑ سے مکا و کیداری و چھپکا نمبردار کے طرفدار ہو گئے ہیں
 اور پٹواری تو نمبردار کا تابعدار ہے اور ان کے کہنے پر عدالت اگر پران کرے تو میں برباد
 ہو جاؤنگایہ سنکر ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ اچھا یہ مقدمہ ملتوی رہے گا ہم دوسرے
 آنے والے ہیں ۳۱ جنوری ۱۸۸۷ء کو ہم آپ زمین کو دیکھ کر حکم دیوینگے آخر ڈپٹی صاحب
 نے کھیت کھیت کو آپ ڈپٹی صاحب دیکھا اور یادداشت لکھ کر مثل میں لگائی اور پھر کھیتی
 کے وقت مقدمہ کی رو بکاری کر کے اپنی تجویز اس طرح سنائی کہ یہ تو سچ ہے کہ مکا اور
 کیداری کی زمین سے نوازی کی زمین ملی ہوئی ہے پر مکا اور کیداری کی زمین کے
 برابر نوازی کی زمین تین وجہ سے نہیں ہے پہلے تو نوازی کی زمین میں مٹی سے ریت
 زیادہ ہے دوسرے سادھو تواری کے باغ کے درختوں کی اوچھان نوازی کی زمین پر
 پڑتی ہے تیسرے نوازی کی زمین میں سوائے دو بیگہ پھلواری کھیت کے حصہ میں کوئی
 ہے دوسرے پانی آتا ہے تو بھی زمین پھلواری کی ریتی ہے اس واسطے مکا اور کیداری کے
 در کے موافق نوازی لگان نہیں دے سکتا اس کے سوائے جیسی زمین نوازی کی ہے
 ویسی ہے۔ دامودر کورمی۔ و مکوا پاسی۔ کے کھیتوں کی ہے جو شادل خان و
 سمجیون برہمن کے باغوں کے بیچ میں ہے اور دامودر کورمی کے کھیت میں کنواں
 بھی ہے جو بیشک نوازی کی زمین سے مقابلہ ہوتی ہے تو ان کی ریت پٹواری کی
 جب بندی اور ٹیوں کے دیکھنے سے موافق لکھے نیچے کے ہے۔

نام اسامی	نام کھیت	نمبر	بیگہ	در
دامودر	جمنی والہ	۶۱	۷۵ بیگہ	۷۵

نام سامی	نام کھیت	نمبر	بیگہ	در
دامودر	باغ والہ	۶۲	بیگہ	۸
ایضاً	بگھا	۶۶	بگیمان	۸
لکوا پاسی	چمرا	۲۰۵	بیگہ	۱۴
ایضاً	پیرا	۲۰۶	بیگہ	۷

اوسط کے حساب سے دامودر اور لکوا کے بیگہ کا لگان جو حصہ ہر تو بیگہ چھ
۱۰ اڑتھ اور نوازی ۱۲ اڑتھ ایسی صورت میں نمبر دار جو اضافہ کا دعویٰ کرتا ہو غلط

تیسری مثال

جے نراین نمبر دار نے ناش کی شیو کی نندن نے قبضہ داری پانی ہوا اور سگہ
زمین دو مٹ اول حصہ پر اس کے پاس ہر ہم جو اضافہ مانگتے ہیں تو نہیں دیتا
سے بیگہ کے حساب سے لگان کر دیا جاوے چارے گانوں میں اور کوئی
قبضہ دار نہیں ہو کہ اس کے در سے شیو کی نندن کی زمین ملائی جاوے مگر اور غیر
قبضہ دار اسامیون کی مینڈریت جو میں پیش کرتا ہوں اس کے ملانے سے ثابت
ہو جاوے گا کہ شیو کی نندن کی زمین میں بہت گنجائش ہے شیو کی نندن نے غدار
کہ تھوڑی زمین ہماری البتہ اون اسامیون کی زمین سے ملتی ہو چکی مینڈریت
جے نراین نے داخل کی ہو مگر بہت سی زمین ہماری خراب ہو عدالت نے موافق
قاعدہ دوم دفعہ ۳۴ ایکٹ لگان کے حکم دیا کہ اس مقدمہ میں اتنی بات دریا
ہونی چاہیے کہ شیو کی نندن کی زمین اس لائق ہے یا نہیں کہ اگر اور اسامیون کی

وربندی سے ملان کیا جاوے اور عیسے سیکڑا جھوڑ دیا جاوے تو عہ لگان جی
اور تحصیلدار صاحب کو حکم دیا کہ وہ زمین پر جا کر دیکھیں تحصیلدار صاحب نے کھیت کھیت
دیکھ کے شیو کی نندن کی زمین کو اور اسامیون کی زمین سے ملان کیا اور اپنی کیفیت
اسطرح لکھی کہ سگہ زمین مین سے معہ بیگہ قسم مٹیاریہ وہ گوردین اور سنتو کھڑائی
کی معہ بیگہ زمین سے جکا لگان وہ عی بیگہ کے حساب سے دیتے مین ملتی ہو اور
معہ گہ زمین شیو کی نندن کی دو مٹ ہو جو محکمہ و مکرنہ ہیرا کورمیون
کی معہ گہ زمین سے ملتی ہو جکا در عہ معہ بیگہ ہو اور معہ بیگہ شیو کی نندن کی جھوڑ
ہو سوا وسیطرح کی معہ گہ زمین عیسے پر جو ۱۲ بیگہ ہوتا ہو روپن چار اور منو پاسی
اور میکو کورمی کے پاس ہو اس پورٹ کو دیکھ کر ڈپٹی صاحب نے اپنی تجویز مین
لکھا کہ جس بیت سے اور اسامی لگان دیتی مین اوس ریت سے شیو کی نندن
لگان ضرور کم دیتا ہو مگر نہ اتنا کہ جو نمبر دار نے بیان کیا تھا موافق لکھے ہوئے نیچے
کے شیو کی نندن کو دے اضافہ دینا چاہیے اب واسطے ۱۲ فصلی کے بسے
کی قبولیت نمبر دار کو دیوے اور ایک تہائی خرچہ کی بھی شیو کی نندن نمبر دار کو ادا کر

قسم زمین	تعداد زمین	ور	لگان موافق وربندی اسامی غیر قبضہ دار	منہائی حساب معہ سیکڑا	لگان و جی
مٹیاریہ	معہ بیگہ	۵	۵	۱۲	۵
دو مٹ	معہ گہ	۴	۴	۱۳	۴
بھوڑ	معہ بیگہ	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

گرو سنگھ نمبر دار نے ناش کی عکہ زمین میں ۲۹ گجروں کا ۵ گجھوا ۵۲ سن برسا
 اہلا و سنگھ کے قبضہ میں ہو مگر اہلا و سنگھ قبضہ دار مع بیگہ لگاتا ہے اور عرصہ بیگہ کے حساب سے
 مع دیتا ہے بیگہ زمین کا لگان نہیں دیتا سو سے بیگہ بڑھا کے عکہ کے عکہ کی قبولیت
 کر دیا جاوے اہلا و سنگھ نے جواب دیا کہ دوست سے ہمارے پاس یہ ہی پانچون قطعہ زمین
 جو دیہی بیگہ کی ناپ سے عکہ ہو اور اوسے پر لگان دیتے آئے ہیں ڈپٹی صاحب نے
 پٹواری کی مع بندی سے دیہی بیگہ اور سرکاری بیگہ ملائے تو برابر چھہرے اور یہ بھی ثابت ہوا
 کہ پہلے پانچون قطعہ سات بیگہ کدے دیے گئے تھے اوس وقت ڈپٹی صاحب نے اپنی تجویز میں
 لکھا کہ اہلا و سنگھ کے بزرگوں نے عکہ زمین کو مع بیگہ غلطاً ہر کیا تھا مگر چٹانچنے سے
 وہ ہی پانچون کھیت حساب سے عکہ ہوتے ہیں اوس واسطے بموجب تیسہرے قاعدہ
 دفعہ ۳۲ ایکٹ لگان کے اوسے در سے جو اہلا و سنگھ کا ہے اضافہ دیکر پورے
 عکہ لگان کی قبولیت شدہ سے نمبر دار کو لکھ دیوے اور نمبر دار کا خرچہ بھی دیوے
 کاشتکار۔ بھلا اگر زمین کی چوحدی اہلا و سنگھ کے پٹہ میں لکھی ہوتی
 تو بھی سے بیگہ زمین بڑھا دیا جاتی۔
 سمجھ دار۔ ہماری سمجھ میں اگر کھیت کھیت کی چوحدی پٹہ میں لکھی ہوتی تو
 اہلا و سنگھ ثابت کر دیتا کہ وہ ہی حدیں اب تک موجود ہیں تو گرو سنگھ کا دعویٰ جلتا
 کاشتکار۔ ڈپٹی صاحب نے بڑی مہربانی کی جو نوازی امیر کی زمین آپ
 دیکھی اور شیو کی نندن کے تحصیلدار سے دکھلائی اگر گواہوں پر بھروسہ کرتے
 تو بڑی مشکل میں وہ دونوں پڑتے۔

منظور الی کوٹ
 کلکتہ عارضہ ذری
 حوالہ دہان
 چارک خدی
 اس

سمجھ دار۔ البتہ مثل موتی مگر حاکم جب مناسب ہو ایسا کر سکتے ہیں وہ ہی خود زمین کو جا کر دیکھیں چاہے کسی اور کو تعینات کر کے تحقیقات کرادیں اور جو مال ان کو آپ دیکھنے سے معلوم ہو اس کو لکھ کر مثل میں شامل کریں اور یہ تحقیقات اس واسطے ضرور ہوں کہ دو چار اسامیوں کی زمین کا پٹہ دیکر اگر مالک یہ کہے کہ وہی زمین قبضہ دار کی ہے تو بے زمین دیکھے وہ کہنا نمبر دار کا نہ مان لیا جاوے گا سے کہ یہ ضرور نہیں ہے کہ جیسی میں قبضہ دار کی ہو وہی ہی ٹھیک ٹھیک اور اسامیوں کی اور یہ حال اس وقت تک نہیں کھل سکتا کہ جب تک کوئی زمین کو دیکھ کر حال نہ لکھے لیکن ہماری سمجھ میں بہتری کہ زمین کی پرکھ کے واسطے بنچایت مقرر ہو جاوے گا ہے سے کہ گانون کے آدمی زمین کا اچھا یا بُرا ہونا خوب سمجھتے ہیں سمجھ گئی کاشتکار۔ نوازی اہیر کی پھلواری میں جو کنوان تھا جسکی زمین اچھی سمجھی تو کیا وہ کنوان نوازی کا بنایا تھا۔

سمجھ دار۔ نہیں وہ کنوان پورا بنا ہوا تھا اگر ثابت ہوتا کہ کنوان نوازی یا اس کے باپ دادوں کا بنایا ہوا تھا تو ہماری سمجھ میں کنوین کے ہونے سے زمین کی اچھائی نمبر دار کے کام نہ آتی اس واسطے کہ حاکم یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس زمین پر مالک اضافہ مانگتا ہے اور دوسرے لوگوں کی زمین کی حیثیت سے ملاتا ہے سو وہ زمین کی قبضہ دار اسامی کے کروت سے ہوئی ہے یا نمبر دار کے اگر قبضہ دار کے کروت سے ہونا ثابت ہو جاوے تو نمبر دار کو بھر حق اضافہ پانے کا ہماری سمجھ میں تو نہیں ہے +

کاشتکار۔ بھلا اس جھگڑے کبھی سے نمبر دار کا من مانا لگانا کمال

دفعہ ۱۱-۱- ایک طرح لگان

نمبر ۲۰۶
نقشہ مضبوط
نقشہ مضبوط

سرکار صدر بورڈ
مالک نمبر ۱
شمالی دفعہ
نمبر ۲۰۶

سرکار صدر بورڈ
مالک نمبر ۱
نمبر ۲۰۶
دفعہ ۱۱-۱

کاشتکار

نہ بڑھا تو کیا دوسرے سال پھر نمبر دار دعویٰ کر گیا۔

سمجھو وار۔ نہیں یہ بات نہیں ہو جس اسامی پر ایک دفعہ لگان کا اضافہ عدالت کے فیصلہ کے موافق ہو جاوے تو پھر ادھر سپر پانچ برس تک اضافہ نہیں ہو سکتا مگر دو صورتوں میں ایک تو یہ کہ نمبر داریہ ثابت کرے کہ جتنی زمین کا پٹہ قبضہ دار کے پاس ہو اور جب لگان بڑھا تھا اس سے زیادہ اسامی کے پاس ہو دوسرے اس پانچ برس کے بھتر سرکاری نیا بند و بست ہو اور گانوں کی جمع سرکار بڑھاوے سو اگر سرکاری جمع زیادہ ہو جاوے اور مالک قبضہ دار پر لگان کے اضافہ کا دعویٰ کرے تو سنا جائیگا اور عدالت سے تحقیقات اس بات کی ہوں گی کہ جو مالگداری بڑھائی گئی ہو وہ اوسط طرح کی زمین پر کتنی ہو پھر اس کے اوسط سے جو لگان دو نے سے زیادہ نہ ہو مقرر کر کے قبولیت لکھنے کا حکم دیا دینگے۔

مثال

موضع نصیر پور میں کریم خان نے محکمہ زمین پر قبضہ داری کا حق پایا اور ۱۸۶۹ء میں لالہ فتح چند نمبر دار نے اضافہ لگان کا دعویٰ کیا دعوے لگان بڑھانے کی ڈگری عدالت سے پائی مگر ۱۸۷۹ء میں نصیر پور کی جمع محکمہ بند و بست سے ترمیم ہوئی اور ماہ اضافہ سرکاری جمع کا ہوا تب لالہ فتح چند نے کریم خان سے اضافہ مانگا تو کریم خان نے کہا کہ لالہ ہوش کی دوا کرو ابھی دو سال پہلے نہیں ہوئے دعوے اضافہ لے چکے ہو یہ سن کر لالہ فتح چند نے عدالت میں ناش کی اور بیان دعویٰ کا یہ کیا کہ ہمارے گانوں میں ماہ اضافہ ہو گیا ہے اور سب سے عمدہ زمین کریم خان کے پاس ہو اور سپر دعوے بڑھاوے یا جاوے

کریم خان نے جواب دیا کہ نمبر دار نے بعد بندوبست کے باغ کٹوا کر زمین ترودو
 کرانی تھی اوپر ماحہ سرکار نے بڑھایا ہے سو وہ ماحہ فتح چند اوسی نو ترودو
 زمین پر بچھا دیں ہم غریبوں کو نہ ستاویں عدالت نے تحقیقات اسکی کی کہ
 جیسی زمین کریم خان کی ہو ویسی ہی زمین جو اور قبضہ داروں کے پاس ہو اور
 جس حساب سے سرکاری مالگداری لگائی گئی ہو اوسکے اوسط سے دو مالگان
 کریم خان دیتا ہو یا نہیں اور اگر کوئی قبضہ دار گانوں میں نہیں ہو تو جیسی زمین
 کریم خان کی ہو ویسی ہی زمین جو غیر قبضہ دار اسامیوں کے پاس ہو اور جس حساب سے
 اوس زمین پر سرکاری مالگداری لگائی گئی ہو اوسکے اوسط سے بعد نہائی حصہ
 سیکڑا جو مالگان کریم خان دیتا ہو وہاں یا نہیں و بندوبست کے کاغذات منگو
 ملاحظہ کر کے تجویز کیا کہ جو اوسط قبضہ داروں کے زمین کی ریت کا بندوبست کے
 کاغذ میں لگایا گیا ہو وہ ۹۰ رگیہ ہو اور جو غیر قبضہ دار اسامیوں کے پاس اسی ہی
 زمین ہو جیسی کریم خان کی ہو اوسکی اوسط ریت ۱۱۰ رگیہ بندوبست کے حاکم نے
 تجویز کی ہو تو قبضہ داروں کی شرح کا دو نام عرصہ و غیر قبضہ داروں کی شرح کا
 دو نام اوسط عرصہ ہو جو یہ سیکڑا پیچھے کم کرنے سے عرصہ ہوتا ہو اور کریم خان عرصہ
 رگیہ کے حساب سے دیتا ہو سواب کچھ اضافہ نہیں ہو سکتا۔

کاشتکار۔ بھلا جو پانچ برس کریم خان کے اضافہ دینے پر گزر جاتے تب تو
 نمبر دار مالگان بڑھا سکتا تھا۔

سمجھ دار۔ ہاں اگر اضافہ کرنے کی کوئی صورت اونچین تین صورتوں میں سے
 جیسی منہ بتلائیں پیدا ہو جاتی تو اضافہ مانگنے کا نمبر دار کو ضرور اختیار ہوتا مگر مالگان کے

بڑھانے کے دعوے کے واسطے اتنا ہی تو ثابت کرنا نہیں پڑتا کہ جو لگان مدعی علیہ
دیتا ہو وہ اوس شح سے کم ہو جو اوسط طرح کی زمین کی بابت اور قبضہ دار دیتے ہیں
بلکہ یہ بھی ثابت کرنا پڑتا ہو کہ جس زمین کا لگان اونچی ریت سی اور قبضہ دار
دیتے ہیں وہ ویسی ہی ہو جیسی مدعی علیہ کی زمین ہو اور مدعی علیہ
کی زمین سے ملی ہوئی بھی ہو قبضہ داروں پر اضافہ کی مالش من مانی گھر خانی زمین
ہوتی نہ یہ کہل کر کبھی اوکھ قبضہ دار ہو تا ہو یا کبھی کپاس پیدا کرتا ہو اور نفع زیادہ
لیتا ہو لگان بڑھ سکتا ہو۔

مثال

جہاں تک خربش نمبر دار نے مادھو سنگھ پر دعویٰ کیا کہ مگر زمین مادھو سنگھ کے قبضے میں ہو آگے حصہ لگان دیتا تھا مگر پانچ برس گزر گئے کہ حصہ اضافہ ہوا اب چھ برس ہو کہ حصہ لگان مادھو سنگھ دیتا ہو مگر اس بیچ میں اور قبضہ داروں وغیرہ قبضہ دارا سامیون نے معقول ہو کر اضافہ دیا اس واسطے دونوں طرح کی باتوں کی ریت بڑھ گئی ہو اور اب جیسی زمین مادھو سنگھ کے پاس ہو ویسی زمین کی شیخ عیسیٰ بیگہ ہو اس واسطے ہر فی بیگہ اور ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں دیتا مادھو سنگھ نے جواب دیا کہ ریت نہ تو قبضہ دارا سامیون کی بڑھی ہو نہ اور ریت کی مان اس و برادری کے رنج سے میرے بھائی بند قبضہ دار مجھے ناراض ہو گئے ہیں اور نمبر دار سے مجھے بہت دنوں سے عداوت چلی آتی ہو سو نمبر دار نے حصہ زمین حصہ لگان کی گلاب و گیند کوریون سے نکال کے رکھو سنگھ و سبوسنگھ و تنور سنگھ قبضہ داروں کو معافی دی ہو یہ وعدہ کرایا ہو کہ وہ تینوں ہوں

ذوقِ حق تعالیٰ
نام
ایم چیل ۱۰۰
۹۵ء
متفصلہ ۱۱-۱۲
نمبر ۳۰
۱۴
فطیر صدر اگر

اپنی اپنی زمین پر اضافہ مان لین اور قبولیت لکھ دین سطح کے اضافہ دینے سے
 رگھو سنگہ وغیرہ کا تو کچھ نقصان تھا ہی نہیں اور نہ نمبر دار کا کچھ گھاٹا پڑتا تھا
 رگھو سنگہ وغیرہ نے مان لیا اور آپس میں صلح کر کے میرا بر باد کرنا دلیپ جٹان لیا
 اور یوں ہی غیر قبضہ دار اسیوں کو دم جھانسا دیکر گانٹھا کہ نام کو تم انصافہ
 مان لیو ہم قول سے زیادہ نہ لین گے اور جو قبولیت پر اضافہ نہ لکھو گے تو زمین
 چھین لین گے سطح کے فریب کا جان بچھایا اور جب قبولیت لکھا لین اور
 تحصیلداری میں نقل و خل کر دین تو ۸ رگیہ مجھے اضافہ انگا میں نے جب نہ مانا
 تب عدالت میں دعویٰ کیا ہر جو شرح اب نمبر دار کہتا ہر وہ سچی نہیں ہے
 ڈپٹی کلکٹر صاحب نے بہت ملامت سے سب حال سنا اور ریت کی تحقیقات اپنے دورے پر
 ملتومی کی اور جب دورہ کرتے ہوئے اوس گانوں میں پھونچے تو خوب تحقیقات
 کی اور اپنی تجویز سطور لکھی کہ بیشک اس سال قبضہ دار اور بے قبضہ داروں کے اضافہ
 دینے سے ریت بڑھ گئی ہو اور اوس شرح سے ۶ رگیہ کی ادا ہو سنگہ کی ریت
 میں کمی ہو مگر یہ صاف ثابت ہو گیا ہو کہ قبضہ داروں پر قبضہ اضافہ نمبر دار نے
 کیا ہو اوتنے ہی روپیہ کی زمین قبضہ داروں کو معافی دی ہو اس واسطے کہ پال
 وہ زمین لگانا لکھی ہو اور اس سال کی محبندی میں معافی درج ہو اور غیر قبضہ دار
 اسیوں نے آپ بیان کیا ہو کہ نمبر دار نے اقرار کیا تھا کہ اضافہ صرف قبولیت میں
 لکھ دو لیانہ جاو گیا بلکہ ایسے مضمون کا ایک اقرار نامہ عمل خید کایت نے نمبر دار کا
 لکھا ہوا داخل کیا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہو کہ دعویٰ نمبر دار کا ادا ہو سنگہ کے
 وق کرنے کو دائر ہوا ہو اور جو قبولیت غیر قبضہ دار اسیوں کے اضافہ ثابت

کرنے کے واسطے نمبر دار نے داخل کین وہ جھوٹی مین اور جان بوجھ کے جھوٹے
کاغذ نمبر دار نے حاکم کے دھوکا دینے کو پیش کیے مین اور وہ بموجب دفعہ ۱۹۶
تقریرات ہند کے فوجداری عدالت مین سپرد کیا جاویگا اور مادہ جو سنگہ کو یہ
اختیار دیا جاتا ہے جھوٹ و دعویٰ کرنے کے بابت نمبر دار پر بموجب دفعہ ۲۰۹
تقریرات ہند کے فوجداری نامش کرے۔

کاشتکار قبضہ دار اسامیوں کی زمین تو ہمیشہ نقدی ہی شرح سے ہوتی گی
سمجھدار نہیں یہ ضرور نہیں ہر جہان بٹائی و کوت کا دستور ہو و ہاں قبضہ دار
کاشتکاروں کے پاس بھی کوت یا بٹائی پر زمین ہوتی ہے لیکن قبضہ دار عریق کو
اگر بٹائی یا کوت کا دستور اچھا نہ معلوم ہو تو بند و بست کے محکمہ مین درخواست
کرین کہ نقدی لگان مقرر کر دیا جاوے اوس درخواست پر بند و بست کے
حاکم غور کریں گے اور اگر اوکو مناسب معلوم ہوگا تو بٹائی کی شرح کو بدل کے
نقدی ریت مقرر کر دیوینگے اور اوس شرح کو نمبر دار و قبضہ دار چاہیں تو منظور
کر لیوینگے و جو منظور نہ کرین تو ضبط اور معاملوں کی اپیل کرتے ہیں اس طرح
حکم سے بھی اہل کر کے و جی شرح مقرر کر اوینگے۔

کاشتکار۔ اور جان بند و بست جاری نہو وہاں کی اسامی کیا کرن گی۔
سمجھدار۔ ایسے ضلعون مین جان بند و بست جاری نہو تو وہاں جناب
صاحب چیف کمشنر بہادر کو اختیار ہے کہ جناب نواب گو رنر جنرل بہادر کی منظوری
منگو کر اور حاکمون کو ایسے لگان بدینے کا اختیار دیوین۔

کاشتکار۔ جن اسامی کو قبضہ داری کا حق حاصل ہو اوپر بھی مالک یہ خلی کا

اطلاعنامہ جاری کر سکتا ہو۔

سمجھ دار۔ یہ کیا پوچھتے ہو بیدخلی کا اطلاعنامہ تو جاری کرانا مالک کے اختیار میں ہے چاہے جسپر جاری کرادیں مگر یہ پوچھو کہ قبضہ داروں پر بیدخلی کے اطلاعنامہ جاری کرانے سے کچھ فائدہ بھی ہوگا یا نہیں سو حال یہ ہے کہ جن قبضہ دار اسامیوں کے پس اطلاعنامہ پہونچے انکو بھی عذر واسطی طرح کرنا چاہیے جس طرح بے قبضہ دار اسامی عذر کرتی ہیں رہی یہ بات اطلاعنامہ کے جاری ہونے پر قبضہ دار بیدخل ہو گئے ہیں سو سمجھ لو کہ جن اسامیوں کو قبضہ داری کا حق مل چکا ہے یا ایسا پٹہ اونکے پس ہے کہ جسکی میعاد نہیتی ہو یا اور کسی قرار مدار سے قبضہ بنا ہو یا عدالت کی ڈکری کے بل سے قبضہ پایا ہو وہ کسی اور طرح زمین سے بیدخل ہو گئے مگر جب لگان نہ دیوں اور مالک لگان کے دلاپانے کا دعویٰ کریں اور عدالت سے اونکا دعویٰ ورجی ٹھہرے اور ڈکری ملے اور پھر وہ اسامی سے روپیہ دلاپانے کی درخواست کریں یعنی ڈکری جاری کرالیں اور حکم بیدخلی کا حاصل کریں اور تب بھی پندرہ روز تک اسامی لگان ڈکری کا نہ دیوں تو پھر بیدخل ہو جائیگا اور پھر کبھی اون اسامیوں کو قبضہ داری کا حق نصیب نہوگا۔

۱۵۴۔ ایکٹ لگان دفعہ ۱۱۔ ایکٹ لگان

مثال

نہیں سکھ کوری پر نمبر دار نے اطلاعنامہ بیدخلی کا جاری کرایا اوسنے عذر کیا کہ میں لکھن ہمارے باپنے گاؤں نمبر دار کے آجا کے پاس ہن کیا تھا اور میں گہ سیر ماری آجا کے پاس تھی وہ ہی اب تک چلی آتی ہے اسواسطے ہم کو حق قبضہ داری کا نمبر دار نے جواب دیا کہ بیشک ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ عہدہ زمین اون کمیتوں کی جنگ

نمبر ۵۵، ۵۷، ۵۸، ۶۰، ۶۲ و ۶۵ بین بعد سرکاری عملداری کے میں
نے جوت لی ہو کر وعسگہ زمین جسکے کھیتوں کے نمبر ۵۶، ۵۹، ۶۱، ۶۳ و ۶۵
میں ۶۶ فصلی میں میں سکھ نے جوتی ہو اگر میں سکھ ۶۶ کے پہلے اپنے قبضے میں
ہوتا اس وعسگہ زمین کا ثابت کر دیوے تو ہم بار جائیں گے تب عدالت نے
میں سکھ کو ثبوت داخل کرنیکا حکم دیا میں سکھ کے ثابت کیے نہو سکا اس واسطے وعسگہ
سے وہ بیدخل ہو گیا پر وعسگہ زمین پر اسکا قبضہ بنا رہا۔

پھر نمبر دار نے دوسرا دعویٰ میں سکھ پر کیا کہ وعسگہ زمین کا صرف میں لگان
دیتا ہو اس پر میں اضافہ کیا جاوے تو اسکی تحقیقات ہوئی اور قبضہ دار اسامیوں
کی مینڈریت کے بموجب میں لگان واجب ٹھہرا تب ۲ روپیہ حق قبضہ داری کا
چھوڑ کے بلعہ اوسمین سے کم کیے گئے ولہ یہ لگان مقرر ہوا۔ پھر نمبر دار نے
۶۷ فصلی کے کل میں لہ یہ باقی دلاپانے کا دعویٰ میں سکھ پر کیا اوسمین میں سکھ
نے عذر کیا کہ ہننے عہ کی شکر وعسگہ کا کپڑا وعسگہ کے برتن نمبر دار کے
لڑکے کے بیاد میں دیے میں سطح ہمارے سے مفاضل میں پر یہ عذر بموجب
دفعہ ۱۳۔ ایکٹ لگان کے نہ سنا گیا اور عدالت نے حکم دیا کہ ترت لہ یہ
اصل کے اور خرچہ مقدمہ میں سکھ دیوے اور جب تک روپیہ ادا نہ کرے نہ سیکڑا
سود کا دیوے اس پر بھی میں سکھ نے روپیہ نہ دیا تو نمبر دار نے ڈکری جاری کر دی
اور زمین سے بیدخل ہو نیکا سوال دیا اس پر حکم ہوا کہ پندرہ روز میں میں سکھ روپیہ
ادانہ کرے تو زمین سے بیدخل کیا جاوے اور اس حکم کا اظہار غامبھی میں سکھ کو
ہو نجا پر وہ ایسا بے فکر اور مورکھ تھا کہ روپیہ نہ دیا آخر زمین سے بیدخل ہو گیا

پھر ہتیرا پھر پھر ایا پر ایک نہ چلی۔

کاشتکار۔ نین سکھ نے بڑی بے عقلی کی سچ ہی جیسی ہونی ہو بدھنا و سہی
اوپچی بدہ ہون مار ہر وے بسے بھول جائے سب سدہ پر قبضہ دار سامنیو
بڑا پرمان سرکار نے باندہ دیا ہے کہ جب تک باقی دیدیا کریں بیدخل نمون پر
مین حیران ہون کہ نین سکھ نے دسہ کا مال تو نمبر دار کو دیا تھا پھر وہ مجرا کیوں
نہین ملا آپ لگان کی ناشون کا بھی حال مہربانی کر کے بتا دیں تو اچھا ہوگا۔
سمجھہ دار۔ بلا شک تملو لگان کی ناش کے قاعدے بھی جانتا دیا دیکھنا چاہیے
پٹے مین ہمیشہ لکھوالینا اور قبولیت مین لکھ دینا چاہیے کہ سال بھر کی پوت کو کون
مینے مین کتنی کتنی کر کے ادا ہوگی اس واسطے کہ اگر پٹہ قبولیت مین نہ لکھی ہو تو
پر گنہ یا ملک کا رواج دیکھا جائے گا کہ کون کون مینے مین کتنا کتنا لگان ادا
ہوتا ہے اور اگر اوس تاریخ کو جو پٹہ مین لکھی ہو جس تاریخ کو ملک کے رواج کے
موافق قسط داخل کرنا چاہے ادا نہ ہو دے تو باقی سمجھی جائیگی اور اوس تاریخ سے
اگر نمبر دار باقی پر سود لگا دے تو کچھ نادرجی نہوگا اور اوس تاریخ کو نمبر دار کو
حق ہوگا کہ عدالت مین لگان کے دلایانے کا دعوے کرے یہ تو حال سامی کا
اور اگر معاملہ مالک ادنی و مالک علی کا ہو تو اگر پٹہ قبولیت مین مالک ادنی نے
نہین لکھوالیا ہے کہ کون کون تھہ کو کتنا کتنا روپیہ دینا پڑیگا تو سرکاری جمع کی
جو قسطیں اوس گانوں مین مقرر ہونگی اون قسطوں کے ایک مینے پہلے ملک
ادنی کی قسطوں کے ادا ہونیکا دن خیال کیا جاوے گا اور صطح سرکاری لگداری
کی باقی کا سا تمام ہوتا ہے حق ادنی کے مالکوں کی باقی کے واسطے بھی وہ ہی

دفعہ ۱۲۔ ایک لگان

۱۵۶

ساتھ گنا جائیگا اور جس تاریخ کو قسط نمبر دار مالک کو ملنا چاہیے ہی اگر اوس روز نہ پہونچے گی تو نمبر دار کو اوس روز سے تین برس تک ناش کرنے کا اختیار ہو اور یہ جو ٹکوا چرج ہو کہ تین سکھ نے دسے کا جو مال نمبر دار کو دیا تھا وہ کیوں سکھو مجرا نکلا سو اسی حیرانی میں تو وہ بھی خراب ہوا پر یہ کچھ حیرانی کی بات نہیں، ہر زمین کی پوت سے اور لین دین سے ٹرافوق ہر قانون کے موافق لگان کی باقی میں کوئی منہائی نہیں دی جاتی اور اس حکم کے ہونیکا بڑا سبب یہ ہے کہ بعض نمبر دار سامیوں سے قرض لے لیتے ہیں اور خود سرکاری مالکداری نہیں دیتے اور اس سبب سے سرکار کو قانون قرق تحصیل کرنا پڑتا ہے یا کبھی عام کر لینا ضرور ہوتا ہے اور قرق یا کم کرنے سے یہ ہی مطلب ہوتا ہے کہ سامیوں سے سرکار خود روپیہ تحصیل لے لے اور نمبر دار کو مہلت نہ دیوے کہ تحصیل کر کے کھا جاوے سو اگر ایسا حکم ہوتا تو نمبر دار پر سامی اپنا قرضہ بتلاستلا کر محرا ناگتی یا کہتی کہ ہنسنے پیشگی دی ہے۔

کاشتکار۔ کیا اگر نمبر دار کو پیشگی قسط دیوین اور رسید بھی ہو تو سرکار مجرانہ دیوے گی۔

سمجھو دار۔ جب سرکار قانون قرق یا خام کر لگی تو مجرا نہ دیوگی + سو تم نہ پیشگی ہی دیو نہ تو باقی ہی رکھو لیکن جو کبھی پیشگی روپیہ یا کوئی مال دیو تو رسید میں ضرور لکھا لو کہ پوت میں وصول ہوا کیونکہ رسید میں جب لکھا ہوگا کہ قسط میں مالی نقد مجرا ہوا ہے تو رسید لکھنے والا نمبر دار اگر اوسکو جھٹلا کر ناش کرے تو ضرور اوسکی رسید کام آوے گی اور نمبر دار کا عذر نہ چلے گا۔

کتاب لگان

دفعہ ۱۱۳ - ایکٹ لگان

دفعہ ۱۱۳ - قانون - قانون زمین و زمین - دفعہ ۱۱۳ قانون زمین

کاشت کار۔ یہ بڑی بات آپ نے بتائی مگر ہم نے تو سنا تھا کہ لگان کی باقی پر سود نہیں پڑتا۔

سمجھہ دار۔ ہاں غلطی سے ایسا لوگ سمجھتے ہیں مگر جو کہتے ہیں کہ لگان کی باقی پر سود نہیں پڑتا اون سے تم کہو کہ ذرا قانون لگان کھول کے دفعہ ۱۱۴ پڑھو اوسین لکھا ہو کہ اگر نمبر دار اسمی سے پوت کاروپہ نہ لیوے یا پوت کا دعویٰ دائر کرے یا کوئی اور دعویٰ نقد روپیہ کا کرے اور جس پر دعویٰ ہو وہ اتنا روپیہ کہ جس سے دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ اور مقدمہ کا خرچہ بیاق ہو سکتا ہو عدالت میں دخل کرنا چاہے تو عدالت لیکر امانت کر لیوے گی اور دعویٰ کی خبر دیوے گی اور جو وہ امانت کاروپہ مانگے گا تو اسکو دیدیا جائیگا مگر جس سے روپیہ امانت ہو گا اوس روز سے سود دعویٰ کرنے والے کو نہ دلایا جائیگا چاہے جو روپیہ امانت ہو وہ دعویٰ کے برابر ہو چاہے کم ہو البتہ جتنا روپیہ دعویٰ سے کم امانت ہو گا اتنا اصل کا اصل بلا سود دعویٰ کرنیوالا وصول کر لیکر پھر اگر سود پائے گا دعویٰ کرنیوالیکو حق نہوتا تو یہ حکم کیون ہوتا کہ روپیہ کے امانت کرنے کے دن سے سود بند ہو جائے گا۔

دفعہ ۱۱۴۔ ایکٹ لگان

دفعہ ۱۱۵۔ ایکٹ لگان

مثال

سز نام سنگہ نے جیون مرائی پر ۵۰۰ روپے ۱۲ سو روپے کا دعویٰ کیا جیون نے عذر کیا کہ میں قسط کی تاریخ پر روپیہ لیگیا تھا مگر نمبر دار نے ۲ لکھا فی رپہ کی مانگی میں نے عذر کیا کہ ۲ میں نہ دوں گا تو نمبر دار نے روپیہ نہیں لیا اسوے میں سود نہیں دے سکتا اور نہ خرچہ مقدمہ کا دینا رہوں اصل کے اصل ۵۰۰

حاضر میں عدالت میں جمع کر لیے جاوین اوسے وقت روپیہ جمع ہوا و نمبر دار جو حاضر تھا اوسکو روپیہ دیدیا گیا پرنمبر دار نے کہا کہ مزلکھائی مانگنے کی جیون تھمت کرتا ہر اگر جیون سچا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۱۴۔ ایکٹ لگان کے روپیہ سرکار کے خزانے میں جمع کر سکتا تھا میرے سود اور خرچہ کا جیون ذمہ دار ہی آخر کو تحقیقات سے ثابت ہوا کہ مزلکھائی کی لکھائی کے نمبر دار رام برشا دگیت کو جیون سے دلواتا تھا اس واسطے اوسنے روپیہ نہیں دیا اس سبب ہے خرچہ کا دعویٰ نمبر دار کا گیا گذرا ہوا اور سود کا دعویٰ بھی عدالت نے نامنطور کیا اور فرمایا کہ جس جیون نے روپیہ دینے کو حاضر کیا تھا وہ بیشک قسط دینے کا دن تھا اور جبکہ جیون روپیہ دیتا تھا و نمبر دار نے نہ لیا تو سود کا دعویٰ جاتا رہا یہ ضرور نہ تھا کہ دفعہ ۱۴۔ ایکٹ لگان کے موافق جیون روپیہ عدالت میں خواہ مخواہ جمع کرتا ۛ

مثال دوسری

حسن خان قبضہ دار کے پاس دھکے زمین تھی اور عدالت میں ہمایش ہو کر لگان کا تصفیہ ہو کر ۵ سال مقرر ہوا تھا و پٹہ و قبولیت دستور کے موافق ہو گیا تھا اسکے بعد نمبر دار سے اوس میں خان سے دوستی ہو گئی تو لگان سے حسن خان نے نہ لگان دیا نہ نمبر دار نے مانگا آخر ۱۰ سال میں چار سال کی باقی رہے جو نمبر دار نے حسن خان پر دیکھی و مانگی تو حسن خان نے انکار کیا کہ ہم اب لگان نہ دیوینگے ہماری زمین کا لگان تم معاف کر چکے باقی تو ہر سال کے کھاتے پر اوترتی ہی آتی تھی اوس بھروسے پر وہ باقی کی مالش نمبر دار نے دائر کی حسن خان نے دو غدر کیے ایک تو یہ کہ نمبر دار نے لگان ہکو معاف کر دیا ہر اور زمین ہمارے

فیصلہ دینا
اگر نمبر ۱۹
منفصلہ اجون
۱۵۹

۱۴۴۷ھ سے بے لگان ہر دو سکر یہ کہ مدعی کا دعویٰ سماعت کی میعاد سے باہر ہے لیکن حسن خان لگان کے معاف کرنے کا ثبوت اسکے سوا کچھ نہ دے سکا کہ چار برس سے لگان اوس سے نہیں مانگا گیا تب حاکم نے یہ تجویز کی کہ چار برس سے جو لگان نہ مانگا گیا تو اس سے معاف ہو جانا لگان کا ثابت نہیں ہر لگان کا ایسا دعویٰ ہر جو ہر قسط پر پیدا ہوتا ہے سو اگر چار برس سے لگان حسن خان نے نہیں مانگا اوس سے نمبر دار کے حق میں کچھ نقصان نہیں آتا البتہ ۱۴۴۷ھ کے بابت اس سبب سے کہ وہ میعاد سماعت سے باہر ہو گیا ہے نمبر دار دعویٰ نہیں کر سکتا مگر ۱۴۴۷ھ سے ۱۴۴۸ھ تک چار برس کا دعویٰ اوس تاریخ تک کہ جب عرضی گذرے میعاد سماعت کے بھیتر ہی سول لکھ و خرچہ مقدمہ کا حسن خان دیوے

نظیر ۱۶۰
منفصلہ
اگر
صدر اگر

تیسری مثال

جے لال تواری کے پاس ایک باغ تھا اوسکو جے لال نے کاٹ کے کھیت بنایا دو سال تک نمبر دار کچھ نہیں بولا تیسرے سال نمبر دار نے لگان کا دعویٰ دیکھ کے حساب سے کیا تو جے لال نے عذر کیا کہ میں نے اپنے باغ کی زمین کو بویا کر دیکھی نہ آگے لگان دیا نہ لگان کا پٹہ لیا اسواسطے دیندار نہیں ہوں اور اسکو ثابت کر دیا تو عدالت سے تجویز ہوئی کہ جے لال قبضہ دار سامی نہیں ہے اسواسطے عدالت سے اوسکی زمین کی لگان کا تصفیہ نہیں ہو سکتا اور کوئی تواریدار لگان کا نمبر دار سے جے لال نے نہیں کیا نہ سال گذشتہ میں کچھ لگان دیا اسواسطے عدالت کچھ لگان نہ دلاوے گی اور دعویٰ ڈسمس ہو گیا۔
کاشتکار۔ کیا باغ کا محصول بھی نمبر دار مانگ سکتا ہے۔

کچھ

نہیں کہہ سکتے
تو زمین پر
زمین پر
زمین پر
زمین پر
زمین پر
زمین پر
زمین پر

اور بند و بست کے کاغذ میں شرط نہونی ہو تو نہ لے سکے گا۔
کاشت کار۔ جے لال تواری کا جو مقدمہ آپ نے بتلایا اوس میں یہ کہو یہ
پوچھنا ہے کہ جب جے لال نے باغ کاٹ کے زمین کو بویا اور فیصلہ لی تو پھر کیوں
لگان نہ دلایا گیا اگر آپ یہ کہیں کہ کچھ سال میں اوسے لگان نہیں دیا تھا
تو ہم کہیں گے کہ حسن خان نے تو چار سال سے لگان نہیں دیا تھا اوس کیوں بویا گیا
سمجھو وار۔ تمہارے اس سوال سے ہم خوش ہوئے کیونکہ یہ معلوم ہوا
کہ جو ہم کہتے ہیں اوسکو تم سمجھتے ہو سو حسن خان قبضہ دار اسامی تھا اور اوسے
لگان کا اول تو فیصلہ ہو چکا تھا دوسرے اگر فیصلہ نہ ہوتا تو بھی عدالت تجویز
کر سکتی تھی کہ کیا لگان واجب ہونا چاہیے وجے لال قبضہ دار نہیں تھا وجو فیصلہ
اسامی نہیں ہیں اوسکے بابت صاف قاعدہ مقرر ہے کہ جس رعیت کو قبضہ دیا گیا
حق نہواو سکے لگان کی وجہی یا بے وجہی ہونے کی بابت عدالت کچھ تحقیقات
نکرے اس واسطے کہ جو لگان بے قبضہ دار رعیت اور اسامی کے اسمیں بھری
وہ ہی وجہی ہے اور جو لگان آپس میں ٹھہرنا ثابت نہواو جو لگان کچھ سال میں
اوس میں کا مقرر رہا ہو اوسا ہی مالک پاسکے گا سو جے لال سے نمبر دار نے
کچھ لگان کا قول قرار تو کیا ہی نہیں تھا و عدالت لگان کا فیصلہ کر ہی نہیں سکتی تھی
پھر کتنا لگان دلواتی اگر کہو کہ کچھ سال کے موافق تو کچھ سال میں بھی کچھ
لگان معسر نہیں تھا۔

صفحہ ۳۵۵ - ایکٹ لگان

کاشت کار۔ یہ تو میری سمجھ میں اچھی طرح آ گیا وجہی بات ہے جب بے قبضہ دار
اسامی کا کچھ حق ہی زمین پر نہیں ہے تو اوسکے لگان کی وجہی یا بے وجہی کی

پر کچھ کیون ہووے لیکن یہ تہیر تو اچھی ہو کہ اسامی اپنے باغ کو کاٹ کے
چین سے بویا کرے اور نمبر دار کو لگان نہ دیوے۔

سمجھ دار۔ واہ واہ یہ نہ سمجھو نمبر دار سے چوک ہو گئی تھی جو تواری جی کو باغ
کاٹ کے بونے دیا تھا نمبر دار کو چاہیے تھا کہ جیسے ہی جے لال نے باغ کا کھیت
بنایا تھا کہ لگان کا قول کرو و قبولیت لکھو جو مہاراج نہ مانتے تو بید خلی کا
اطلا غامہ جاری کرتا پھر مہاراج کیا کرتے عذر تو کچھ کر ہی نہیں سکتے تھے مین تو
نمبر دار ہی کی بھی بیدخل ہو جاتے اور جو باغ کی زمین رکھا چاہتے تو قول کے
پٹہ لیتے اور قبولیت دیتے اور جو لگان پٹہ قبولیت میں لکھا جاتا وہ دیتے۔
کاشت کار۔ یہ دھماکا ہو یا دھنیں تھا مگر ہم نے تھوڑے دن ہوئے سنا ہر
کہ موضع پر یا کٹھیکہ پہلے گوہر خان کے پاس تھا اور اس سے فگہ زمین دھو
کلوار نے لی وگاس کھایا مگر سا دن کے مینے میں گوہر خان نے ٹھیکہ چھوڑ دیا و
ہر دت تواری نے ٹھیکہ لیا تو بھی ماہو ز میں لے رہا جب ہر دت نے لگان مانگا
تو ماہو نے نہ دیا لاچار ہو کر ہر دت نے نالش عہ لگان کی کی اور یہ تاب
بھی کر دیا کہ کچھ سال میں عہ اوس میں لگان۔ اودھو۔ و سادھو۔ و
مکا۔ ونگا۔ و کو دی۔ دیتے تھے مگر پھر بھی ماہو کو لگان نہ دینا پڑا اسمین
کیا سبب ہوا ہوگا۔

سمجھ دار۔ اسکا سبب تو کھلا ہوا ہو گوہر خان کو قبولیت ماہو نے نہ دی ہوگی
تب تو باغ اسامیوں کا لگان جو گزشتہ سال میں تھا ہر دت نے مانگا تھا۔
کاشت کار۔ ہاں یہ سچ ہی قبولیت ماہو نے نہیں دی تھی نہ پٹہ لیا تھا

اگر قبولیت پٹہ ہوتا تو پھر کون بات تھی مگر آپ نے تو یہ بتلایا تھا کہ پٹہ قبولیت نہ تو کچھ سال کا لگان دینا پڑتا ہی۔

سمجھہ دار۔ پچھلے سال کے لگان سے یہ مطلب ہو کہ جو لگان اسی اسی نے سال گذشتہ میں دیا ہوا تھا وہ ابھی گنا جاوے اور اسکو پھر چھو کہ اگر مادھو کے پاس مگر زمین کے امین عہد لگان پر ہوتی اور شہ امین زبانی عہد لگان مقرر ہو جاتا اور پٹہ قبولیت نہ ہوتا مادھو عہد اضافہ دینے سے بدل جاتا اور نمبر وراثت نکر سکتا کہ عہد اضافہ ہوا تھا تو عدالت پچھلے سال کے لگان کا لگان عہد وراثتی مگر جو صورت تمنے بتلائی وہ ایسی نہیں تھی بلکہ اسکا حال یہ تھا کہ شہ کے واسطے جب مادھو وغیرہ نے جو عہد لگان دیتے تھے زمین چھوڑ دی تب مادھو نے لی اور یہ ثابت نہوا کہ کتنے لگان پر مادھو نے لی تھی و مادھو نے ایک کوڑی بھی دینا منظور نہیں کیا تو اس ہر دت نے دو لگان بانگا جو پچھلے سال میں سا دھو وغیرہ نے دیا تھا سو ایسی حالت میں جب مادھو نے گذشتہ سال میں لگان نہیں دیا تھا تو سا دھو وغیرہ کا دیا ہوا یا مانا ہوا لگان مادھو کا کچھلا لگان کیونکر ہو سکتا ہی اس واسطے عدالت نے نہ دلوا یا ہو گا۔

کاشت مکار۔ بھلا پھر مادھو سے کیونکر ہر دت جلتا۔

سمجھہ دار۔ ہر دت کو چاہیے تھا کہ جب اس نے ٹھیکہ پر دخل پایا تھا تو دیتا کہ مادھو کی قبولیت ہی یا نہیں اگر قبولیت نہوتی تو قبولیت مانگتا اور جو وہ دیتا اور زمین پر دخل بھی کیے رہتا تو بموجب دفعہ ۱۰۲ ایکٹ لگان کے میدخلی کا دعویٰ کرتا کہ مادھو نے ہماری زمین پر زبردستی دخل کیا ہو اسکا دخل اٹھا دیا جاوے

کہتے ہیں جیسے ماوہو نمبر وار کو حصہ لگان ترنت دیوے یا ماوہو زمین سے میں دخل ہو گیا ہو حصہ گز زمین پر جسکے نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ میں دخل پاوے۔ یا ماوہو نے جو دلا پانے پٹہ کا دعویٰ کیا ہو وہ دسمس ہو یا لاو مع اصل و حصہ خرچہ نمبر وار کو پندرہ روز کے بھیتیر دیوے و ایسا حکم دیکر عدالت راہ دیکھتی ہو کہ جو حکم ہو اس پر اسکی تعمیل جھگڑنے والے نے زبردستی کی آپ کریوین اور جسکو ایسا حکم ملتا ہو کہ نقد روپیہ پاوے یا زمین پر دخل پاوے یا اور طرح کا فائدہ اوس ڈوکری سے اٹھاوے اسکو ڈوکریداری کہتے ہیں اور دوسرے کو میون ڈوکری یعنی ڈوکری کا دیندار۔ اگر ڈوکری ہو نیکی بعد میون ڈوکری نے مان لیا اور بے زبردستی عدالت کے حکم کو قبول کر کے ڈوکری کے حکم کو پورا کیا رسید ڈوکریداری کی عدالت میں دیدیوے تو معاملہ ختم ہوا و اگر میون ڈوکری نے نہ مانا تو ڈوکریداری پھر لاچار ہو کر درخواست کرتا ہو کہ ڈوکری جاری کیجاوے اسوقت عدالت زبردستی اپنے حکم کو جاری کرتی ہو اسکو اجراے ڈوکری کہتے ہیں۔

کاشتکار۔ جب حکم ہو گیا کہ ماوہو حصہ دے یا ماوہو زمین پر دخل پاوے تو ترنت وہ حکم کیا جاری نہیں ہو سکتا جو اسکی راہ دیکھی جاتی ہے کہ جھگڑا آپ اوس حکم کی تعمیل کر لیں۔

سمجھ دار۔ بان جن ڈوکریون میں نقد روپیہ دینے کا حکم ہوتا ہو و نیکی تعمیل کی اگر ڈوکریداری درخواست ترنت کر دے تو اویسوقت ہو سکتی ہو اور جو حاکم آپ ہی بے ڈوکریداری کی درخواست کے حکم نہیں دیتے اسکا سبب یہ ہو

کہ اگر دیون ڈکری اوس ڈکری سے ناراض ہو تو اپیل کر لے۔

مثال

جیون خان نے نمبر دار پر بید غلی کا دعویٰ کیا اور بعد تحقیقات کرنے کے حاکم کو زبردستی نمبر دار کی ثابت ہوئی تو عدالت نے حکم دیا کہ نمبر دار ترنت جیون کو دس گز زمین پر جسکے نمبر ۱۸ و ۲۵ و ۲۸ و ۳۰ و ۳۲ ہیں دخل دیدیو اور عہدہ خرچہ مقدمہ کا بھی نمبر دار جیون خان کو دیوے + اسکو ڈکری کہتے ہیں + نمبر دار نے دخل تو زمین پر جیون خان کو گانون پر جا کر دیدیا مگر خرچہ بندیا اور آجکل میں چھ مہینے مال گیا تو جیون خان نے عدالت میں درخواست کی کہ نمبر دار گرفتار کیا جاوے + اسکو اجراءے ڈکری کہتے ہیں + عدالت نے اوس درخواست کو ویکھ کر پہلی مثل دفتر سے منگو کر مقابلہ کیا تو جیون خان کی درخواست کو واجب پا کر حکم دیا کہ نمبر دار کی ترقی کیجاوے۔ کاشتکار۔ تو کیا چھ مہینے تک ڈکری جاری ہو سکتی ہو۔

سمجھ دار۔ جس تاریخ کو ڈکری ہو اوس تاریخ سے تین برس تک ڈکری جاری ہو سکتی ہو لیکن تین برس کے بعد ڈکری پھر جاری نہیں ہو سکتی شاید تمہاری سمجھ میں چھ مہینے کے بعد ڈکری کا جاری ہونا بڑا اچھ معلوم ہوتا ہو اس واسطہ ہم پوچھتے ہیں کہ پانچ ہزار روپیہ کی ایک آدمی پر ڈکری ہو اور وہ روپیہ ندیوے و جو وقت ڈکری ہوئی ہو کچھ جایداد بھی اوسکے پاس ہو تو پھر کس طرح ڈکری ترنت جاری ہو ڈکری کو ضرور راہ دینی پڑے گی کہ جب دیون ڈکری کے پاس جایداد دیکھے تب مانگے جا ہو چھ مہینے میں

ڈکری کے روپیہ و نیو کا مقدور مدیون ڈکری کو ہو چاہے اس کے بھی آگے چل کر
کاشت کار۔ آپ کے کہنے سے میرا وہ اچرچ تو جاتا رہا مگر یہ اندیشہ پیدا ہوا
کہ جیسا آپ نے حال کہا وہ ہی حال ہو تو شاید بارہ برس میں بھی ڈکری کا پیو
نہ ملے اس واسطے اب یہ بتلایے کہ ڈکری کتنے دن تک جاری ہو سکتی ہو۔
سمجھ دار۔ جس تاریخ کو ڈکری ہو اس تاریخ سے لیکر اجراء ڈکری تین
برس تک ہوگی تین برس کے گزرنے پر پھر نہوگی۔
کاشت کار۔ یہ تو مدیون ڈکری کے بڑے فائدہ کی بات ہو کہ تین برس
کے بعد ڈکری آئی نہی ہوتی ہو۔

دفعہ ۱۱۸۔ ایٹ لکان

سمجھ دار۔ جبکہ ڈکریار ایک دفعہ تین برس کے بھیت ڈکری جاری کراد
اور روپیہ پورا وصول نہو و مقدمہ خارج ہو جائے تو پھر اجراء ڈکری کے
مقدمہ کے خارج ہونے سے تین برس کا حساب لگایا جائیگا اس واسطے ڈکریار
کو چاہیے کہ ہر سال یا دوسرے برس ڈکری کو جاری کرانا رہے اور سطح میعاً
بنی رہے گی وجہ تک روپیہ وصول نہو جائے جاری ہوتی رہیں گی۔
کاشت کار۔ آپ نے جو یہ کہا کہ اگر ڈکریار ڈکری کے جاری ہونے کی
درخواست کرے تو حاکم زبردستی کر کے ڈکری جاری کرینگے تو میں نہیں سمجھا
کہ زبردستی کیا ہوگی۔

سمجھ دار۔ اگر کسی کا دعویٰ ہو کہ پٹواری یا کارندہ یا نمبردار سے کاغذ
حساب کتاب کا دلا پازن اور حکم ہو جاوے کہ کاغذ پٹواری یا کارندہ یا نمبردار دیو
اور وہ نہ دیوے اور درخواست اجراء ڈکری کی ڈکری دار دیو سے تو مدیون ڈکری

حاکم دیوانی کے جملخانہ میں قید کا حکم دیون گے یا مدیون ڈکری کی جائداد کی
 قرقی کا حکم دینگے یا دونوں حکم دیون گے اور جب تک کاغذ مدیون ڈکری
 ندیگا مال بھی قرق رہے گا و مدیون ڈکری قید میں بھی رکھا جائے گا تب اپنی
 حساب کتاب دیکر مدیون ڈکری اپنی جان چھوڑائیگا اور جو ایسا بے شرم ہوا
 کہ چھ مہینے تک قید کی مصیبت جھیل گیا تو پھر قید البتہ نہ رہے گا اور اگر ڈکری میں
 کسی کو حکم ہوا کہ پٹہ یا قبولیت لکھ دیوے اور وہ نہ لکھے یا ڈھیل ڈھال کرے
 و اجڑے ڈکری کی درخواست گذرے تو مدیون ڈکری پکڑا جائے گا اور اس
 پکڑو پکڑ بھی پٹہ یا قبولیت نہ لکھے گا تو حاکم خود پٹہ یا قبولیت اپنی طرف سے
 لکھوا کر واپنا دستخط کر کے ڈکریار کو دیدیونگے اور وہ پٹہ یا قبولیت حاکم کا
 دستخطی و سیاہی سمجھا جائیگا جیسا مدیون کا دستخطی ہونا و اگر نقد روپیہ کی اجراء
 ڈکری ہوگی تو پہلی گھر گرتی یا یہی جائداد جو ایک جگہ سے اٹھا کے دوسری
 جگہ رکھی جاسکتی ہے جسکو جایدا و منقولہ کہتے ہیں نیلام کی جائے گی اور جو اس
 جائداد سے روپیہ ڈکری کا ادا نہوگا تو پھر گھر باغ وغیرہ جایدا جو ایک جگہ سے
 دوسری جگہ نہیں اٹھ سکتی نیلام ہوگی۔

کاشتکار۔ کیا لگان کی ڈکری میں مدیون قید بھی ہوتا ہے۔

سمجھ دار۔ ہاں جی پکڑا بھی جاتا ہے قید بھی ہوتا ہے اور وہ قید کیا ہے کہ ایک
 مصیبت ہے دیوانی جملخانہ میں قید ہونا و سیا تو نہیں ہے جیسا فوجداری جملخانہ
 میں قید ہونا ہوتا ہے اس واسطے کہ اپنی مرضی کے موافق کھانا کھانا ممکن ہے اور بعد
 خوراک بھی ڈکریار سے ۴ سے لیکر ۶ روز تک جیسا مناسب جانے دلاتی ہے

دفعہ ۱۱۲ کی کتاب لگان

دفعہ ۱۱۳ کی کتاب لگان

دفعہ ۱۱۴ کی کتاب لگان

دفعہ ۱۱۵ کی کتاب لگان

مگر وہ خوراک بھی ڈکری کے روپیہ پر بڑھتی جاتی ہے اور سطح اور ڈکری کا روپیہ وصول ہوتا ہے اور سطح وہ بھی مریون ڈکری کو دینے پڑتے ہیں البتہ اگر تک ڈکری ہو تو تین مہینے اگر صاف تک کی ہو تو چھ مہینے و جو اس سے زیادہ کی ڈکری ہو تو دو برس سے زیادہ مریون ڈکری قید نہیں رہ سکتا پر ڈکریاں کب ایسا نادان ہے کہ پوری مدت قید رکھا دے اس واسطے کہ تنور روپیہ سے کم کی ڈکری میں اگر مریون پوری میعاد قید کی پھیل جاوے اور حاکم بھی مناسب جانے تو ڈکری کے روپیہ سے بری ہو سکتا ہے مگر سو روپیہ سے زیادہ کی ڈکری میں چھ مہینے چاہے دو برس رہ کر بھی چھوٹے مگر ڈکری کے روپیہ میں جایدا جو اس وقت موجود ہو یا آگے چلکر مریون ڈکری کو ملی قرق و نیلام ہو سکے گی۔

کاشت کار۔ کیا عورتیں بھی اجراء ڈکری میں قید ہو سکتی ہیں۔

سمجھ وار۔ عزت دار عورتیں جو پردہ میں رہتی ہیں وہ تو اجراء ڈکری میں قید و گرفتار نہیں ہو سکتیں۔

کاشت کار۔ بھلا جو کنگال آدمی ہو اس کے قید سے ڈکریاں کا کیا فائدہ ہوتا ہے مگر ضد میں آکر ڈکریاں خواہ نخواہ قید کر دیتے ہیں۔

سمجھ وار۔ اگر ضد یا عداوت سے کوئی ڈکریاں کسی کنگال کو قید کر دیوے تو اس مریون ڈکری کو چاہیے کہ اپنی رہائی کی درخواست عدالت میں دیوے اور جو کچھ جایدا سو اسے اپنے یا گھر والوں کے پنہنے کے کپڑے یا کھیتی یا پیشہ کے ہتھیاروں کے اس کے پاس ہو یا منے والی ہو چاہے وہ جایدا واسی کے پاس کیے پس امانت ہو اس کی ایک فہرست لکھے اور فہرست میں ٹھیک پتا

دو ۲۴۸- ایکٹ ۸-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳

لکھ دیوے کہ وہ جایداد کمان ہو اور طرح ملے گی اور اپان و ہرم سے اوسپر لکھ دیوے کہ اور جایداد اسکے پاس نہیں ہو تو اوس فہرست کی نقل عدالت سے ایک میعاد میں ہو کے ڈکریدار کو دیکھا دینی کہ میعاد کے بھیتراوس ہائداد کو جو فہرست میں لکھی ہوئی ہیں نیلام کرانے یا یہ ثابت کرے کہ فریب سے مدیون ڈکری نے اپنی جایداد چھپائی یا ٹان می ہر پھر اگر اوس میاد میں ڈکریدار بد معاملگی مدیون ڈکری کی ثابت نہ کرے تو مدیون ڈکری تیرے چھوٹ جائیگا لیکن اگر کچھ سے بد معاملگی ثابت ہوئی تو مدیون پھر حصیا کا تیساقیمہ بھی ہو سکے گا اور فوجداری میں جھوٹی فہرست داخل کرنے کے واسطہ تحقیقات کو سپرد بھی ہو سکے گا۔

کاشتکار۔ باقی رکھنا حقیقت میں بہت براہی میری سمجھ میں تو اچھا ہو کہ اجراء ڈکری ہونے کے پہلے ڈکری کاروپہ دیدیوے۔

سمجھ دار۔ عقل مند کا تو یہ ہی کام ہے کہ بے نصیحتی اور رسوائی کے کام کرے پر یہ بات یاد رکھو کہ جو نقد روپیہ کی ڈکری ہو تو ڈکریدار کو اس میں روپیہ نہ دیو بلکہ عدالت ہی میں لیجا کر دیو اور رسید عدالت میں داخل کر دیو نہیں تو کبھی ڈکریدار بدل جاتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ روپیہ تو پایا ہو مگر اور قرضہ نہیں پایا ہو تب پری جھنجھٹ پڑتی ہے عدالت جہاں تک بن پڑتا ہے تحقیقات تو کرتی ہے مگر پھر بھی قانون میں حکم ہے کہ جو لین دین ڈکریدار و مدیون ڈکری عدالت کے باہر کریں اوسکی بابت عدالت کچھ سماعت نہ کرے۔

کاشتکار۔ جن کا نوٹ میں حق ادنیٰ پرانے زمینداروں پایا ہو اگر وہ مالک اعلیٰ کو قانون کی جمع نہ دین تو میں جانتا ہوں کہ وہ بھی ایسی ہی آفت میں پڑیں گے۔

نہایت اہم

نہایت اہم

سمجھ دار۔ شاید وہ اسی آفت سے بچیں اس واسطے کہ انکو تو زمین پر یہ بھی حق ہے کہ چاہیں بیچ لیں تو وہ اپنا حق بیچ کر یا تو خود ہی باقی ڈکری کی چکانگے اور جواب نہ بھیجیں گے تو عدالت سے بچنے کا حکم ہوگا لیکن جہاں تک بے بیچے ڈکریدار کا روپیہ مل سکے گا حقدار ادنیٰ کا حق نیلام سے بچایا جائیگا اور اسکی تہیہ یہ ہوگی کہ حقدار ادنیٰ کا منافعہ قرق کیا جاوے یا مستاجر میمن اوںکا قانون دیدیا جاوے جیسے ڈکری کا روپیہ آجاوے سو چاہے وہ حقدار ادنیٰ جو مدیون ڈکری ہی درخواست بھی نہ دیوے مگر ڈپٹی کمشنر صاحب خود ایسا بندوبست کریں گے اور خود مدیون ڈکری کی جائداد کے متمم بن جائیں گے اور ڈکری کے روپیہ ادا کرنے کے واسطے جو قانون اودہ میں باقی مالگذاری کے بابت جاری ہیں سب پر عمل کریں گے۔

کاشکار۔ آج تو صاحب بہت دیر ہو گئی اور مہینے بہت آپ کو بکوا یا اب حکم ہو تو رخصت ہوں کل پھر حاضر ہوں و رہی سہی باتیں دریافت کریں سمجھ دار۔ بہت اچھا آپ لوگ آرام کریں و خاطر جمع رکھیں کہ ہکو کچھ تکلیف نہیں ہوئی و کل پھر اگر آج ہی کے وقت آویں تو ہم خوشی سے جو پوچھو گے بتا دیں گے یہ سنکر سب گانون کے لوگ رخصت ہوئے فقط

دفعہ ۱۲۵۔ ایک گان۔ سرکار صاحب فیماثل کمشنر نے ۱۷۱۱ء سورج ۱۱ اگست ۱۸۹۴ء

تمام شد

حصہ چہارم مفید الزارعین

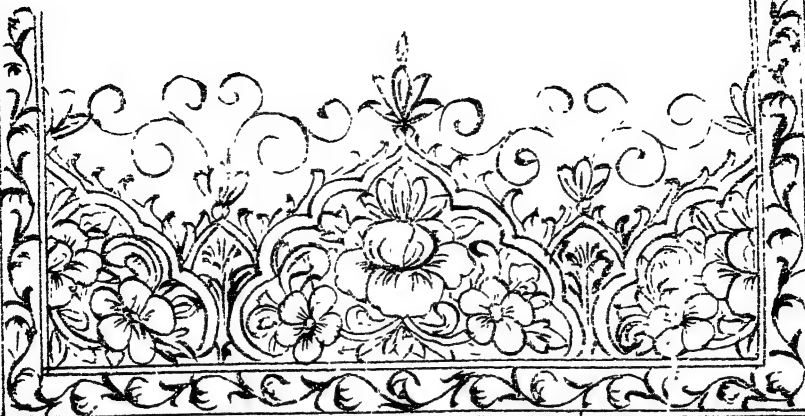
جسمین جمع قواعد میعاد حد سماعت و طریقہ تحریر عرضی دعویٰ
ہر قسم واپیل و دستور اجراء و ڈکری بطور بات چیت لکھے ہیں اور
دو جدولین شامل ہیں جس سے آسانی سے معلوم ہوتا ہے
کہ کس خاکم کے فیصلہ کی اپیل کس میعاد میں کمان ہو سکتی ہے
اور عرضی دعویٰ واپیل کس قیمت کے اسٹامپ پر لکھنی چاہیے
بنام نامی

صاحب جلیل الشان فہم المکان امارت وایالت مرتبہ بہت نبالت بہت
جناب کرنیل ایف آئی مکٹڈرو صاحب بہادر سکریٹری جناب
صاحب چیف کمشنر بہادر جناب سید غلام حیدر خان صاحب بہادر
اسٹراٹسٹکٹ خلع لکھنؤ پور کھیری نے مرتب کیا

بہ قدر وانی و اعزاز افزائی

جناب مرکز دارالناقب المفاجر و انبار المکارم و الماثر جناب مسٹر
کالین برونگ صاحب و رایم اے ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم ملک وہ

مطبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپی گئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم



چوتھے روز جب شکار آئے تو سمجھو دار صاحب نے کہا کہ کل شام کو تم تھکا
 گانون اور گھروں کے دیکھنے کے واسطے گئے تھے اور تمھارے گانون میں
 گھوڑا اور میلا پڑا ہوا دیکھ کر بہت گھن ہوئی اور بڑا افسوس ہو کہ تم لوگ
 ایسے چھوٹے چھوٹے ٹوٹے چھوٹے جھوٹے گھوڑوں میں رہتے ہو اور بدبو سنہ سونگھ
 کے جیتے ہو اگر ہم یہ سوچیں کہ یہ خرابی غلطی اور بے مقدوری سے ہو تو ایسا
 خیال ہم اس واسطے نہیں کر سکتے کہ تم میں سے جو مقدور والے ہیں ان کا بھی
 گھروں میں ہی میلا ہر جیسا ایک غریب کا یہ بُرائی صرف تم لوگوں کی عادت سے
 جاری ہو گئی ہو تم اسے یاد رکھو کہ دیکھنے ہی میں یہ گھن کی باتیں نہیں ہیں بلکہ
 اس سے بیماری پیدا ہوتی ہیں اچھا ہو کہ تم لوگ گھروں کو اونچا بناؤ اور ہوا دار
 رکھو کہ جسمیں گرمی اور دھوپ کا پکاؤ ہو اور چھپر نیچے نہ رکھو جس سے دھوپ کی
 گرمی اور برسات کی سردی تمھارے سردن پر نزدیک سے اثر نہ کرے اور لگنے کا

دور بھی کم ہو جاوے اور جاڑے میں بھی آرام پاؤں گے۔ بیل۔ باندھنے کے گھر رہنے کے گھر سے جدے رہو اور گائے بیلوں کے باندھنے کی جگہ پر کنارہ کوٹ کے چکا کرو و ڈھلوانس کرو کہ اونکا پیشاب گوبر میں نکلے اور مرانڈ پیسہ نہ ہو۔

کاشتکار۔ ہاں صاحب سرکاری تھانہ دار بھی صفائی کا روز حکم دیتے ہیں مگر ہم جانتے تھے کہ سرکار کا آئین کچھ فائدہ ہے۔

مجھے دار۔ یہ ہی تمہاری غلطی ہے کہ سرکار سے جو حکم تمہاری بھلائی کا تھا ہی اسکو تم جانتے ہو کہ سرکار کا کچھ فائدہ ہے مگر دیکھا کہ جب سرکار نے حکم دیا تھا کہ سب گائون و شہر کے رہنے والے آدمی گئے جاوین تو لوگوں نے بیوقوفی سے یہ سوچا کہ آدمیوں کا سرکار شمار کر کے دیکھے گی کہ کتنے آدمی ہیں اور پھر گھر پیچھے ایک ایک دو دو آدمی لیکر لڑائی میں بھجوائے گی اور اپنی نادانی کی سمجھ سے آدمی چھپا دیے ہمنے اون بیوقوفوں سے پوچھا کہ بھلا یہ تو سوچو کہ تمکو سرکار لڑائی پر بھجوا کر کیا بھرپاؤ لگی نہ تم سپاہی ہو نہ سپاہی کا کام جانتے ہو تو اونھوں نے جواب دیا کہ صاحب گائے گورو کی طرح ہلکے آگے فوج کے بھجا کر کٹوا دینگے یہ سنکر مکو بہت ہنسی آئی اور کہا کہ بھلا اگر سرکار کو یون ہی مارنا ہو تو گنتی اور شمار کی اپرا وہ کیوں لیتی یون ہی یہ حکم دیتی کہ مار ڈالو ویسے ہی تم لوگوں کا حال ہے ہمیشہ یاد رکھو کہ سرکار اپنے فائدہ سے زیادہ رعیت کا فائدہ چاہتی ہے۔

کاشتکار۔ ہمنے سنا ہے کہ سرکار سے ہر دعوے کے واسطے میعاد

مقرر ہوا اور جب وہ میعاد گزر جاتی ہے تو پھر دعویٰ نہیں سنا جاتا اس میں ہمارا کیا فائدہ ہے۔

سمجھو وار۔ ہاں ہر دعویٰ کے واسطے میعاد مقرر ہے اور میعاد مقرر ہونا ضروری ہے اگر میعاد نہ ہوتی تو ہر مہاکے وقت تک کے مقدمہ پیش ہوتے اور مرے ہوئے آدمی گواہی کے واسطے بلانے پڑتے۔

کاشتکار۔ سرکار نے جو قاعدہ مقرر کیا چاہے ہمیں برا معلوم ہو چاہے اچھا ہم اس کو سدھارتو سکتے ہیں نہیں پھر اس کی کھوکھا دے کیا پر وجہ آپ ہکو یہ بتا دیں کہ کون دعویٰ کب تک سنا جاتا ہے۔

سمجھو وار۔ جتنے قسم کے مقدمے کاشتکار اور مالک کے بیچ میں یا مالکوں کے حصہ داروں یا معافیہ داروں کے آپس میں ہو سکتے ہیں اور ایکٹ لگان کے قاعدوں کے موافق فیصلہ ہوتے ہیں ان سب کی نالیش اس روز سے کہ جہن مالش کرنے کا سبب پیدا ہو جاوے سال بھر کے بھیرنے جاتے ہیں سال گزرنے پر سماعت نہیں ہوتی پر لگان کے دعویٰ کے واسطے یہ قاعدہ نہیں ہر قرتی بیجا اور زبردستی لگان وصول کرنے کی میعاد تو ہنسنے تکو بتلائی بھی ہے مگر پھر ہم تفصیل وار بتلاتے ہیں لگان دلا پانے کا دعویٰ اس روز سے کہ جہن لگان ادا ہونا چاہیے تھا اور نہ ادا ہو تین برس کے اندر سنا جاتا ہے اور قرتی بیجا اور مٹائی یا غلہ کے قیمت کی تشخیص یا کنکوت کی جس روز سے جھگڑہ پیدا ہوئی ہے اس کے اندر سماعت ہوتے ہیں اور دلا پانے پٹہ یا قبولیت کا دعویٰ اسی وقت تک سنا جاتا ہے کہ جب تک زمین پر دخل موجود ہو۔

دفعہ ۱۰۱۔ ایکٹ لگان دفعہ ۱۰۲۔ ایکٹ لگان دفعہ ۱۰۳۔ ایکٹ لگان دفعہ ۱۰۴۔ ایکٹ لگان

کاشتکار۔ آپ نے جو یہ کہا کہ جس روز سے ناش کا سبب پیدا ہوا اس روز سے میعا و گنی جاتی ہو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

سمجھ دار۔ ہر مقدمہ کی کچھ جڑ ناش کرنے کی ہوتی ہو تو جس روز سے جڑ ناش کی پڑی ہو یہ سبب بتلایا ہو دیکھو نمبر دار تکموز مین سے بیدخل کرے تو جہد ن تکموز بیدخل کیا اور سیدن تو ناش کی جڑ پڑی اگر تکموز مین سے نمبر ۱ بیدخل نکرتا تو ناش کا ہے کی ہوتی یا جہد ن تھے نمبر دار سے روپیہ کی رسیہ مانگی اور اس نے نہ دی تو اسی روز سے ناش کی جڑ پڑی۔

کاشتکار۔ ہم نے سنا ہے کہ دعویٰ کی عرضی لکھنا بہت مشکل ہے اس واسطے کبھی کبھی ایک ایک عرضی کی لکھائی دو روپیہ تک لکھنے والے نے لیتے ہیں اس واسطے ہم چاہتے ہیں کہ آپ بتلا دیں کہ عرضی مین کیا لکھا جاتا ہے۔

سمجھ دار۔ عرضی لکھنا کچھ مشکل نہیں ہے مان اتنا ضرور ہے کہ عرضی مین جو باتیں لکھنا دیوانی کے قانون کے موافق مقرر ہیں وہ لکھی جاویں اور ان کے سواے نام گانون اور پر گنہ بھی لکھنا چاہیے و اگر دلا پانے لگان کا دعویٰ ہو تو سال بھر کے لگان کی تعداد اور جو او سمین سے وصول ہوا ہو و جو باقی رہا ہو اس کی تفصیل اور اسکا بیوراکہ کب کی وہ باقی ہے اور کب ادا ہونا چاہیے تھی و اگر اضافہ یا کمی لگان یا بیدخلی یا عذر داری اطلاق غلامہ سے یا عذر داری بیدخلی زمین یا دلا پانے خلی زمین کا دعویٰ ہو تو عرضی مین زمین کی تعداد اور پتا ٹکھانا اور زمین کا نام اور نمبر اور اگر دعویٰ دلا پانے پٹہ کا ہو تو او سمین اور کھیتوں کے نمبر جنکا پٹہ درکار ہے اور وہ میعا و جنکا پٹہ چاہیے اور لگان کی تعداد اور اس کے ادا ہونے کی تاریخین و اور جو شرط

ہوئی ہو و اگر بٹائی کا پٹہ ہو تو بچے حصہ ٹھہرے ہوں اور نکاحا حال اور اسکی شرح کہ کب
و کس جگہ وہ حصہ دیے جائیں گے لکھنا چاہیے۔

کاشتکار۔ دیوانی کے قانون کے موافق عرضی میں کیا لکھا جاتا ہو۔

سمجھ دار۔ سنجوئی مکویہ باتیں یا دہنیں رہیں گی سننے سے کیا فائدہ ہوگا۔

کاشتکار۔ پھر بھلا صاحب کیا کریں اگر آپ کہیں تو ہم لکھ لیں۔

سمجھ دار۔ آج تم لکھ لو گے پھر کل بڑہ نہ سکو گے تو ناگرمی بھی لکھنا جانتے ہو۔

کاشتکار۔ نہیں ہم تو نہیں جانتے پر آپ کہیں تو کیتھی میں لکھ لیں۔

سمجھ دار۔ نہیں نہیں ہم یہ صلاح نہ دینگے بھلا کوئی برہمن تمہارے گانوں میں نہیں ہو

کاشتکار۔ ہمارے گانوں میں تو نہیں ہو مگر یہاں سے نزدیک ایک بڑے
گنی پڈت رہتے ہیں اگر آپ کہیں تو اوکو بلا دین۔

سمجھ دار۔ ایسے گنی آدمی کو پہلے سے بلانا چاہیے تھا اب جلدی بلاؤ تو ہم

عرضی کے نمونہ لکھوا دین گے جو ہمیشہ تمہارے کام آویں خیر زبانی بھی سنو کہ ہر

عرضی میں پہلے نالاش کرنیوالے کا نام اور تھوڑا سا اوسکا پتا کہ کمان وہ رہتا ہو

دوسرے جس پر نالاش ہو اوسکا بھی نام اور پتا اور اوسکے رہنے کا ٹھکانا تیسرے

دعویٰ کا مطلب اور جس چیز کا دعویٰ ہو اوسکا میورا اور یہ کہ دعویٰ کرنے کی جڑ کب

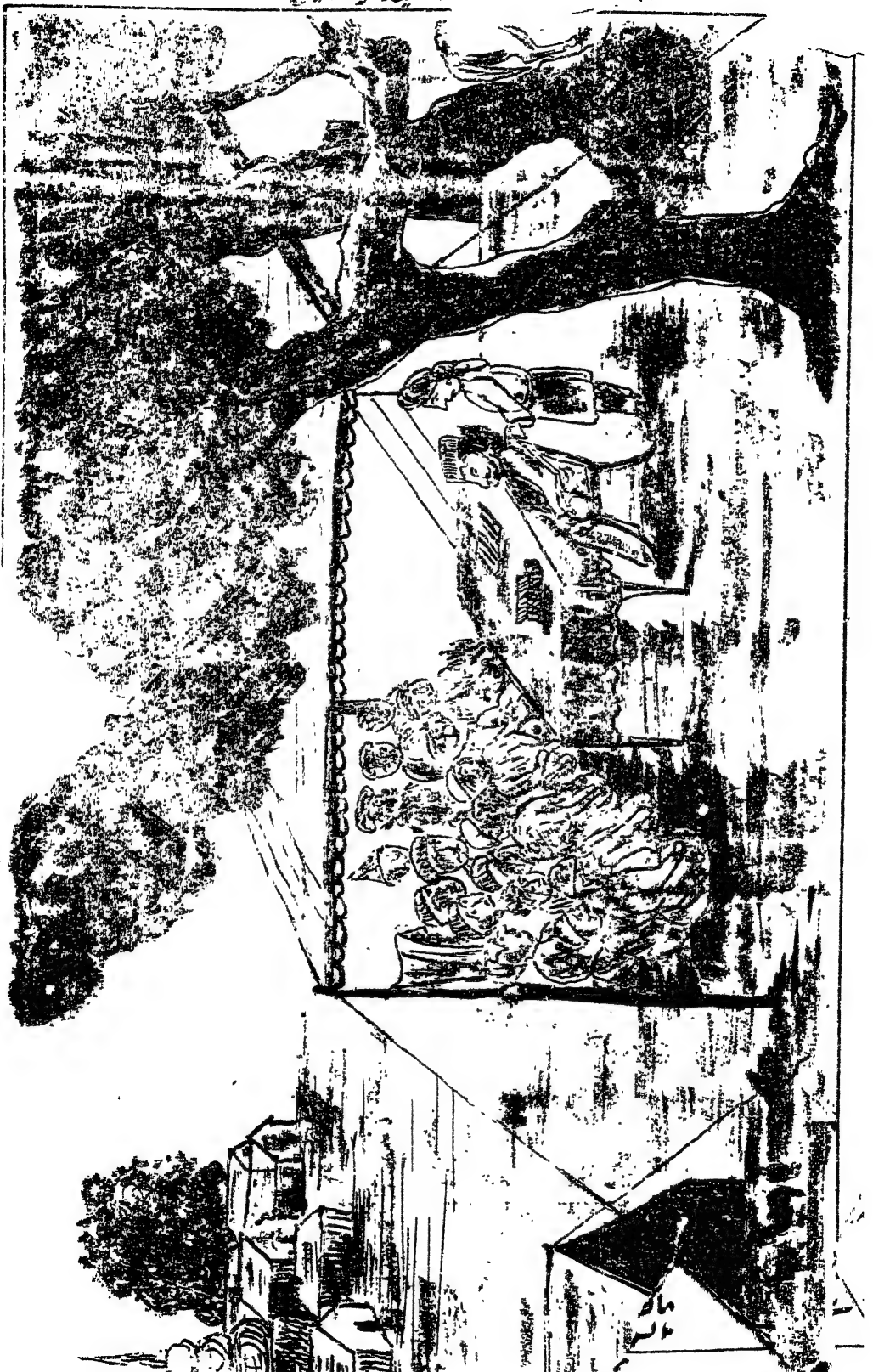
پڑی اور کس تاریخ کو وہ جڑ نالاش کے لائق ہوئی اور اگر میعاد سماعت کی گزر گئی ہو

تو اوسکی بابت وجہی عذر جو قانون کے موافق معاف ہو سکتا ہو جیسے نالاش کرنیوالا

نابلغ تھا یا دیوانہ تھا لکھنا چاہیے۔ بعد اسکے کاشتکار تھوڑی دیر چپ ہوئے تھے
کہ پڈت جی آئے اور سلام کر کے مان آور سے بیٹھے تو سمجھ دار صاحب نے پوچھا کہ اچھا

دعویہ ۲۹- ایکٹ ۱۸۵۸ء

پتہ



کیا نام ہو انھوں نے بتلایا کہ مجھے گنیش پر شاد کتے ہین پھر وہاں کے سب آدمیوں نے
ہینڈت جی کے علم اور گن کی بہت تعریف کی تو سمجھ دار صاحب نے کہا کہ ہینڈت جی
ہم کو بڑا افسوس ہو کہ ان لوگوں نے پہلے سے آپ کو نہیں بلایا۔
کاشتکار۔ اب تو مہربانی کر کے جیسا آپ نے وعدہ کیا ہو غرضیوں کا نمونہ
لکھوا دیجیے۔

سمجھ دار۔ اچھا ہینڈت جی ذرا تکلیف کر کے اپنے غریب کاشتکاروں
کے واسطے تھوڑی تکلیف کر کے لکھیے۔

مثال اول

ضمن ۱۔ الف دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان

استانپ
عصر
۱۲۷

قبولیت دلا پانچا دعویٰ
شیرخان ولد امیر خان نمبر دار موضع رسول پور پر گنتہ پھول پور مدعی

بنام
ما دھو ولد سا دھو قوم کورمی ساکن رسول پور پر گنتہ پھول پور مدعی علیہ
دعویٰ دلا پانچ قبولیت سے بیگہ قطعات ذیل واسطہ تین سال کے
من ابتداء ۱۸۵۵ء لغایت ۱۸۵۷ء بہ لگان ۱۷۵۵ جو ۵۔ اکتوبر کو صہ
۵۔ دسمبر کو صہ ۵۔ اپریل کو صہ ۵۔ مئی کو صہ ۵۔ ادا ہوا کریں گے

پیرا	گولربا	چھولما
نمبر ۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
سے بیگہ	ماہ	ماہ

۱۵۔ جون ۱۹۵۷ء کو اراضی مذکور مدعی علیہ نے لی اور قبولیت دینے کا وعدہ کیا مگر باوجود تقابض ہونے اراضی مذکور قبولیت نہیں دی تھی ۱۵۔ جون مذکور بنائے دعویٰ و ظہور دعویٰ ہو۔

مین شیرخان مدعی اس بات کا مقرر ہون کہ بیان
اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

الغیر
شیرخان نمبر دار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور
معروضہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۷ء

مثال دوم

ضمن ۲۔ الف دفعہ ۸۳ ایکٹ لگان دعویٰ لگان :
دلسکھ رائے ولد منسکھ رائے قوم کایت نمبر دار رامپور پرگنہ بھگوان پور رامپور
بنام

امید رائے ولد مہت رائے قوم کایت کاشنگار رامپور پرگنہ بھگوان پور ساکن موضع کومر علی
مکہ لگان قسط نمبر ۱۹۵۷ء بر بنائے پٹہ قبولیت و واصلہ باقی دستخطی پور
جو موافق شرط قبولیت ۵۔ نومبر ۱۹۵۷ء کو ادا ہوئی چاہیے تھی و ادا
نہیں ہوئی تھی وہ ہی تاریخ بنائے دعویٰ اور ظہور دعویٰ ہو۔

مین دلسکھ رائے مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان
اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

الغیر
دلسکھ رائے نمبر دار رامپور پرگنہ بھگوان پور
بقلم خود معروضہ یکم دسمبر ۱۹۵۷ء

تیسری مثال

ضمیمہ ۲۔ نفع ۶۲۔ ایکٹ لگان



دعویٰ اضافہ

راج فتح چند تعلقدار امیر نگر پرگنہ وزیر پورہ نمبر در موضع چین پور پرگنہ وزیر پور مدعی

بنام

حبیب اللہ خان ولد مجید خان قوم افغان کاشتکار موضع چین پور پرگنہ وزیر پور مدعی علی

دلاپاسے اضافہ عدہ ۵۰۰ لگان عدہ ۱۰۰ راضی پر من ابتدا سے

۴۵ فصلی بابت نمبر ۳ و ۳۸ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۵ و ۴۶

۵۸ و ۵۹ و ۶۲ و ۶۸ جو موافق میڈریت منسلکہ عرضی ہذا و وجہ اول نمبر ۳۲

ایکٹ لگان نومہ مدعی علیہ واجب الادا تھا و نامبرہ سٹے ۱۵۱۔ اپریل ۱۸۷۵ء

کو اضافہ دینے سے انکار کیا منداوہ ہی تاریخ بنائے دعویٰ و ظہور دعویٰ ہو

مین فتح چند مدعی اس بات کا مقدمہ کہ بیان

اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم یقین کے صحیح ہو

العسید
فتح چند

راج فتح چند تعلقدار امیر نگر پرگنہ وزیر پور مدعی علی
کارندہ مختار عام
۱۸۷۵ء

چوتھی مثال

ضمن ۴- الف دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان

اسٹامپ
۱۴

بیدخلی

جوالا سنگہ ولد دیہی سنگہ قوم ٹھا کر نمبر وار موضع دھنکر وا پر گنتہ پیر پور مدعی

بنام

چین ولد رامو قوم کورمی ساکن و کاشنکار موضع دھنکر وا پر گنتہ مذکور مدعی علیہ

بیدخل کیے جانے مدعی علیہ اراضی عگہ لگانی عہ سے جسکے نمبر ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ مین اور بر بنائے پٹہ قبولیت من ابتداء سے لے کر لغایت ۱۹۷۹ء تین سال کو قبضہ مدعی علیہ مین دی گئی تھی بوجہ عدم ادا سے عہ لگان جو ۵- اکتوبر ۱۹۷۹ء و ۵- دسمبر ۱۹۷۹ء الیہ ۵- اپریل ۱۹۷۹ء و ۵- مئی ۱۹۷۹ء کو واجب الادا تھے و منجانب مدعی علیہ ادا نہیں کیے گئے کہ وہی تاریخ بنائے دعوی و ظہور دعوی ہو۔

مین جوالا سنگہ نمبر وار مدعی مقراں بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

العہ
جوالا سنگہ نمبر وار دھنکر وا پر گنتہ پیر پور
مزدفعہ ۲۰ مئی ۱۹۷۹ء

پانچویں مثال

ضمن ۴- الف دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان

اسٹامپ
۱۴

بیدخلی رعایا

شیواج سنگہ ولد جگر اراج سنگہ نمبر دار موضع رام پور پر گنہ پیر پور مدعی

بنام

لال مند ولد بے سکھ کور می ساکن و کاشتکار موضع مذکور مدعی علیہ

و بعد

بیدخل کیے جانے و منسوخ ہونے پٹہ عگہ بنجر لگانی عدہ نمبری ۲۰۵ و ۲۰۶ جو بر بناس قبوئیت واسطہ پانچ سال کے من ابتدا سے ۱۲۰۵ لغایت ۱۲۰۷ فصلی مدعی علیہ کے قبضہ میں اس شرط سے دیا گیا تھا کہ ۱۲۰۷ کے اپریل میں کل بنجر کو جوت کے کھیت کر دو لگا اور مدعی علیہ نے جوت ک کھیت نہیں کیا کیونکہ ۱۲۰۷ کے تاریخ بناسے دعویٰ اور ظہور دعویٰ ہو۔

میں شیواج سنگہ نمبر دار مدعی اس بات کا مقربہ کہ بیان میں مدعی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہو

العد
شیواج سنگہ نمبر دار موضع رام پور پر گنہ پیر پور
بقلم خود معروفہ ۱۵- مئی ۱۲۰۷

چھٹون مثال

ضممن ۲- الف دفعہ ۸۳- ایکٹ لگان بیدخل رعایا

اسامیہ
محکمہ
۱۲۰۷

شیواج سنگہ ولد جگر اراج سنگہ نمبر دار موضع رام پور پر گنہ پیر پور مدعی

بنام

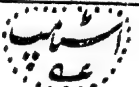
سچت سنگہ ولد نہمت سنگہ کاشتکار و ساکن موضع مذکور مدعی علیہ

دعو

بیدخل کیے جانے و منسوخ ہونے پٹہ مو عسگر اراضی لگانی مدعی جو برہنہ
ایک پٹہ قبولیت پانچ ال کو من ابتدا سے لے کر لغایت ۱۸۸۱ فصلی مدعی علیہ
نے واسطہ فرودہ کرنے کے لئے تھی۔ جسکے نمبر ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲
و ۹۳ و ۹۵ و ۹۶ ہیں و مدعی علیہ نے خلاف معاہدہ قطعہ نمبری ۹۲ و ۹۳ پر
۱۵۔ جون ۱۸۸۱ کو باغ آم کا لگایا و عہد شکنی قبولیت سے کی لہذا کل اراضی
سے مستوجب بیدخلی ہو گیا ہے۔

مین شیواج شنگہ نمبر دار مدعی اس بات کا مقرون کرین
اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
الشیواج شنگہ نمبر دار موضع رام پور پرگنہ
پیر پور مدعی معروضہ ۵۔ اپریل ۱۸۸۱ء

ساتویں مثال

ضمن ۵۔ الف دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان  فقہید حساب

محبوب حسین سربراہ کار کورٹ آف وارڈس تعلقہ کمالی مدعی
بنام
خوب چند ضلع دار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور مدعی علیہ

دعو

دلایا پانے حساب و اہل باقی اور جمع خرچ موضع کمال پور بابت ۱۸۸۱ فصلی قبل

ہونے کورٹ آف وارڈس مدعی علیہ نے باعتبار اپنی خدمت ضلع داری کے مرتب کیا تھا و بروقت مطالبہ اوسکو داخل کرنا لازم تھا مگر باوجود مطالبہ نمبر ۳۰ نے۔ جون ۱۸۸۰ء کو مانگنے پر نہیں دیا وہی تاریخ بنائے دعویٰ ظہور دعویٰ

میں محبوب حسین سربراہ کار کورٹ آف وارڈس مدعی مقرر
بات کا ہون کہ بیان اس عرضی دعویٰ کا بقدر میر علم و تعین کے صحیح ہے

الح
محبوب حسین سربراہ کا رتعلقہ کمالی
معروضہ یکم اگست ۱۸۸۰ء

آٹھویں مثال

ضمن ۵۔ الف دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان (اسامیہ) فہمید حساب

رام چرن ولدہ لکا پرشا و قوم اگر والہ نمبر وار موضع اہٹ پرگنہ بشن پت مدعی

بنام
سیٹل پرشا و پٹواری موضع اہٹ ساکن پریا پرگنہ بشن پت مدعی علیہ

دعویٰ

ولاپانے مامعہ بر بنائے و صلباتی نوشتہ مدعی علیہ آمدنی قسط مئی ۱۸۸۰ء
جو بحیثیت پٹواری و کار نگری مدعی کے مدعی علیہ نے اسامیان موضع
اہٹ سے وصول کیے اور ۳۰۔ مئی ۱۸۸۰ء تک مدعی کے پاس داخل کرنا چاہیے تھا
حالانکہ مدعی علیہ نے داخل نہیں کیے کہ وہ ہی تاریخ بنار دعویٰ و ظہور دعویٰ ہے۔

مین رام چرن مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان اس
عرضی و دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

الغرض
رام چرن نمبر وار موضع اہمٹ پر گنہ بٹن پٹ
معروضہ یکم جون ۱۸۸۵ء بقلم خود

نوین مثال

ضمن ۶ **اسٹاپ** استقرار حق قبضہ داری
نانک سنگھ ولد بناسنگ قوم ٹھاکر جنوار کاشنگار موضع سرمن پور پر گنہ فیروز پور مدعی

بنام
مہاراجہ جوبار جہ سنگھ تعینت دار فیروز پور
مدعی ضمیمہ

استقرار حق قبضہ داری عسکری زمین جریبی واقعہ سرمن پور یعنی قطعات
۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ بہ لگان عسکری برہنہ
قبضہ موروثی زمین داری قدیم جس سے مدعی علیہ نے ۳۰ جون ۱۸۸۵ء کو انکار کیا
کہ وہ ہی تاریخ بنائے دعویٰ اور ظہور دعویٰ ہے۔

مین نانک سنگھ مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان اس
عرضی و دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

الغرض
نانک سنگھ کاشنگار موضع سرمن پور پر گنہ
فیروز پور معروضہ ۱۵ اگست ۱۸۸۵ء

دسویں مثال

ضمن ۷۔ ب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان سایپ دلاپانے پٹہ

شمشیر خان ولد امیر خان کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی

بنام

مدعی علیہ

شمشیر خان نمبر دار موضع مذکور

و محو

دلاپانے پٹہ سے بگیہ زمین قطعات ذیل واسطہ پانچ سال مورخہ ۱۸۷۸ء لغایت

۱۸۷۹ء فصلی ولگان سے۔ جو عک ۵۔ اکتوبر عک ۵۔ ستمبر کو عک

۵۔ اپریل کو عک ۵۔ مئی کو ادا ہونا چاہیے پھول پوری باغ والہ

نمبر ۳۲
نمبر ۳۲

۱۵۔ جون ۱۸۷۸ء کو یہ تحریر اقرار نامہ مدعی علیہ نے زمین دہی و پٹہ دینے سے

باوجود قبضہ مدعی ۳۰۔ جون کو انکار کیا کہ وہ ہی تاریخ بنائے دعویٰ ملوڑ دعویٰ

میں شمشیر خان مدعی مقراں بات کا ہون کہ بیان اس

عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و تحقیق کے صحیح ہے

نشانی

شمشیر خان کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی
معرضہ ۱۵۔ جون ۱۸۷۸ء

گیارہویں مثال

ضمین ۸ دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان



عذر داری

دل تھمن سنگہ کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی

بنام

مدعی علیہ

شیر خان نمبر دار موضع مذکور

قائم رہنے دخل معکے اراضی نمبری ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ لگانی معے بر بنائے پٹہ دوامی کہ جس اراضی کے قبضہ چھوڑنے کے واسطے ۲۰ - اپریل ۱۸۸۴ کو مدعی علیہ نے اطلاع نامہ جاری کرایا ہے اور وہ ہی بتایا دعویٰ اور ظہور دعویٰ ہے۔

میں دل تھمن سنگہ مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ پرن

اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نشانی

دل تھمن سنگہ کاشتکار موضع رسول پور پرگنہ پھول پور مدعی

بارہویں مثال

ضمین ۹ ب دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان



معاوضہ

نصیر خان ولد امیر خان قوم افغان کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور مدعی

بنام

جے نرائن سنگھ نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ

دعوہ

دلا پانے سے برسیل معاوضہ وصول کرنے لگان خلاف قانون کے جو مدعی علیہ نے بتعیناتی شحہ سے غلہ گھوٹ پیدوار قطعات نمبری ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ جو بر بنائے پٹہ قبولیت بہ قبضہ مدعی سے لگان پر تھے بالجبر بدست پورن تیلی ساکن جمال پور ۱۵۔ مئی ۱۸۷۷ کو لٹے پر کپڑا دے ہر جہ جو جو ضبطی غلہ مذکور مدعی کو عائد ہوا چنانچہ ۱۵۔ مئی ۱۸۷۷ تاریخ بناء و ظہور دعویٰ ہے۔

میں نصیر خان مدعی اس بات کا مقہون کہ بیان

اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

نصیر خان بقلم خود

نصیر خان کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور
معدنہ کبریا جہان سنگھ

تیرہویں مثال

ضمن ۹ ب دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان اسٹامپ

معاوضہ

اسٹامپ
عصر

بل تھمن سنگھ ولد ملی سنگھ قوم ٹھاکر کاشتکار موضع جمال پور پرگنہ کمال پور مدعی

جے نراین سنگہ نمبر وار موضع مذکور بنام
مدعی علیہ

دلا پانے سے معاوضہ وصول کرنے سے لگان زائد از پٹہ مرقومہ ۱۴ جون
۱۹۶۹ء بابت قطعات کجور بانمبر ۳۸۹ و جمنہا نمبری ۳۸۷ و گولر بانمبر
۳۸۸ و کجھوانمبر ۳۸۹ و بنجر نمبری ۵۸۷ جنکا لگان سے تھا و
مدعی سے دے چکا تھا باوجود اس کے ۱۵- جون ۱۹۶۹ء کو مدعی کے
لڑکے ماکھن سنگہ کو پکڑ کے بٹھالا و مدعی کی جو رو سے دے لے لیا ہو
و باوجود حساب سے زائد واپس نہیں کیا اور اس واسطے سے وصول زائد
از لگان و صر معاوضہ نقصان کا مدعی علیہ دیندار ہو گیا ہو ۱۵- جون
تاریخ بنا سے دعویٰ ہو و ۲۵- جون ۱۹۶۹ء جس تاریخ واپسی سے
مدعی علیہ نے انکار کیا ظہور دعویٰ ہے۔

مین دل تھمن سنگہ مدعی اس بات کا مقرر ہون
کہ بیان میں ضمنی دعویٰ کا بقدر میرے علم یقین کے صحیح ہو
علامت نشانی

مدعی علیہ سنگہ کا اشتکار موضع جال پور کجھوانمبر ۳۸۹
و بنجر نمبری ۵۸۷

چودھویں مثال

معاوضہ

اسٹامپ

ضمن ۹ ب دفعہ ۸۲- ایکٹ لگان

جبارخان ولد تھارخان قوم مٹیچان کاشتکار جلال پور پرگنہ حیدرآباد مدعی

بنام

مدعی علیہ

مداری تیموری نمبر دار موضع مذکور

دعوہ

ولاپانے سے معاوضہ نہ دینے رسید و لگان اراضی نمبری ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ جو مدعی علیہ نے ۱۵۔ جون ۱۸۷۸ء کو وصول پایا و اسکی تاریخ کو دینے رسید سے انکار کیا و مدعی کو ناش کرنے پر مجبور کیا چنانچہ وہ ہی تاریخ بنسار و ظہور دعوئی ہے۔

مین جبارخان مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان

اس عرضی دعوئی کا بقدر میرے علم و یقین کیے صحیح ہے

علامت نشانی

جبارخان کاشتکار جلال پور پرگنہ حیدرآباد مدعی علیہ

پندرہویں مثال

بیدخلی

اسٹامپ

ضمن اب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان

مدعی

غزیز الدین ولد سعید الدین ساکن حمید پور پرگنہ رشید پور

بنام

مدعی علیہ

مصلح الدین ولد کریم الدین نمبر دار موضع مذکور

دعوہ

دخیلابی لکھ پڑا بلخ جسکی اراضی نمبر ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ پر یہ تعداد
 دیکھیے یا پیش ہوئی تھی و بر بناء بیغنا منہ نوشتہ اکرام علی مدعی مسئلہ فصلی
 سے قابض تھا ۱۵۔ منی ۱۸۸۶ کو مدعی علیہ نے خلافت قانون بیدخل کر دیا ہے
 کہ وہ جیسا تاریخ بناء و ظهور دعویٰ ہر قیمت ملالہ ہے۔

مین عزیز الدین مدعی اس بات کا مقرر ہون کہ بیان
 اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

الحکم
 عزیز الدین ساکن جمید پور پرگنہ رشید پور
 معروضہ ۱۵۔ نومبر ۱۸۸۶ء بقلم خود

سولہویں مثال

بیدخلی بالجبر

اسٹاپ

حب دفعہ ۱۰۲۔ ایکٹ لگان

جسوت سنگہ ولد بھوپ سنگہ قوم ٹھاکر جنوار پٹی دار موضع تکھا پرگنہ سکند پور مدعی

بنام

مدعی علیہ

چوہا رچہ سنگہ ولد گمان سنگہ پٹی دار موضع مذکور

دعوہ

دلا پانے بنجر لگانی ۵۵ نمبری ۳۵ و ۳۶ عکے جو واسطہ گھاس کے
 بہ قبضہ مدعی بر بن ترقیم خانگی ۶۶ سے بہ قبضہ مدعی تھا ۱۵۔ اگست

۱۔ شہ کو مدعی علیہ نے بی غل کر کے حصہ کی منفعت سے محروم کیا ہے
چنانچہ ۱۵۔ اگست ۱۹۶۹ء تاریخ بنا اور ظہور دعویٰ ہے۔
میں جیونت سنگہ مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان اس
عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
علامت نشانی

عرف جیونت سنگہ پوری دارموضع پر گرنہ سکند پور مدعی ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء

ستمبر جون مثال

ضمن اب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان **اسٹاپ** قرقی جیجا

بدری ولد بھوانی قوم کورمی ساکن وکاشکار موضع بنہرا پر گرنہ سکند پور مدعی
بنام
جو ارضن ولد لا معلوم نمبر دار موضع و پر گرنہ مذکور مدعی علیہ

دعو

عذر داری قرقی جیجا جو ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۹ء کو بعض بقایاے لگان پر
کھیت نمبری ۸۷ مدعی علیہ نے مٹا گھون پیداوار کھیت مالیت مار
نمبری ۱۰۲ باوجود ہونے پٹہ جدا گانہ قرق کر لیا ہے حالانکہ قانوناً ایسی پیداوار
کا قرق کرنا ناجائز ہے اور قابل واگداشت ہے۔

میں بدری مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان اس

عرضی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
علامت نشانی
عوض کا شککار موضع نہارا اور سندھو
مدرسہ ۱۰۔ منی جوت دا عین
تعلیم بندہ علی عارض
بی بی

اٹھارہویں مثال

ضمن ۱۲ دفعہ ۸۳۔ ایکٹ لگان اسٹامپ
کی لگان
جسوت ولد منونت قوم کا چھی ساکن زور آور پور پر گنہ پلپا مدعی
بنام
ممتاز خان ولد سردراز خان قوم مسلمان نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ
دعو

کی لگان ۵ منجملہ ۵ لگان قطعات کچرا و بچرا نمبر ۴۹ و ۴۹
جکا پٹہ ۳۰ سالہ من ابتدا ۱۷۶۱ تا لغایت ۱۷۶۲ اور بوجہ طغیانی دریا
چو کا منجملہ ۵ لگان زمین کے ۳۰۔ اگست ۱۷۶۹ کو عکہ زمین لٹکر دریا
مذکور میں مل گئی اور نمبر دار مدعی علیہ کی نہیں کرتا اور ۳۰۔ ستمبر سے پورے
لگان کا متقاضی ہو کہ وہ ہی تاریخ ظہور و عوملی ہے۔
میں جسوت مدعی اس بات کا مقرر ہون کہ بیان اس

عوضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح و درست ہے
علامت نشانی

عوضی دعویٰ جو موت کا شکار موضع زور اور پور
پرستہ پلایا موضع ۱۵۔ اکوٹہ علیہ
تقریباً صلاح الدین علیہ

اونیسویں مثال

ضمن ۱۳ اب دفعہ ۸۲۔ ایکٹ لگان اسٹاپ
دعویٰ اصلاحات

جیدت ولد شیو دت قوم برہمن ساکن جین پور برگنہ رسول پور مدعی

بنام
جنگ باز خان ولد امیر خان نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ

دعویٰ
دلاپانے سال ۵ معاوضہ اصلاحات قطعات کلیا نمبر ۴ و پھلواری

نمبر ۸۰ و ۸۱ جہمین بھرت سال ۵ مدعی نے باعتبار قبضہ موروثی

اپریل ۱۹۶۸ء میں کنوان سچتہ بنایا تھا و مدعی علیہ نے بلا نظر صرف مدعی

اراضی مذکور سے بیدخل کرنے کے لیے ۲۶۔ مئی ۱۹۶۸ء کو اطلاع نامہ

جاری کیا ہے اور اسی وجہ سے مدعی علیہ دیندار دعویٰ مدعی حسب نعت

۲۲ و ۲۳ و ۲۴ ایکٹ لگان ہو گیا ہے چنانچہ وہ ہی تاریخ ظہور دعویٰ ہے

میں جیدت مدعی سقراس بات کا ہون کہ بیان

اس عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کی صحیح ہر
نشانی

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی
مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام
تالیف و تصنیف

بیسویں مثال

ضمن ۲۴ دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان  بٹائی

چرند و لد نرند قوم چار کاشتکار مرگا کھیرہ پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

ولید سنگھ نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ

و راجو

قطعات بکریا و منڈریا جو بقرار داد بٹائی بحصہ مساوی اس شرط سے
پہ قبضہ مدعی ہیں کہ قبل درو کے کوت ہو جاویگا مگر باوصف یاد وہی
از جانب مدعی و گذرنے ۳۰ - مارچ مدعی علیہ کی جانب سے کچھ بندوبست
کوت کرنے کا نہیں ہوا لہذا مدعی مجبور ہوا ہے کہ عدالت سے درخواست کرے
کہ بہ تعیناتی کسی اہلکار سرکار کے کوت کرایا جائے۔

میں نرند مدعی مقرر اس بات کا ہوں کہ بیان

اس درخواست کا جہانگ مجھے علم یقین ہو صحیح ہو
 نشانی

موجودہ - جولاہی ساکن میلان پور پرگنہ سون پور
 جہانگ کا شککار موضع کور

ایکسین مثال

اسٹامپ
 محکمہ

صفحہ ۷۴ - ایکٹ لگان

پورن ولد رام چرن قوم تیلی ساکن میلان پور پرگنہ رسول پور عذر دار

راجہ جیت سنگھ بہادر تعلقدار و نمبر دار بر جو پور و دو کو چار کا شککار موضع کور

مدعی علیہ تعلقدار نے علی جو مالیت لے کر از آن عذر دار باوجود جاننے

اسکے کہ غلہ مذکور ملکیت عذر دار ہی مال دو کو چار قرار دیکر فرق کر لی ہے و سچ

کو شہر بنیلا مگرانی ہے کہ وہ ہی تاریخ وجہ نالاش و عذر عذر دار ہے

مین پورن مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان

اس درخواست کا بقدر میرے علم یقین کے صحیح ہو

نشانی

موجودہ - جولاہی ساکن میلان پور پرگنہ سون پور
 جہانگ کا شککار موضع کور

تیمیسون شمال

منافع

اسٹامپ
موصوعہ
۴

نمبر ۱۵ - دفعہ ۸۴ - ایکٹ لگان

مقیم خان ولد جم خان چٹی دار موضع جمید پور پرگنہ رسول پور مدعی

مدعی علیہ

بنام

نعمت خان نمبر دار موضع مذکور

ولا پانے دار موضع بابت منافع جمید پور پرگنہ رسول پور بقدر حصہ ۲۲۱۲
بابت ۱۵ - فصلی جو ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۴ کو بروی حساب کتاب پٹواری جیلا دار
تھا و مدعی علیہ نے دینے سے انکار کیا کہ وہ تاریخ ظہور دعویٰ ہی۔

مین نعمت خان مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان

اس شخص دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے

بقلم خود

مدعی نعمت خان حصہ دار موضع جمید پور
موصوعہ ۱۵ - دفعہ ۸۴ - ایکٹ لگان
بقلم خود

تیمیسون شمال

منافع

اسٹامپ
موصوعہ
۴

نمبر ۱۵ - دفعہ ۸۴ - ایکٹ لگان

امراؤ سنگہ ولد فقیر سنگہ حصہ دار ارہم پٹ موضع ہلا پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام

ماویہ جو یہ فہمید حساب کتاب بابت شائع اس پر یہ موضع کیا ہے یہ بات
 ۱۷۸۸ء میں جو ۱۵- ستمبر ۱۸۸۸ء کو ترجمہ مدعی علی غلبہ واجب الادا تھا کہ مدعی علی
 نے زمین و یا نہ حساب صحیح یا نہ مدعی استحقاق اسکا ہوا کہ بعد سے صحابہ بزرگ کو دل لپاک
 میں اور اس سنگہ مدعی مقرر اس بات کا ہوں کہ بین
 اس عرضی و دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
 نشانہ

علم یقین کے صحیفہ
 حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
 دیوبند
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند
 دیوبند

چوبیسین مثال

سنگہ لال سنگہ نمبر دار موضع رام پور پر گنہ رسول پور
 سنگہ نمبر حصہ دار ۲ موضع سنگہ لال
 مدعی علیہ

دلاپانے سے بابت مالکذاری حصہ ۲ روئے حق نمبر داری اوخر چہ
دیہی و عیسوی سود بحساب فیصدی ۱۰ مورخہ ۳۰ - ستمبر لغایت ۳۰
شماره واجب و دواہ جملہ سود جو مذمہ مدعی علیہ ۳۰ - ستمبر شمارہ کو
واجب الادائی و باوجود تقاضا دانہین کیا لکھا وہ ہی تاریخ بنائے دعویٰ ظہور ہوئی

میں کچھ لال شکہ نمبر دار مدعی مقرر اس بات کا ہوں
کہ بیان اس عرضی عوی کا بقدر میرے علم و یقین صحیح ہے
نشانی

حکمہ لال شکہ نمبر دار موضع رام پور برہنہ سہیل پور
موجودہ بہ مندرجہ بالا عریضہ
بقلم جلال حسین

پچیسویں مثال

ضمین ۱۶ دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان
اسٹامپ
امیر اللہ ولد فقیر اللہ نمبر دار موضع حسین پور برہنہ رسول پور
بنام
مدعی علیہ
دولت خان ولد غوث خان

وعدہ
ماہ جمعہ مالگداری بر بنائے حساب پٹواری جو بوجہ ہونے نمبر داری مشترک
تخصیصہ از نظام آباد نے باوصف اسکے کہ فتمہ مدعی علیہ واجب الادائے
مدعی سے بابت قسط مئی سنہ وصول کر لیے و مدعی علیہ نے باوجود سمجھ لینے
حساب یکم جولائی کو دینے سے انکار کیا پس وہ ہی تاریخ ظہور دعویٰ ہے۔

میں امیر اللہ مدعی مقرر اس بات کا ہوں کہ بیان
اس عرضی عوی کا بقدر میرے علم و یقین صحیح ہے
بقلم خود
محمد خاں
مندی امیر اللہ نمبر دار موضع حسین پور برہنہ
رسول پور موجودہ

چھبیسویں مثال

ضمیمہ ۱۶ - دفعہ ۴۶ - ایکٹ لگان **اسٹامپ** مقدمات چھبیسویں مثال
 سرورخان ولد منورخان حصہ دار موضع گلوہان پر گنہ رسول پور مدعی
 بنام
 رحمان ٹھان نمبر دار موضع مذکور مدعی علیہ

دلا پانے ماہ کہ منجملہ اسکے حصہ لگان اراضی سیر مدعی ہر چھیکو مدعی علیہ
 لے باوصف ہونے منافع یافتنی مدعی بقدر حصہ بابت ساتھام فصلی
 باقیمانہ نقصان مدعی سے ۳۰ - نومبر ۱۹۵۷ء کو وصول کر لیا وہ حصہ معاوضہ
 نقصان جو مدعی کو بوجہ زیادہ ستانی مدعی عائد ہوا ۳۰ - نومبر ۱۹۵۷ء
 تاریخ بنائے دعویٰ و ظہور دعویٰ ہے۔

میں سرورخان مدعی مقرر اس کا ہون کہ بیان اس
 عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
 نشانی

عہدہ سرورخان حصہ دار موضع گلوہان پر گنہ رسول پور
 مدعی علیہ سرورخان حصہ دار موضع گلوہان پر گنہ رسول پور
 بقدر زیادہ ستانی مدعی عائد ہوا ۳۰ - نومبر ۱۹۵۷ء

ستائیسویں مثال

ضمیمہ ۱۷ - دفعہ ۸۲ - ایکٹ لگان **اسٹامپ** نالاش ٹھراہ

جو دھاننگہ ولد بدھاننگہ حصہ دار اس پر موضع پروری پر گنہ ڈوڈیا کھیر مدعی

بنام

مدعی علیہ

ہر خد نمبر دار

دعو

دلا پانے ع معاوضہ نہ دینے رسید مبلغ ۵۰ جو بابت لگان اراضی فصلی
سیر خود کاشت مدعی علیہ نے ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۳ کو وصول کر لیا ہے و رسید
دینے سے تاریخ مذکور کو انکار کیا۔

میں جو دھاننگہ مدعی مقراں بات کا ہون کہ بیان
اس عرضی دعوی کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح ہے
نشانی

فردی جو دھاننگہ حصہ دار موضع پروری پر گنہ ڈوڈیا کھیر مدعی علیہ نے ۳۰ - اکتوبر ۱۸۸۳ کو وصول کر لیا ہے و رسید دینے سے تاریخ مذکور کو انکار کیا۔

اٹھائیسویں مثال

ضمن ۱۸ دفعہ ۸۳ - ایکٹ لگان

اسٹامپ
عصم
۱۳

نامش معافیہ الزان

شیو رام پنڈت معافی دار موضع سر سنڈا پر گنہ رسول پور مدعی

بنام

مدعی علیہ

شیو چرن کورمی کاشنکار و ساکن موضع مذکور

دعویٰ نمبر ۸ کے اسٹامپ پر جو عرضی دیو اور اسٹین اپنی حاضر ہونے کا سبب لکھو تو حاکم عدالت کے دیکھیں گے کہ تم حاضر نہ ہونے میں لاچار ہو گئے تھے یا نہیں اگر ادا کو معلوم ہو گا کہ لاچار ہو گئے تھے تو تمہارے مدعی علیہ اطلاع دیوینگے اور جو وہ مکونہ جھٹلا سکے گا اور تمہارا عذر سکا رہو گیگا تو مقدمہ پھر قائم ہو جاوے گا یا نہیں تو عذر تمہارا نامعلوم ہو جاوے گا لیکن تم اتنے ہی دوسرے کے اسٹامپ پر جتنے پر پہلے عرضی دی تھی اگر عرضی دلوائے اور مہیا و سماعت کی نہ گذر گئی ہوگی تو پھر نالاش لگ جاوے گی دوسرے اگر رو بجاری کی تاریخ پر تم حاضر ہو جاو اور تمہارا مدعی علیہ حاضر نہ ہو تو یا تو حاکم مدعی علیہ کی گرفتاری کا حکم دیوینگے یا ایک طرفہ رو بجاری کرینگے اور تم سے دعویٰ کا ثبوت لیکر فیصلہ کر دیوینگے پر ایسا فیصلہ کیا نہو گا اس واسطے کہ جس روز فیصلہ ہونے کا حال مدعی علیہ سنے یا جس روز تم ڈکری کو جاری کر کے مدعی علیہ کو پکڑاؤ یا ترقی کر اؤ اس روز سے تین دن کے بھتر مدعی علیہ اپنے عذر کی عرضی اویس طرح پیشے اوپر ہنسنے بتلایا اس پر ۸ کے اسٹامپ پر دے سکیگا کہ رو بجاری کی تاریخ پر وہ کیوں حاضر نہیں ہوا تھا اور اگر اسکا عذر و جہی ٹھہرے گا تو مقدمہ کی تجدید حاکم بھر کرینگے اور اور مدعی علیہ کے گواہوں کا بیان یا مدعی علیہ کی دستاویزوں کو دیکھ کر فیصلہ کرینگے تیسرے اگر نالاش کر کے رو بجاری کے دن تم تو حاضر نہو سکو اور مدعی علیہ حاضر ہو اور تمہارے دعویٰ کو وہ سکھر لیوے تب تو اس پر ڈکری ہو جائیگی لیکن جو وہ نہ کرے تو دعویٰ ڈسمس ہو جاوے گا پر ایسا ڈسمس ہونا بھی کیا نہیں ہو اگر ڈسمس ہونیکے دن سے تین روز کے اندر

۱۹۶۵ - ایکٹ ۲۲ - ۱۹۶۵

۱۱۹ - ایکٹ ۱۹۱۹ء

جنگل بیست و نهمی ۳۷۵ مورخه ۹ - اگست ۱۳۰۴ وفیه ۱۱۴ و ۱۱۹ - ایکٹ و سب ۵۹

اے باد رکے اس نام کے کانٹے پر چھپا اور پہنچایا ہی اپنے حاضر ہونے کے
 عذر کے لئے پیش کر دیا اور وہ ضرور وہی شخص ہو گا تو پھر مقدمہ سنا جائے گا
 اور تحقیقات ہو کر واجبی فیصلہ ہو جائیگا اور اگر تمھاری غیر حاضری کا سبب حاجی
 یہ شخص ہے تو پھر مقدمہ گیا گذر ہوا اور اس مقدمہ کو تم پھر دائر نہیں کر سکتے پڑاؤ
 کے حکم کی تمام اپیل کر سکتے ہو جس سے تمھارا عذر نامنظور ہوا ہو۔
 کاشتکار۔ اپیل کا ذکر آپ نے کئی دفعہ کیا ہی ہے جاری سمجھ میں نہیں
 آیا کہ اپیل کا کیا مطلب ہے۔

سمجھ وار۔ اپیل کی مراد یہ ہے کہ مقدمہ پہلے جس حاکم کی عدالت میں دائر ہو
 اور وہ حاکم حکم دین اور لڑنے والوں میں سے کوئی ایک دیکھے کہ وہ حکم
 کسی غلطی سے واجبی نہیں ہوا ہے تو وہ دوسری عدالت میں اپیل پہلے حاکم کے
 فیصلہ کی پرکھ ہو سکتی ہو درخواست کرے اور اپنی درخواست میں وہ دلیل
 لکھے جس سے فیصلہ کو واجبی نہیں سمجھتا اسکو اپیل کہتے ہیں۔

کاشتکار۔ پھر جب اپیل کی درخواست لگ جاتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔
 سمجھ وار۔ اپیل کی عدالت کے حاکم مثل کو منگو کر پرکھ کرتے ہیں کہ پوری
 تحقیقات ہو کر فیصلہ واجبی ہوا ہے یا نہیں اگر ان حاکم کی پرکھ میں پوری
 تحقیقات کا ہونا نہیں ٹھہرتا تو پھر ہائی عدالت میں مثل کو پھیر دیتے ہیں و
 حکم دیتے ہیں کہ تحقیقات کو پوری کر کے پھر فیصلہ کریں و اگر تحقیقات پوری
 معلوم ہو گئی ہے اور فیصلہ میں غلطی پائی جاتی ہے تو فیصلہ کو منسوخ کر کے حکم جو
 ارٹیکل نزدیک واجبی معلوم ہوتا ہے دیتے ہیں اور اگر فیصلہ واجبی معلوم ہوتا ہے تو اپیل

نامنظور کرتے ہیں۔

کاشتکار۔ ہم سنتے ہیں کہ اہل و طرح کی ہوتی ہے ایک عام کھلاتی ہو دوسری خاص سواوسکا مطلب کیا ہے۔

سمجھ دار۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ جب تک کوئی سبب نہیں ہوتا تب تک جھگڑا پیدا نہیں ہوتا اور جب تکرار پیدا ہوئی تو وہ سبب کھلتا ہے اور اس سبب کو مدعی یا مدعی علیہ اپنے اپنے مطلب کے موافق ٹھہراتے ہیں اور کبھی تو یہ عذر کرتے ہیں کہ وہ سبب ہوا ہی نہیں یا کبھی کہتے ہیں کہ سبب تو ہے مگر قانون کے موافق نہیں ہے یا دونوں عذر کرتے ہیں کہ نہ قانون کے موافق ہے اور نہ ہوا ہی اور سوقت حاکم کو دونوں عذر کی تحقیقات کرنی پڑتی ہے پہلے تو یہ کہ وہ سبب ہوا ہی یا نہیں و دوسرے یہ کہ اگر ہوا ہے تو قانون کے موافق ہے یا نہیں اور بعد اسکے اپنا فیصلہ کرتے ہیں اور حکم لکھتے ہیں اس فیصلے سے جو ناراض ہو کر کوئی پہلے اپیل کرتا ہے اس کو اپیل عام کہتے ہیں اس واسطے کہ پہلے اپیل کی عدالت کے حاکم اون دونوں عذر کو پرکھتے ہیں اور دونوں عذر کے بابت اپنی تجویز لکھ کر حکم دیتے ہیں و جو اس فیصلے سے بھی جھگڑا لوں میں سے کوئی ناراض ہوا تو وہ دوسری اپیل کی عدالت میں جا کر عذر کرتا ہے مگر اس عدالت میں صرف یہ ایک عذر سنا جاتا ہے کہ قانون کے موافق فیصلہ نہیں ہوا اور اگر اس عذر کو اپیل کرنے والے نے صاف صاف دکھلادیا تو اپیل لی جاتی ہے اور دونوں حاکموں کی مثلین سنگوائی جاتی ہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ فیصلہ قانون کے موافق

ہو یا نہیں و اگر اپیل کی درخواست سے معلوم ہوا کہ عذر اہل کرنے والا ایک
لوئے لنگڑے میں تو مثل زمین منگوائی جاتی اپیل نامنظور ہو جاتی ہے اسکو
اپیل خاص کہتے ہیں تم اب ایک مقدمہ کا حال سنو تو تمھارے وہی زمین
خوب آوے گا کہ ہم نے سبب اسکو کہا ہے اور وہ کافی ہے یا کیسا۔

مثال

رگھو سنگھ نمبر دار نے مادھو سنگھ کا شملہ قصبہ دار پر دعویٰ کیا کہ مادھو سنگھ
کے پاس موضع کے زمین موضع لگان پر ہے اور یہ نرم لگان روپیہ بیگہ کا
اس واسطے لگایا گیا تھا کہ مادھو سنگھ کی زمین اس میں تھی اب ہم نے دو کنوین
بنوائے ہیں کہ اون کنوون کے پانی سے زمین مادھو سنگھ کی سنبھالی جاسکتی ہے
مگر مادھو سنگھ اس واسطے اون کنوون سے پانی نہیں لیتا کہ اگر پانی لینا
تو زمین کے لگان میں اضافہ ہو جائیگا سو یہ اسکو اختیار ہے کہ اپنا نقصان
آپ کرے مگر جبکہ ہم نے کنوین بنادے اور پانی اون کنوون کا مادھو سنگھ
کی زمین پر پہنچ سکتا ہے اور یہ وارڈہ سکتی ہے تو زمین کی حیثیت بڑھ گئی ہے
اور مادھو سنگھ کو یہ سیکڑا کم کر کے وہ لگان دینا چاہیے جو غیر قصبہ دار
اسامی دیتے ہیں تو غیر قصبہ دار اسامیوں کی ریت کا اوسط ہے مادھو سنگھ کو یہی
ریت سے لے لگان دینا چاہیے مادھو سنگھ نے دو عذر کیے پھلا (غیر قانونی)
یہ کہ جو کنوین نمبر دار نے بنائے ہیں اونکا پانی ہمارے کھیتوں کھیتوں میں
نہیں چڑھ سکتا ہماری زمین اونچی ہے اور کنوین بھی زمین میں ہیں اگر ہم

اپنے کھیتوں میں پانی نہ بہا، نہ بنائی نالی بنانے میں اتنا عار خرچ
 پڑے گا جتنا کنواں بنانا۔ اور نمبر دار کو دوسرا (قانونی) یہ کہ عینیک
 عیشیت چار ہی زمین کی بنیاد پڑا و سہا تب تک نمبر دار ہمہ دعویٰ اضافہ کا
 نہیں کر سکتا خواہ ایک چار ہی زمین کی حیثیت کچھ نہیں بڑھی نہ ویسی ہوگی
 جیسے اور غیر قبضہ دار کاشتکاروں کی ہو جنکی میڈریت نمبر دار نے پیش کی
 یہ عذر دہی کلکٹر صاحب نے سنکر دونوں بات کی تحقیقات کر کے اپنے
 فیصلہ میں یہ تجویز لکھی کہ پہلے عذر کے بابت تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ
 مادھو سنگھ کی زمین کنوین کی زمین سے نوڑو ماتھ اوچی ہر اور جب تک
 سے مادھو سنگھ کے خراج نہوں اونچی نالی کا بنا غیر ممکن ہو دوسرا عذر دھونڈ
 کا مضبوط ہو اس واسطے کہ دفعہ ۴۳۔ ایکٹ لگان میں یہ لکھا ہے کہ رعیت کا لگان
 تب ہی اضافہ ہو گا جب یہ ثابت ہو کہ جس شخص سے رعیت لگان دیتی ہے
 اوس شخص سے کم تر جو بعد منامانی وچے سیکڑا کے ویسی ہی زمین کے واسطے
 اور غیر قبضہ دار رعیت دیتی ہو سو یہ تجویز غلط ہے کہ حطع کی زمین مادھو سنگھ
 کی بالفعل ہو ویسی زمین اون کاشتکاروں کے پاس نہیں ہو جنکی میڈریت
 نمبر دار نے پیش کی اور نہ مادھو سنگھ کی زمین ویسی ہو سکتی ہے جب تک
 یہ سچی نہ جائے اور نمبر دار کنواں بنا کر یہ زبردستی نہیں کر سکتا کہ مادھو سنگھ
 خواہ مخواہ اوس سے پانی لیوے اور رعیت سینچے اس واسطے لگان کے اضافہ کا
 دعویٰ جو نمبر دار نے کیا ہے وہ مس کیا جاوے اس فیصلہ سے ناراض ہو کر نمبر دار
 نے کشر صاحب کی عدالت میں اپنا قانونی و غیر قانونی دونوں سبب کی

بابت اپل کے پہلے سبب عذر قانونی کے واسطے لکھا کہ ہمارے گواہوں کے بیان پر ڈپٹی کلکٹر صاحب نے لحاظ نہیں کیا اور اگر زمین مادہ ہونگے کے کھیت کی اونچی تھی تو ڈپٹی کلکٹر صاحب کو دیکھنا تھا کہ ہم کنوین سے اور مادہ ہونگے کے کھیت تک نالی بنائے دیتے تھے مگر مادہ ہونگے نے نالی نہ بنائی اور دو سبب کے واسطے لکھا کہ دفعہ ۳۲۔ ایکٹ لگان کا جو مطلب ڈپٹی کلکٹر صاحب نے لکھا ہے وہ صحیح نہیں ہے اس واسطے کہ جب مادہ ہونگے کی زمین پر پانی پہنچ سکتا ہے اور وہ نہیں پہنچتا تو زمین کی قسم میں فرق نہیں آ سکتا۔

کشنر صاحب نے شل شکوہ اگر اپنی تجویز میں لکھا کہ پھلا عذر مادہ ہونگے کا ایسا مضبوط نہیں ہے اس واسطے کہ زمین کنوین سے ہاتھ بھر سے زیادہ اونچی نہیں ہے اگر نالی دوسو ہاتھ لمبی و ایک ہاتھ اونچی بنائی جاتی تو مادہ ہونگے کی زمین پر پانی آسانی سے پہنچ جاتا اور یہ خوب ثابت ہے کہ نمبر دار نالی بنواتا تھا مگر مادہ ہونگے نے نہ بنانے دی مگر دو سر عذر مادہ ہونگے کا ایسا وجہی ہے کہ ہم ڈپٹی کلکٹر صاحب کے فیصلہ کو بحال رکھتے ہیں فقط نمبر دار پھر اس حکم سے ناراض ہوا اور دوسری اپل کو مستعد ہوا تو وہ ان صرف قانونی سبب کے واسطے اپیل ہو سکتی تھی اس واسطے اس نے اپیل میں وہ ہی سبب ناراضی فیصلہ کشنر صاحب کا لکھا جو کشنر صاحب کے روبرو پیش کیا تھا اور اس عذر کو اپیل خاص کے حاکم عدالت نے وجہی سمجھا اور شل طلب کی اور بعد دیکھتے شل کے اپنا فیصلہ یوں لکھا کہ ڈپٹی کلکٹر صاحب کشنر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے کہ نمبر دار اپنے بنائے ہوئے کنوین کے پانی لینے پر سامی پر زبردستی نہیں کر سکتا تو یہ سچ ہے لیکن جبکہ نمبر دار نے اپنے خرچ سے پانی لینے کی تدبیر کر لی

صفحہ ۹۰-۹۱
ایک لگان
دو حصہ ہر
ایک حصہ
۹۰-۹۱ لگان

سمجھ وار۔ بان جن حاکمون کی فیصلہ کی اپیل کلکٹر صاحب سنتے ہیں
ان کی اپیل تین روز کے بھیتے ہوئی چاہیے اور جن حاکمون کی اپیل کمنٹر صاحب
سنتے ہیں ان کی میا و چھ ہفتے ہوا اور جن حاکمون کی اپیل جوڈیشل کمنٹر صاحب
کی حضور میں ہونی چاہیے ان کے واسطہ نوے دن کی میا و ہر پراس میا و
وہ دن نہ گنا جائیگا جس روز فیصلہ ہوا اور وہ دن بھی سنہا کر دیے جائیں گے
جتنے دن فیصلہ کی نقل لینے میں ضرور ہوتے ہیں۔
کاشت کار۔ ہتے تو سنہا ہر کہ بعض فیصلوں کی اپیل نہیں ہوتیں اور
بعض فیصلے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جہاں اپیل ایک ہی ہوتی ہے۔
سمجھ وار۔ یہ سچ تھے سنہا ہر۔ دعوی لگان ضمن ۲۔ دعوی دلا پانے
حساب و منافع ضمن و امانت ضمن ۱۵ جو نمبر وار حصہ۔ وار کریں و دلا پانے
پر زیادہ وصول کرنے لگان و نہ دینے رسید ضمن ۹۔ عذر داری قری بیجا
ضمن ۱۱۔ مقدمہ بٹائی یا کنکوت ضمن ۱۴ جو اسامی نمبر وار پر کریں۔ و دعوی
جو نمبر وار اپنے حصہ داروں پر باقی جمع یا پوت کا کریں ضمن ۱۶۔ یا حصہ وار دعوی
زیادہ لینے جمع کا نمبر واروں و ٹھیکہ داروں و معافی داروں پر کریں ضمن ۱۷۔
جو ناش معافی دار اپنی اسامیوں پر لگان دلا پانے کی کریں ضمن ۱۸۔ کے دعوی
میں اگر سو روپیہ سے زیادہ کا دعوی نہوا و مقدمہ کا فیصلہ پہلے کلکٹر صاحب نے
کیا ہو تو اپیل ممکن نہوگی و جو کسی اور حاکم نے کیا ہو اور اس کی اپیل کلکٹر صاحب یا
کمنٹر صاحب نے سنی ہو تو پھر دوسری اپیل نہو سکے گی مگر ایک صورت میں
کہ اس فیصلہ سے کوئی معاملہ لگان کے بڑھانے یا بدلنے یا زمین کے حق کا فیصلہ نہو ہو

کاشتکار۔ اپیل کے کھانے کی تدبیر مکمل معلوم نہیں ہے آپ مہربانی کر کے
اونکا نمونہ بھی بتا دیں۔

سمجھہ دار۔ بہت ضرور ہے کہ اپیل موافق نمونہ مندرجہ دفعہ ۳۳۵۔ ایکٹ ۸
۱۹۵۹ء کے ہوا سوا سٹے ہم خوشی سے نمونہ لکھوا دیتے ہیں۔

پہلی مثال

اسٹامپ
عصر ۸

ہوانی سنگہ کاشتکار موضع لنگور پرگنہ پھول پور ضلع رسول پور مدعی اپیلیٹ
بنام

محمد علی نمبر دار موضع مذکور مدعی رسپانڈنٹ

دعویٰ اضافہ لگان

عہ

اپیل بناراضی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۱۵۔ جون ۱۹۵۹ء
شعر ذکر می اضافہ لگان بحق مدعی رسپانڈنٹ حضور میں صاحب کمرشتر بہادر
بوجوہات ذیل ہے اول یہ کہ جس اراضی کے بابت مدعی رسپانڈنٹ نے اضافہ
لگان کا دعویٰ کیا ہے اوس میں حق قبضہ داری کی ڈگری اپیلیٹ کو مل چکی ہے۔
دوسرے جتنی صورتیں اضافہ لگان کی دفعہ ۳۲۔ ایکٹ لگان میں بیان
کی گئی ہیں ان میں سے کسی قاعدہ میں یہ مقدمہ نہیں آتا ہے اس واسطے تجویز

عدالت تحت قانون کے خلاف اور قابلِ مسخ ہو چکی ہے۔

دوسری مثال

اسٹاپ

پورک کورمی ساکن صحری برگنہ چھول پور صنایع رسول پور مدعی علیہ املائیٹ

جو امراض نگہ نمیدار موضع مذکور بنام
مدعی ریاست پٹنٹ

وعمو
بیدخلی زرکاشت لکانی
۵

اپیل بنی راضی فیصلہ صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۱۱ چٹائی
نقشہ ۱۰ مقدمہ مذکور حضور میں جناب صاحب کشتہ بہادر اس عذر
کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ اطلاع نامہ بیدخلی حسب قاعدہ مندرجہ
دفعہ ۴۴- ایکٹ لگان ۱۵- اپریل تک جاری نہیں ہوا اور صرف
اسیوجہ سے فیصلہ عدالت ماتحت قابل منسوخی ہے۔

میری مثال

اسلامیہ
ریجنل

۱۰

یہ تم سنگہ کاشکار موضع ڈہوا پر گنتہ بھول پور ضلع رسولپور مدعی علیہ اپلاٹ

بنام

مدعی رسپانڈنٹ

مقتضی بیگ نمبر وار موضع مذکور

دعویٰ
بقایا لگان
ماص

ماہ ۱۰ - اپیل بناراضی صاحب اسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ اول بھول پور شہر ڈکری
تعدادوی ماص مجوزہ ۱۶ - مئی ۱۹۶۹ء بحضور جناب صاحب کلکٹر بوجہ
ذیل پیش کی جاتی ہے۔ اول یہ کہ یہ ہی مقدمہ ایک دفعہ ۱۹۶۹ء میں
حسب دعویٰ مدعی پیش ہو کر خارج ہو چکا ہے اب دوبارہ سماعت اسکی
حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ - ۱۹۶۹ء جائز نہ تھی لیکن عدالت ماتحت نے
بار صفت پیش ہونے نقل فیصلہ کے کچھ لحاظ نہ فرمایا۔ دوم تجویز عدالت
ماتحت دربارہ تجویز قبولیت گواہی موجودہ مسل مقدمہ سے خلاف ہے۔
سوم - عدالت ماتحت نے رسید پیش کردہ اپلاٹ پر بھی کچھ لحاظ نہ فرمایا۔
چہارم - دعویٰ مدعی مین حد سماعت بھی عارض ہے

چوتھی مثال

اسٹامپ
۱۹۶۹

جاوید علی کاشتکار علی پور پر گنہ بھول پور ضلع رسول پور مدعی اسپیشل

بنام

حامد علی نمبر دار موضع مذکور

مدعی علیہ اسپیشل

دعو

الـ معاوضہ چاہ پختہ

اپیل بناراضی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مقدمہ رقم نمبر ۱۸۹۹
مقدمہ مندرجہ بالا حضور میں صاحب کلکٹر بہادر جو جو مات ذیل ہے۔
اول۔ یہ کہ فیصلہ عدالت ماتحت تمہیدی ہے اور رویداد مقدمہ کے خلاف ہے۔
دوم۔ اسامیان دیہہ کی گواہی جو خاص تابع مدعی علیہ کے ہیں بمقابلہ گواہان
جو ہم سرحدی دیہات کے رہنے والے ہیں زیادہ اعتبار کے لائق ہے۔
سوم۔ اگر عدالت ماتحت موقع کو دیکھتی تو ثابت ہو جاتا کہ کنوین سے کھیتی کو نفع
یا صرف پینے کے کام میں آتا ہے۔ چوتھی جن گواہوں نے اپنے کھیت اوس
کنوین سے اکثر سنبھے ہیں ان کی گواہی لینے سے عدالت ماتحت نے انکار کیا
اس لیے تجویز عدالت ماتحت منسوخ ہونے کے لائق ہو اور مقدمہ واسطے زیادہ
تحقیقات کے حسب دفعہ ۵۱-۳ ایکٹ ۱۸۵۹ء لائق ہو کہ عدالت مذکور میں
پھر واپس بھجوا یا جاوے۔

پانچویں مثال

سروا رنگ خوش باش جو وضع تواریخ پر گزرتا پھول پور وضع رسول پور کے قریب اپلاٹ

چو مارچ سنہ ۱۹۳۵ء دار وضع مذکور بنام

دعویٰ رسپانڈنٹ

دعویٰ لگان مہار

اپیل ناراضی فیصلہ صاحب کلکٹر بہادر ضلع رسول پور مجوزہ ۱۹۳۵ء شہرستان ۱۹۳۵ء
مجبور صاحب جو ڈیشیل کمشنر بہادر اس عذر کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ غلط
دسمہ ۳۵- ایکٹ لگان کے صاحب کلکٹر بہادر نے باتفاق رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر
باوجود ہونے کا شدکار غیر قبضہ دار کے اراضی غیر لگانی مقبوضہ اپلاٹ نکالا
لگان مقرر فرما کر مہار ڈگری رسپانڈنٹ کو دی ہے۔

کاشت کار۔ یہ بھی بتلایا کہ جو مقدمہ اتر کرنا ہو تو پہلے ہم لوگ کوٹاکم کی عدالت میں لکھیں
سمجھ دار۔ یہ ہم نہیں بتلا سکتے اس واسطے کہ صاحب کلکٹر کو اختیار ہے
کہ جس طرح سے چاہیں کام کو اون حاکمون میں جو صدر میں ہوں یا صدر کے باہر
تخصیص دار یون میں اجلاس کرتے ہوں یا نہیں پر جس وقت تم لوگوں کو کوئی مقدمہ
دا کر کرنا ضرور ہو تو پہلے دریافت کر لو کہ اس وقت کام کی طرح حاکمون میں ہاں ہو
اور کہاں مقدمہ دائر ہو سکتا ہے اور جس طرح صاحب کلکٹر کو کام یا نہیں کا اختیار ہے
اسی طرح کلکٹر صاحب یا کمشنر صاحب کو یہ بھی اختیار ہے کہ جو مقدمہ اون کے نیچے کے
کسی حاکم کی عدالت میں دائر ہو چکا ہو مشکو الین و چاہے آپ اس کی تحقیقات

دفعہ ۹۶- ایکٹ لگان

دفعہ ۹۷ - ایکٹ لگان

کر کے حکم دین چاہے کسی اور حاکم کے سپرد کریں یا عدالت صاحب کو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر کوئی اپیل کلکٹر صاحب کی عدالت میں دائر ہو تو اس کو منگو کر چاہے آپ فیصلہ کریں چاہے اپنے نیچے کے کسی اور کلکٹر صاحب کے پاس بھیج کر فیصلہ کرنے کا حکم دیں اور جو ڈسٹریکٹ صاحب بہادر بھی کسی اپیل کے مقدمہ کو جو کسی عدالت میں دائر ہو حکم دین کہ اس عدالت سے دوسری عدالت میں اٹھ جائے مطلب یہ ہے کہ صاحب اسٹنٹ کلکٹر توجہ کچھ کا نام ایکٹ لگان کا انجام دیتے ہیں اور ہمیں تابع حکم اور ہدایت صاحب ڈپٹی کمشنر کے ہیں جن کو کلکٹر کا اختیار ہے اور کلکٹر صاحب صاحب کمشنر اور جناب صاحب چیف کمشنر کی ہدایت کے اور کلکٹر صاحب صاحب کمشنر کے تابع ہیں تو بھی جناب چیف کمشنر صاحب کو اختیار ہے نہ کمشنر صاحب و کلکٹر صاحب کو کہ کسی حاکم کے فیصلہ میں کسی اور طرح سے جو ایکٹ لگان میں درج نہیں ہیں دخل دین۔

دفعہ ۹۷ - ایکٹ لگان
دفعہ ۹۷ - ایکٹ لگان

دفعہ ۹۹ - ایکٹ لگان

دفعہ ۹۹ - ایکٹ لگان

کاشتکار۔ بعضے وقت توجہ حاکم دور سے میں چلے جاتے ہیں تو بڑی مشکل میں ہم لوگ پڑتے ہیں کہ صاحب کے لشکر کے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے۔ سمجھ وار۔ تم اگر مشکل میں پڑتے ہو تو جد ہر حاکم دور سے کو جاتے ہیں وہاں رعایا یا او مقدمہ والوں کو تو آرام ملتا ہے یہ نہ چاہیے کہ اپنا ہی آرام ہر کوئی ڈھونڈے اور ایسا وسطے عدالت کے حاکمون کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ مقدموں و اپیلوں کی سماعت اور فیصلہ اور دوسری کارروائی کرنے کو جہاں چاہیں اپنے علاقہ میں اجلاس کریں پر اس اختیار کے ساتھ یہ بھی ان کو حکم دیا گیا ہے کہ جہاں جہاں اجلاس کریں پر مقدمہ کی سماعت اور فیصلہ دربار عام میں کریں اور

دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ لگان

پہلے سے جھگڑنے والوں کو خبر ہو چکا دیوین کہ وہ حاضر ہوں۔

کاشتکار۔ میں جانتا ہوں کہ اسی طرح کا اختیار تو دیوانی مقدمات میں بھی ہے سمجھ دار۔ ایکٹ لگان کے مقدموں کی کارروائی اسی طرح ہوتی ہے جیسے دیوانی کے قانون ایکٹ ۱۸۵۹ء میں لکھی ہے البتہ ایکٹ لگان میں اگر کوئی خاص حکم دیدیا گیا ہے تو وہ ایکٹ لگان کے موافق انجام ہوتا ہے جیسے دیوانی کے قانون کے موافق دعویٰ کی عرضی گزرنے پر حاکم کو اختیار ہے کہ مدعی علیہ کو چاہے اس واسطے بلا دیں کہ جس بات کا جھگڑا ان میں ہوا ہو پہلے دریافت کر لیوین اور تب حکم دیں کہ گواہ شاہد جھگڑنے والے حاضر کر دیں یا یہ حکم دیں کہ مقدمہ کے فیصلہ کرانے کو حاضر ہوں پر ایکٹ لگان میں صرف یہ ہی حکم ہے کہ دعویٰ کی عرضی گزرنے پر جو سمن مدعی علیہ کے نام جاری ہو وہ مقدمہ کے فیصلہ ہی کرنے کو جاری کیا جاوے مطلب اسکا یہ ہے کہ جس روز مدعی علیہ کے حاضر ہونے کا حکم ہو اوس روز گواہ شاہد دستاویز اپنے عذر کی یا تو ساتھ لے آوے یا پہلے سے عدالت میں درخواست کرے کہ فلانے فلانے اوسے گواہ بلائے جاوے جس مقدمہ کی پیشی کے روز سب مصالحہ حاضر ہو جاوے اس واسطے کہ اوس روز خواہ مخواہ مقدمہ فیصلہ کر دیا جاوے گناہ فینا نسل کش نہ صاحب کی سمن بہت تاکید ہے کہ جو تاریخ سمن میں لکھ جاوے اوسیدن فیصلہ کیا جاوے تم خوب یاد رکھو کہ جب تمہاری نالیش پر سمن جاری ہو تو جیسا حکم ہو تو جو گواہ تم کو بلائے ہوں ان کی طلبی کے واسطے ترنت عدالت میں درخواست کر دیکو اور اگر تم پر نالیش ہو اور سمن آوے تو یہ راہ نہ لکھو کہ جو تاریخ

دفعہ ۱۰۹ ایکٹ لگان

دفعہ ۱۱۲ ایکٹ لگان

مافیہ نسل کش
باد نہی
موقعہ سرحدی
مشکلہ

۱۵۶

سمن

سمن میں لکھی ہو اوس تاریخ کو عدالت میں جا کر درخواست کرنیکے کہ گواہ ہمارے
بلائے جاوین بلکہ ترنت جا کر درخواست لگاؤ کہ ہمارے فلا نے فلا نے
گواہ بلائے جاوین نہیں پچتاؤ گے۔

کاشتکار۔ آپ نے جو جو باتیں مہربانی کر کے بتلائیں اوسکا شکریہ
کمان تک کریں اور ہکو ڈبرمی شرم معلوم ہوتی ہو کہ حتمی آپ کو تکلیف دیکھتے ہیں
اوسکے سواے پھر آپ کو ہم وق کرنے کا ارادہ کریں۔

سمجھ دار۔ ہکو ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور ہم خوش ہیں جو چاہو پوچھو۔
کاشتکار۔ آپ نے سب کچھ تو بتلادیا ہو مگر جسطرح آپ نے عضیون اور
اپلیون کے نمونہ لکھوا دیے ہیں اگر اسی طرح یہ بھی ہکو لکھوا دیں کہ کون مفقہ
کمان سنا جاتا ہو اور اوسکی اپیل کتنے دنوں میں کمان ہوتی ہو تو ڈبرمی بانی ہوگی
سمجھ دار۔ بہت اچھا پنڈت جی تم اسے بھی ان بیچاروں کے واسطے لکھ دو۔



جدول

جس سے آسانی سے معلوم ہوگا کہ کون مقدمہ
 کس عدالت میں کس میعاد میں کس قیمت کے
 اسٹامپ پر دائر ہوگا و کس عدالت میں
 اپیل ہوگی؟

[illegible]

						ایضاً اگر ستر و پیر سے زیادہ ہو یا سو سے زیادہ تو
ایضاً	میں ملاؤ تین رستوں کا کلر درجہ اول	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		صاحب کلر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		۳۰ یوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		صاحب چوبیٹل کشتہ ہادر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
		۹۰ یوم	ایضاً	ایضاً	ایضاً	
					ایضاً	

۳	اصناف لگان ایسی رعیت پر جب کو حق قبضہ داری حاصل ہو اگر یا پھر اس تک کا ہو	دو سالہ زمین صاحب ٹیٹ کلکٹر	ایک سال	صاحب کشنر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	موانع ضمن دفعہ ۱۸ ایکٹ لگان
	ایضاً اگر یا پھر اس سے زیادہ کا دعویٰ ہو	صاحب کلکٹر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	موانع ضمن دفعہ ۱۸ ایکٹ لگان

بے دخلی خلافات قانون یا دلا پانے قیمت فصل جس سے سید فضل ہوا ہو جو عیب نہ ہو ۱۴۔ ایکٹ لگان اگر دعویٰ یا پھر ار نکار ہو۔	ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً صحت صحت کا کلمہ دو دلائل میں ہدیہ پانے کا کلمہ	ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً صاحب کلکٹر	۱۰
رسم اسٹامپ مطابق تکرار اوس لگان کے ہوگی جو بائیں گذر نے عرضی فاش کے سال قبل کے بابت اوس دفعہ سے دہشتہ جس سے دفعہ ششمن ہو گا دفعہ۔ ایکٹ ۱۷ سے ۱۸ دوسرے دفعہ	ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً ایضاً	

ایضاً ایضاً اگر دعویٰ یا پھر زبردیا ہو
دلا پانے دخل کسی زمین پر جس سے ایک
ادنے یا رعیت قانون کے خلاف فعل
ہوئی ہو و لگان اوس زمین کا پھر ار
سے زیادہ ہو

[illegible]

۱۳	<p>ایضاً ایضاً اگر قسمت جائیداد یا دعوی کی تعداد یا پنج ہزار سے زیادہ ہو</p> <p>دعوی کی لگان بہ نسبت کٹ جانے زمین کسی ندی میں یا موافق شہر و قبولیت یا آؤٹ اگر تعداد دعوی کی سو روپے تک ہو</p>	<p>صحب کلکڑ</p> <p>مرث حبب کلکڑ</p> <p>صحب ٹینٹ کلکڑ دوہول صحب پوٹری کلکڑ صحب کلکڑ</p>	<p>یاد اسطے دلالت برسا کے تین مینے کے اندر تاریخ و وقت سے وضوح ۱۰۰ ایکٹ لگان</p> <p>ایضاً</p> <p>اندر ایک سال ۱۰۰ ایکٹ لگان</p> <p>ایضاً</p> <p>ایضاً</p> <p>ایضاً</p>	<p>صحب کشتہ</p> <p>ایضاً</p> <p>صحب کشتہ ایضاً</p> <p>صحب کشتہ ایضاً</p>	<p>کشتہ بھو دار</p> <p>ایضاً</p> <p>کشتہ بھو دار ایضاً</p>	<p>۹۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۹۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۳۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۳۰ یوم</p> <p>ایضاً</p>	<p>۹۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۹۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۳۰ یوم</p> <p>ایضاً</p> <p>۳۰ یوم</p> <p>ایضاً</p>	<p>دس سو سٹامپ سال گذشتہ کے لگان بر شمار ہو کر پوری لگائی جائے گی تب یہ دفعہ ۱۱ دفعہ ۷ ایکٹ ۷ شہاد ہو و سو کل لگائی</p>
----	--	--	--	--	--	---	---	---

۱۳	ایضاً اگر تعداد دعویٰ یا پختہ راستے زیادہ ہو دلا پانے اصلاحات - یعنی لاگت تر و زمین جیسا دفعہ ۱۲ - ایکٹ لگان میں لکھنا ہو اگر دعویٰ یا پختہ راستہ ہو	صاحب کلٹر صوت کلٹر	ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً ایضاً	رسم اسٹامپ موافق تعداد دعویٰ کے پوری ہوگی ضمان دفعہ ۷ - ایکٹ ۷۷ سرکار ایضاً اگر حسب موجب دفعہ ۲۵ - ایکٹ لگان کے درخور است پیش ہو تو اسٹامپ لگانا ہو
----	---	-----------------------	----------------	----------------	----------------	----------------	----------------	----------------	---

	=	=	چھ ہفتہ	اگر قیمت غذا کوت شور سے زیادہ ہو تو صاحب کھڑے	صاحب کھڑے		۱۵
	(د) قدمات میں تباہی یا تباہی خیز داران و حذر داران میں قید اور						
موافق شدہ نمبر ۵۰ و نمبر ۳۱ - ایکٹ لگانا	.	.	۳۰ دن	صاحب کھڑے	اندر تین سال ۱۰۶ دفعہ ایکٹ لگانا	دعویٰ حصہ منافع یا بچھوتہ اگر تیس لار دعویٰ کی سورت و پیسہ ایک سو	
.	.	=	=	=	چھ ہفتہ کھڑے دو بار صاحب کھڑے		
.	.	=	=	=	چھ ہفتہ کھڑے دو بار صاحب کھڑے		
.	.	=	=	=	چھ ہفتہ کھڑے دو بار صاحب کھڑے		

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کاشتکار۔ یہ بہت اچھی فہرست آپ نے لکھا دی مگر آپ نے
اگر منگجھہ بتلایا ہے کہ پورے کاغذ کے اسٹامپ پر عرضی دعویٰ یا اپیل
کی دینا چاہیے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

سمجھ دار۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ جتنے کا دعویٰ جو شخص کیا چاہے اتنے

روپیہ کے اوپر موافق قانون اسٹامپ یعنی ایکٹ، شائع کے جو اسٹامپ

عرضی دعویٰ کے واسطے مقرر ہے حساب کر کے عرضی دعویٰ کی اور اپیل کی پیش کرے۔

کاشتکار۔ بلکہ تو یہ نہیں معلوم ہے کہ اس کا دعویٰ کرنا ہو تو کتنے

قیمت کا اسٹامپ دعویٰ کی عرضی کے واسطے چاہیے۔

سمجھ دار۔ ایکٹ، شائع کے ساتھ ایک فہرست لکھی ہوئی ہے وہ ہم

پنڈت جی کو لکھوا دیتے ہیں اس سے سب حال تکو معلوم ہو جائیگا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کاشتکار۔ یہ تو آپ نے خوب ندرت لکھو آدمی اب تو کسی سے پوچھ چھچھ
کی درکار نہوگی مگر جیسا آپ نے آگے کہا تھا کہ لڑائی بھڑائی سے کچھ فائدہ
نہیں ہے یہ ہم خوب سمجھے اب کوئی ایسی راہ بتلا دیجیے کہ بے ناش فریاد
اور عدالت میں دوڑ دھوپ کے مطلب نکل جائے۔

سمجھو وار۔ مان مان اگر تم لڑنے کی نیت نہ ٹھان لو اور نیا کچکانے پر
آؤ تو کچھ شکل نہیں ہے پہلے تو اپنے امن میں بجا رو کہ جو دوسرا لڑنے والا اپنا
دعویٰ بتلا رہا ہے وہ واجبی ہے یا نہیں اگر تمھاری حجت میں وہ بے واجبی
ہی ٹھہرے تو گانون کے دو چار آدمی جو معتبر ہوں ان سے کہو کہ وہ تم کو اور
تمھارے مدعی یا مدعی علیہ کو سمجھا دیں اور سوقت ہکویقتین ہے اگر تم ضد کرو
اور ایمان پر مان کو سہارو تو جھگڑہ بکھیرہ آپ ہی سے مٹ جاوے۔

کاشتکار۔ یہ تو ہم کرین اور ہم چار پہلے آدمیوں کا کہنا بھی ان کیوں
مگر ہمارا مدعی یا مدعی علیہ بھی جب مانے۔

سمجھو وار۔ سنو جی تالی دونوں ہاتھ سے کبھی ہے اور یہ ہو نہیں سکتا
کہ تم نرمی کرتے جاؤ اور دوسرا کڑا ہی ہوتا چلا جاوے دیکھو کیسی ہی آگ
جل ہی ہو مگر جب اوپر پانی پڑتا ہے تو بجھ جاتی ہے اس طرح کیسا ہی دشمن ہو جب
نرمی کیجاتی ہے تو وہ گچل جاتا ہے شیریں بانی دلاک گیری مشہور ہے ان اگر تم بھی کچھ کہو تو دوسرا
اتر کیجا ہو گا تم کسی کو گرم بات کو تو وہ ضرور گالی دیگا اور جو تم بھی گالی کے بدلے گالی دیو
تو وہ مارنے پر تلے گا اور پھر جان لو کہ لڑائی میں لڑو پیڑے نہیں بیٹھے ہیں
اور لڑائی میں یہ امید رکھنا کہ ہم ہی جیت جائیں گے ٹیڑھی مت ہے تنے اگر

دو پہلوانوں کو لڑتے دیکھا ہو تو خیال کر لو کہ کبھی زور آور اپنے ہی زورین
کم زور سے گر جاتا ہے ہماری سمجھ میں اگر آپس کی عداوت نہیں ہے اور لڑنے والوں کو
صرف جھگڑہ چکانے سے مطلب ہوگا تو ضرور جو چار آدمی نیا و چکا دین گے
اوسے مان لیون گے۔

کاشتکار۔ ہاں صاحب یہ تو سچ ہے مگر بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ چار
آدمیوں کے سمجھانے بچھانے سے مشتتا تھا ہو گیا مگر پھر کوئی فساد ہی بیچ نہیں
آیا اور اوسے جھگڑا کر دیا اور چار آدمیوں نے جو کیا دھڑا تھا وہ مٹا دیا۔
سمجھہ دار۔ البتہ جیسا تم کہتے ہو کبھی کبھی ہوتا ہے اسکی آسان تدبیر تم کو
بتلاتے ہیں کہ جب دو آدمیوں کے آپس میں کسی بات کا جھگڑا ہو تو ان کو
چاہیے کہ آپس میں ٹھہر ادین کہ جو فلاںے فلاںایا ایک ہی یا تین یا پانچ آدمی
جھگڑے کا فیصلہ کر دیں او سکوم منظور کر لیون گے اور جب پنچون کے نام
ٹھہر جاوین تو نیلی مہر کا ایک اسٹامپ ۸ کی قیمت کا خرید کرین اور اوپر
اقرار نامہ دونوں لڑنے والوں کے لکھیں اور تب اون پنچون سے درخواست
کرین کہ مہربانی کر کے وہ فیصلہ کر دیں و جبکہ پنچ جھگڑے کو مٹا دیں تو اوسے
نیلی مہر کے اسٹامپ پر فیصلہ لکھا لیون اور پھر اوسیکے موافق عمل کرین
و کہ آپ کسی فساد کے سبب سے اوس فیصلہ کو کوئی اونہیں سے نہ مانے
تو فیصلہ لکھے جانی کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر اوس قیمت کے اسٹامپ
جتنے پر اگر فیصلہ آپس میں نہوا ہوتا تو عرضی دعویٰ کی لکھی جاتی درخواست لکھکر
عدالت میں پیش کرے کہ فیصلہ جو پنچون نے کر دیا ہے وہ مدعی علیہ نہیں مانتا ہے

فیصلہ مندرجہ بالا ایک دفعہ
فیصلہ مندرجہ بالا ایک دفعہ
فیصلہ مندرجہ بالا ایک دفعہ

سو فیصلہ بخون کا عدالت طلب کر کے جاری فرماوے اور سوقت حاکم عدالت اوسکے نام جو فیصلہ نہ مانتا ہو گا اطلاع نامہ جاری کرینگے کہ وہ ظانی میعاد کے بہتر جو عذر رکھتا ہو کہ بخون کا فیصلہ عدالت میں نہ لیا جاوے پیش کرے اگر کوئی عذر کامل وہ پیش نہ کر گیا تو بخون کا فیصلہ عدالت لیکر منظور کر لیزے گی اور اسی طرح اوس فیصلہ کو موافق دفعہ ۳۲ ایکٹ ۱۹۰۹ء جاری کرے گی جس طرح عدالت کے حکم سے جو پنچایت مقرر ہوتی ہے اور فیصلہ کرتی ہے اور اگر تھاری سمجھ میں نہ آیا ہو تو ہم ایسے معاملہ نکا ذکر سے کریں

پہلی مثال

جیدت کورمی پر محمود خان نمبر دار نے ۱۵ باقی لگان ۱۵۰۰ روپے ۱۵۰۰ روپے کی نکالی تو جیدت کورمی نے عذر کیا کہ ملو یہ روپیہ دنیا نہیں ہم ہم دے چکے ہیں محمود خان نے پٹواری کا حساب بھی دکھلایا مگر جیدت نے کہا کہ جو زمین میں نے دی ہیں وہ وصول میں نہیں چڑھی ہیں آخر کو محمود خان تالش کرنے کو طیار ہوئے تو جیدت نے کہا کہ اچھا جو چار آدمی کدین ہم اور آپ دونوں مان لیو میں محمود خان اسپر راضی ہوا اور شیو چرن برہمن ولال خان پٹان کو بیج ورام پر شا دلا کہ کو سر بیج مقرر کیا اور نیلی مہر کے ۸ روپے قیمت کے ہٹا مپ پرا تو از نامہ اس مضمون کا لکھا :
 نمونہ اقرار نامہ پنچایت خانگی

ہم محمود خان نمبر دار موضع سوہاگپور پر گنہ رسول پور و جیدت کورمی کاشکار ساکن موضع ند کور کے آپس میں بابت بقایا لگان ۱۵۰۰ روپے

۱۷۱ تک کے جھگڑہ ہی سو ہم دونوں نے شیو چرن برہمن اور لال خان
پٹھان کو بیچ اور لالہ رام پرشاد کو ستر بیچ مقرر کیا ہے اور ہم دونوں اس قرار نامہ کو
لکھ کر قرار کرتے ہیں کہ جو باقی بیچ و ستر بیچ ایک راے ہو کر نکال دیوں گے
وہ ہم دونوں قبول کرینگے اور اگر بیچوں اور ستر بیچ کی راے ایک نہوگی تو
جس فیصلہ میں دو راے ایک نہوگی وہ منظور کرین گے فقط ۱۱ نو برہمن ۱۱
جب یہ قرار نامہ لکھا گیا تو بیچ جمع ہوئے اور دونوں کے عذر سے آخر کو
لم یہ نکلا کہ جیدت نے ایک ٹٹو غٹ کا محمود خان کو دیا تھا اور للعدہ کا گوڑ
ایک دفعہ جب محمود خان کے لڑکے کی مسلمان ہوئی تھی دیا تھا اسکو محمود خان
لگان میں مجرا نہیں دیتا اور جیدت مجرا مانگتا ہے بیچوں نے جب فیصلہ کرنا چاہا
تو لال خان بیچ نے کہا کہ ٹٹو اور گوڑ صرف بیوہ میں دیا ہے لگان میں مجرا نہونا چاہیے
و شیو چرن و رام پرشاد نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا آخر کو تینوں بیچ و ستر بیچ
کی رائے ملی دونوں نے علیحدہ علیحدہ ۸ رو ۸ کے ہٹامپ کے کاغذ پر فیصلے لکھے۔

پہلا فیصلہ

اسٹامپ
۸

مدعی

محمود خان نمبر دار موضع سوہا گپور

بنام

جیدت کورمی کاشتکار

مدعی علیہ

وَعُوذُ
لگانہ مومنہ کی گناہات سے مکمل نفعی

وسطے فیصلہ اس مقدمہ کے اقرار نامہ لکھا کر دونوں لڑنے والوں نے ہکو و
لال خان کو بیچ و سپینج مقرر کیا تھا وہیں حساب لگان کا جانچا بروے حساب
صہ باقی صحیح نکلی ہو مگر جیت کا یہ عذر ہو کہ بیاکھٹہ میں ہننے ایکٹ
جو عہ کو او دھود اس بیرگی سے خرید کیا تھا محمود خان کو دیا ہو اور لگان
شہ میں لکھ کا گوڑ محمود خان کو دیا ہو یہ لکھ کی رقم محمود خان
مجاہدین دیا محمود خان کو عذر ہو کہ ٹوہننے لگان میں نہیں پایا نہ قیمت
ٹھہرا کر جیت نے دیا تھا صرف دوستانہ ہکو دیا تھا اور لکھ کا گوڑ ہمارے
لڑکے کی مسلمانی میں دیا تھا وہ لگان میں کیونکر مجرا مانگتا ہو بعد سننے اس
عذر کے ہننے ٹوکو دیکھا اور او دھود اس بیرگی سے قیمت ٹوک کی تصدیق کی
تو معلوم ہوا کہ ضرور عہ کو جیت نے خرید کیا تھا اور بعد اس تحقیقات کے
جب ہننے فیصلہ کرنا چاہا تو لال خان پنچ نے ہماری تجویز کا ساتھ نہیں دیا اسکا
ہم افسوس کرتے ہیں کہ لال خان کی رائے سے ہماری تجویز مطابق نہیں ہو ہماری سمجھ میں نہ
سبب نہیں ہو کہ محمود خان لکھ کا مال مفت جیت سے لیوے اور
محمود خان سے ہننے کہا تھا کہ ٹوکو آپ پھیر دیوین مگر وہ اس بات پر راضی
نہیں اس واسطے ہم تجویز کرتے ہیں کہ محمود خان لکھ جیت کو مجرا دیوین و
عہ جیت محمود خان کو دیدیوے تاریخ ۱۵۔ نومبر ۱۸۷۷ عیسوی۔

العد
شیو چرن پنچ

العد
رام پرشاد سپینج

دو فیصلہ

اسٹامپ

مدعی

محمود خان نمبر دار سو پاکپور

بنام

مدعی علیہ

جیدت کورمی کاشتکار

۱۵ لگان مسئلہ سے نجاتیہ مسئلہ ایک

اس مقدمہ کے فیصلہ کے واسطے حکماء اور ازماء لکھکر مدعی و مدعی علیہ نے پنج مقرر کیا تھا جسے پٹواری کے حساب کو جانچا تو جو زمین جیدت نے لگان میں دی ہیں ان کی رسیدیں محمود خان نے دین میں اب سوائے او سکے جیدت کے لئے اور مجرا مانگتا ہے جسے قیمت ایک ٹٹو کی اور لئے قیمت گوڑ کی مگر اس کی رسید جیدت نے نہیں پائی اور محمود خان کا بیان ہے کہ یہ زمین صرف دو ستانہ جیدت نے دی تھیں اس واسطے صرف ہم اس بات پر کہ اگر جیدت نے لگان میں ٹٹو اور گوڑ دیا ہوتا تو رسید ضرور لیتا اور جو اس نے رسید نہیں لی تو لگان میں مجرا ہونے کے لائق نہیں جانتے اور خلاف رہے لالہ رام پرشاد و سر پنچ و شیو چرن پنچ کے تجویز کرتے ہیں کہ وہ باقی جیدت کے ذمہ ہے اور وہ ادا کرے۔ ۱۵۔ نومبر ۱۸۷۵ عیسوی

العین

لال خان پنچ

جب اس طرح دو فیصلہ ہو گئے تو اتفاق سے مٹھو لال مختار محمود خان کا آگیا اور اس نے محمود خان سے کہا کہ خاں صاحب تم نے ناحق پنچایت کی

اگر تم نالہ کرتے تو میں بات کی بات میں عدالت سے متذمہ جیت لاتا
اس واسطے کہ بموجب دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ لگان کے کسی مجرائی کا عند رجحیت
نکر سکتا محمود خان نے کہا کہ بھراب کیا کرین تو مٹھو لال نے کہا اب صبر کر جاؤ
وچھ مہینے چپ ہو رہو بعد چھ مہینے کے پنچون کے فیصلے رومی ہو جائینگے
اوسوقت نالہ کر کے جمیدت کے باپ سے روپیہ بھر لیونگے اور ابھی تم نے
کچھ چون و چرا کی تو مار جاؤ گے اس واسطے کہ اقرار نامہ میں لکھ چکے ہو کہ جدھر
دو پنچون کی رائے ہوگی وہ ہی بات پکی ٹھہرے گی تو رام پر نساؤ و شیو چون
ایک رائے میں لال خان کا فیصلہ عدالت میں نہ سنا جائیگا یہ سن کر محمود خان
تو چپ ہو رہے پر جمیدت نے جو محمود خان کو دیکھا کہ وہ کچھ مان ہوں
نہیں کرتا تو عیسے خود محمود خان کے پاس لے گیا مگر محمود خان نے کہا ابھی
روپیہ نہیں لین گے یہ سن کر جمیدت نے عدالت میں جا کر بموجب دفعہ ۱۴
ایکٹ لگان کے عیسے جمع کیے اور پنچون کا فیصلہ عدالت میں داخل کر کے
بموجب دفعہ ۱۳ ایکٹ لگان کے للوعسے کی رسید دلایا نے کا دعویٰ کیا
واخر کو محمود خان کو للوعسے کی رسید لکھ دینی پڑی و مٹھو لال کی پڑھائی ہوئی پٹی نہ چلی۔

دوسری مثال

اسی طرح ایک دیوانی کے مقدمہ کا بھی حال سنو کہ منی اکھن دل اکھن
پت راکھن برہمن کے دو بیٹے تھے جب پت راکھن مر گیا تو منی راکھن اور
دل اکھن میں باپ کے مال کے حصہ کا جھگڑا پڑا اور جھگڑے کا سبب یہ تھا
کہ منی راکھن نے بہت سا قرضہ جو لوگوں پر پت راکھن کا پانا تھا وصول کر لیا تھا

اور اپنے چھوٹے بھائی کو اس قرضہ کا چوتھا حصہ بھی نہیں دیتا تھا آخر جب بہت جھگڑا ہوا تو بعضے فساد یوں نے دل اکھن کو نالاش کرنے کی صلاح دی مگر دل اکھن جلد باز آدمی نہیں تھا اس نے من مار کے اور سبج دکر و دھچھوڑ کے ایدھرا و دھر کے پہلے آدمیوں سے صلاح پوچھی تو جو لوگ عدالت میں مقدمہ لڑ چکے تھے انھوں نے کہا کہ سنو دل اکھن عدالت کی لڑائی میں سوائے اسکے کہ باتوں باتوں عداوت بڑھ جاوے اور کچھ فائدہ نہ ہو گا پہلے تم سوچو کہ تم سے جو تمھارے بھائی سے تکرار ہو تو وہ کتنے روپیہ کی بابت ہو اور اس کے بعد یہ خیال کرو کہ اس روپیہ کے واسطے عدالت میں خرچہ کتنا بڑھیکا اور محنت کتنی کرنی پڑے گی اور خوشامد کسکی کسکی ضرور ہوگی اور اس کے بعد پھر اپنے بھائی کا خرچہ بھی سمجھو کہ کتنا ہوگا اور تب اپنے دل میں تو لو کہ یہ جو سب روپیہ تمھارا اور تمھارے بھائی کا عدالت کے نیگ لگے گا وہ سب تمھارے باپ ہی کا مال جائیگا پھر یہ اچھا کہ تمھارے باپ کا مال تم کو نہ ملے تو تمھارے بھائی کے پاس رہے یا یہ اچھا کہ نہ تمھارے ہی کام آوے نہ تمھارے بھائی کے اور اکارت جاوے یہ سنکر دل اکھن نے کہا کہ ہاں بچو کہتے تو تم سب بچو اگر ہمارے پتا کا مال بھائی کے پاس رہا تو وہ ہی مثل ہو کہ کھی کہاں گیا کھچڑی میں اور جو پرانے آئیرے غیرے کے ہاتھ پڑا تو مفت برباد ہوا میں تو عدالت میں جانے میں گون نہیں دیکھتا پھر تم کچھ ایسی راہ کرو کہ بھائی بھی تمھارا کتنا مان لیوے اور جو تم واجب جانکر دلا دو دیدیوے

اون لوگوں نے کہا کہ اچھا ہم سمجھائیں گے اور اوسمین سے دو تین بھلے
 اوسمیون نے من راکھن کو سمجھایا وہ دل کا کھوٹا اور من کا میلنا تھا جانتا تھا
 کہ پنج ضرور میری چوری پکڑ لیونینگے اسواسطے نچایت پر راضی نہوتا تھا
 مگر آخر کو راضی ہو گیا اور دونوں نے ملکر سیتارام اوستی پر حصر کیا کہ جو
 اوستی جی فیصلہ کر دیوین دونوں مان لین اور سطح سے وہ حصہ بانٹ
 کر دین بلار و بدل قبول کرین اور جب یہ بات پکی پوڑھی ہو گئی تو سبلی
 مہر کے ۸ کے اسٹامپ پر دونوں نے اسمضمون کا اقرار نامہ لکھا۔

اقرار نامہ

اسٹامپ

ہم من راکھن اور دل راکھن بیٹے پت راکھن برہمن متوفی کے اپن مین
 بابت حصہ بانٹ متروکہ باپ کے جھگڑہ ہو دل راکھن کو جو آدھا مال ہم
 من راکھن دیتے ہیں اوسمین وہ عذر کرتا ہے کہ جو قرضہ اسامیون سے
 وصول کیا ہے اوسکا حساب دکھلا کر پورا پورا موافق دستاویزوں کے
 مجرا دیو اور ہم من راکھن یہ جواب دیتے ہیں کہ جتنا ہم نے اسامیون سے
 وصول پایا ہے اوسکا آدھا بعد مجرا کرنے حق وصول کر اے کے دیونینگے
 اور یہ تکرار آپس مین نہیں نہتی اسواسطے راضی خوشی سے ہم نے سیتارام
 اوستی پر حصر کیا کہ جو کچھ وہ ہم من راکھن سے دل راکھن کو دلانا تجویز کریں گے
 ہم بلا عذر دیونینگے اور ہم دل راکھن کو جو کچھ اوستی جی دلاوین گے

اوس سے زیادہ کا دعویٰ نہ کریں گے اس واسطے یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ آگے
پچھے کچھ عذر کی گنجائش نہ رہے فقط ۱۵۔ مئی ۱۹۱۵ء عیسوی

العصہ
دل راکھن مصر

العصہ
من راکھن برہمن مصر

گواہ گواہ گواہ
چرخہ لال کالیت ساکن سد رسولال مصر ساکن بیرالال بقال ساکن
جیسی پور جیسی پور جیسی پور

جب یہ اقرار نامہ لکھ گیا تو دونوں بھائیوں نے جا کر اوستی جی کو دیا
اوستی جی بہت ہوشیار و سمجھ دار آدمی تھے انھوں نے بڑی خبر دہائی
سے تحقیقات کی اور جن جن لوگوں سے پتہ راکھن سے لین دین اور
بیوہا تھا ان کو بلایا اور پاسی پڑوسی اور گھر کے ٹھلو دن اور نوکروں
سے گھر گزستی کا اسباب برتن زیور کا کھوج لگایا اور تب عصہ کے
اسٹامپ کے کاغذ پر فیصلہ اسطور سے لکھا۔

فیصلہ
اسٹامپ
عصہ

دل راکھن لال مصر ساکن جیسی پور پر گنتہ رسول پور مدعی

بنام

من راکھن لال مصر ساکن ایضاً مدعی علیہ

و صحیح
مترکہ بت را کھن لال مصر باب
فریقین نقدادی صم

فریقین بیٹے پت را کھن لال برہمن کے ہیں اور پت را کھن لال ایک لائق آدمی
تھا اور ہمیشہ زمین دین اور غلبہ سمجھنے کا بیوہ مار کیا کرتا تھا مگر ۶۹ م فصلین
کا م کالج پت را کھن لال کا ست ہو گیا اور نیا بیوہ مار کرنا اور انھوں نے
چھوڑ دیا اور کچھ لقا خضے پر دار مدار روزمرہ کے گذارے کا رہ گیا۔
مین پت را کھن کا پیچھا ہوا اور سوقت مین را کھن لال اور دل را کھن لال
دونوں اپنے باپ کے ساتھ تھے اور مان بھی انکی زندہ موجود تھی مگر
بعد مر جانے باپ کے آپس مین دونوں بھائیوں کی جو روٹن کے تکرار
ہوئی اور دونوں جدا ہو گئے مان اور سوقت موجود تھی مگر گرتی کا سبب
مان نے خود دونوں کو جدا کر دیا اور اپنے واسطے علیحدہ حصہ لیکر مین را کھن
کے ساتھ رہی مگر قرضہ کی دستاویز مین اور تمسک مین را کھن کے قبضہ مین
آئین اور مین را کھن نے تقاضا کر کے قرضہ دار دن سے روپیہ وصول کیا
حساب کتاب اور سکا آپس مین بھی نہیں ہوا اب جو دونوں کی مان بھی مری
دل را کھن کا یہ دعویٰ ہو کہ مان کے پاس جو جائیداد رہ گئی تھی وہ مین را کھن
بانٹ دیوین اور حسب قدر قرضہ وصول کیا ہو اور حساب کتاب کر کے
آدھا حوالہ کریں اور جو دستاویز مین باقی ہیں انکو تقسیم کر لیوین اور
اسی فیصلہ کے واسطے ہم پر حصر کیا ہو مین را کھن کو یہ عذر ہیں کہ مان تو بہار
ساتھ رہی اور ہمارے پاس مری کر یا کرم مین جو خرچ ہوا وہ ہمارا خرچ ہوا

اس واسطے ہم مان کی جائداد دل رکھن کو نہیں دے سکتے اور جو قرضہ ہمنے وصول کیا ہو اور ہمیں بہت ڈوبا ہوا تھا اور ہمنے حکمت حکمت سے بڑی فکر کر کے وصول کیا ہو تو بھی جتنا ہکو ملا ہو اور ہمیں سے دو تھائی ہم لیکر اکیائی دل رکھن کو دیونگے دل رکھن کا مطلب یہ ہے کہ من رکھن نے جس قدر روپیہ کے تمسک قرضہ داروں کو پھیر دیے ہیں اور سقدر حساب میں جمع کرے اور عے سیکڑا حق محنت کا مجرا کر کے جو باقی بچے اسکا آدھا آدھا بانٹ دے اور مان نے بہت سی جائداد اپنے پاس رکھ لی تھی اور مان سے ہمنے سیکڑا جھگڑہ نہیں کیا تھا کہ انکو ناحق کرودہ میں کیوں ڈالیں آخر انکے مرنے کے بعد تو اسکا حصہ بھی ہکو ملیگا فقط ہمنے جو تحقیقات کی تو سوائے رشتہ داروں فریقین کے ہم اپنی ذاتی واقف کاری سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فریقین کی مان نے خود ہمسے کہا تھا کہ جو جائداد اب میرے پاس ہے بعد میرے مرنے کے دونوں بھائی بانٹ لیں گے اور اس سبب سے ہکو خاطر جمع ہے کہ دل رکھن کا دعویٰ مان کی جائداد بانٹنے کا غلط نہیں ہے یہ ہکو معلوم نہیں تھا کہ درحقیقت بوڑھا سے پاس کیا جائداد تھی سو اسکی تحقیقات ہمنے کی مسماۃ سعد منی بارن - لولو گمان اور فریقین کی بہن کے بیان سے پایا گیا کہ کڑے سوئیکے موہن مالاسوئیکیا

ٹریا چاندی کی جمیل اشرفیوکی نقد فریقین کی مان نے اپنے پاس رکھا تھا اور یک من برتن قیمتی سے اپیل کے اپنے واسطے جدا کر لیے تھے اور کچھ زیادہ مال بوڑھا کے پاس نہیں تھا بعد مرنے بوڑھا کے من رکھن نے کیا کر مین ضرور چار سے خرچ کیے تو آٹھ سو بیس کا مال بوڑھا کا من رکھن کے

و جو حساب وصول کا من راکھن لال نے پہکود کھلایا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ

رام بخش سے	سکھ رہے	چکدان برہنہ	مادھورام اوتیگر	دامودر لال	انروہ سنگھ
کاشت سے	کاشت سے	کاشت سے	کاشت سے	کاشت سے	کاشت سے
ماہ	ماہ	ماہ	ماہ	ماہ	ماہ

وصول ہوئے اور کل روپیہ کی فارغ خطی اذکو دیدی گئی وجہ سے اٹھوڑے ماہ

و جبیکہ کورمی سے ماہ و سرحدیت سنگھ سے ماہ و رام لال کورمی سے ماہ

وصول ہوئے ہیں اوس قدر کی رسید اذکو دی گئی ہے باقی لوگوں پر تک

قرضہ باقی ہے اس طرح کل سے ماہ مین اٹھوڑے وصول ہوئے اور اٹھوڑے

چھوڑ دیا گیا اور منجملہ سے ماہ کے اٹھوڑے وصول ہوئے و ایلام سے باقی

رہے و اوس کے سواے حالہ میں کچھ وصول نہیں ہوا اور اس حساب سے

اٹھوڑے وصول ہوئے و اٹھوڑے معاف ہوئے و ایلام سے مع سود

باقی ہیں دل راکھن کو عذر ہے کہ اٹھوڑے معاف نہیں ہوئے اور اسکی تحقیق

کو پہنچنے پر بخش و غیرہ کو بلایا اوس کے بیان سے ثابت ہوا کہ جو کچھ وصول

من راکھن نے لکھا ہے وہ سچ تو ہے مگر اٹھوڑے من راکھن نے معاف نہیں

کیے ہیں البتہ سود من راکھن نے چھوڑ دیا ہے اور مول کے کل روپیہ انھوں نے

دینے منظور کیے تھے سوا اٹھوڑے جیسا من راکھن کہتا ہے انھوں نے

وصول دیے اور باقی اٹھوڑے کے لیے تمک من راکھن کے نام پر

فصیدی سود کے لکھ دیے اور قسط بندی کر دی اور تمکون کے واسطے

من راکھن لال کہتے ہیں کہ ہم نے نیا قرضہ دیا تھا اور اس کے تمک لکھائے

ہیں سو یہ غلط ہے البتہ من راکھن لال نے سود ہی شرط پر رام بخش و غیرہ کو

چھوڑا تھا کہ جب عدالت میں رو بکاری پڑے تو وہ کہدین کہ کچھلا قرضہ
 ہم پر جو تھا اسکی میعاد سماعت کی گزر گئی اور ہم دیندار نہیں ہیں اور جو
 تمک نئے لکھے گئے ہیں اسکا نیا روپیہ پہنچنے لیا تھا سو یہ پڑی غائبی
 من رکھن لال کی ہر ہماری سمجھ میں جو ایام ۱۷۷۵ء من اکھن لال نے وصول
 کیے ہیں اوسمیں کچھ محنت من رکھن لال نے نہیں کی اور کچھ حق اونکا نہیں ہے
 کہ مجرا دیا جاتا مگر دل رکھن لال نے اپنی بھلمنسی سے اسے سیکڑا دینا منظور
 کیا ہے اسواسطے مالطعہ اوسمیں سے مجرا دیکر ایام ۱۷۷۵ء باقی رہا سو ایام ۱۷۷۵ء
 من رکھن قرضہ میں سے اور ایام ۱۷۷۵ء جاؤد بوڑیا میں سے کل ایام ۱۷۷۵ء
 دل اکھن کو دیوے اور جیتک نہ دیوے عصمہ سیکڑا سود کے حساب سے
 دل رکھن کا بڑھتا جاوے اور رام بخش - سب سکھہ راسے - چکرمان
 مادھورام اوستی - دامو در لال کایست - انرو دھن سنگھ ٹھاکر کے نئے تمکین
 آدھا حصہ دل رکھن کا رہی اور باقی قرضہ میں بھی آدھا دل اکھن لال کا رہی
 اور بغیر دل رکھن کی شرکت کے کوئی قرضدار کیلئے من اکھن کو نہ دیوے - ۱۷۷۵ء
 اس فیصلہ سے من اکھن لال بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ ہم نہ اس فیصلہ کو
 مانیں گے نہ روپیہ دیوین گے تب دل رکھن نے پھر اون لوگوں سے
 صلاح کی جنہوں نے ناش کرنے کو منع کیا تھا تب وہ سب لاچار ہوئے
 اور کہا کہ بھائی اب بدون عدالت کے گئے کچھ نہ بن پڑیگا مگر کچھ دیکھ
 نہیں ہے جا کر ناش کرو مرنایا نہ کرتا دل اکھن نے بموجب دفعہ ۳۲۷
 ایکٹ ۱۷۷۵ء کے عرضی عدالت میں اس طور کی لکھا کر پیش کی -

نمونہ عرضی حسب دفعہ ۳۲ ایکٹ ۱۸۵۹ء

اسٹامپ
درمید

دل رکھن لال ولد پت رکھن لال ساکن جسی پور پرگنہ رسول پور مدعی

بنام
من رکھن لال ولد پت رکھن لال ساکن ایضاً مدعی علیہ

داعل کرائے جانے فیصلہ سیتا رام اوستی مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۶۹ء
جو بات تقسیم متروکہ کے لکھا گیا اور جسکے بموجب حق مدعی کا بقدر العظمیٰ
مقرر ہوا ہے اور عمل درآمد کرائے جانے فیصلہ مذکور پر جس سے مدعی علیہ
نے ۱۶ ستمبر ۱۸۷۱ء کو انکار کیا کہ وہ ہی تائید منظور دعویٰ ہے۔

مین دل رکھن مدعی مقرر اس بات کا ہون کہ بیان اس

عرضی دعویٰ کا بقدر میرے علم و یقین کے صحیح و درست ہے

دل رکھن مدعی جسی پور پرگنہ رسول پور
مورخہ یکم نومبر ۱۸۷۱ء

علامت و خط
۶۱

جب یہ عرضی عدالت میں گزری تو اطلاع نامہ میعاد میں پندرہ روز میں رکھن
جاری ہوا کہ جو کچھ وجہ تمھارے پاس اس عذر کی ہو کہ فیصلہ نامی دخل
عدالت نکر وایا جاوے میعاد کے بھیت پر پیش کر دے یہ اطلاع نامہ پا کر
من رکھن لال نے عرضی عذر کی اس مضمون کی داخل کی۔

نمونہ عرضی عذر

اسٹامپ

دل رکھن لال مصر ساکن جیسی پور پر گنہ رسول پور
مدعی بنام

من رکھن لال مصر ساکن ایضاً
مدعی علیہ

دعوہ
داخل کرائے جانے فیصلہ

غریب پرور سلامت
حقیقت میں اقوا زمانہ لکھ کر
ہم فریقین نے سیتا رام اوستی پر اپنے باپ کے متروکہ کے تقسیم
کرنے کا حصر کیا تھا مگر سیتا رام نے وقت پر فیصلہ نہیں کیا اور مدعی
کی خاطر سے نہ معلوم کیا کیا وکس وقت تحقیقات کر کے یہ سازش مدعی
کے فیصلہ لکھ دیا اس واسطے مجھے عذر ہے کہ وہ فیصلہ عدالت نہ طلب کرے
و مدعی کو حکم دے کہ جو کچھ دعویٰ ہو وہ خود عدالت میں پیش کرے۔

عذر
من رکھن لال مصر ساکن جیسی پور
مدعوہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۰۷ء

عدالت نے بعد دریافت و تحقیقات عذر من رکھن لال کا مضبوط خیال
نکلیا اور سیتا رام اوستی سے فیصلہ طلب کیا اور بدو ن کسی تحقیقات کے
او سے منظور کر لیا اور اوس کے مطابق ڈکری لکھ دی اور حارجہ اٹھانے

فیصلہ کے واسطے پندرہ دن کی میعاد یکم دسمبر ۱۹۳۷ء عیسوی کو دی مگر جب من راکھن نے نہ مانا تو دل راکھن نے ڈکری جاری کرائی اور موافق فیصلہ سیتا رام اوستی کے جبکہ عدالت نے منظور کر لیا تھا اس پر نقد مع سود ایک روپیہ سیکڑا دینے کا حکم دیا اور تمسکون پر آدھے کا حق مقرر کر دیا اور خرچہ مقدمہ کا من راکھن کے سر رکھا۔

کاشتکار۔ آخر تو پھر عدالت میں جانا پڑا اور سٹام کا خرچہ تو پڑا سمجھ دار۔ ہاں من راکھن کی بیوقوفی سے عدالت میں تو جانا پڑا لیکن اگر من راکھن سیدھی طرح مان لیتا تو کاسب کو اسٹام کا خرچہ پڑتا تو بھی فضیحت دل راکھن کو اوٹھانی نہیں پڑی۔

کاشتکار۔ ہم تو جانتے تھے کہ عدالت کے سوائے اور کوئی جو اس طرح فیصلہ کرے جیسا اوستی جی نے کیا تھا تو خود حاکمی کے قصورین پکڑا جاوے اور سزا پاوے اگر یہ ڈرنھوتا تو پنڈت جی سے ہلوگ بہت جھگڑا پنڈو لیا کرتے۔

سمجھ دار۔ نہیں یہ بات ہرگز نہیں ہو بلکہ سرکار اون لوگوں سے خوش ہوتی ہو جو آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں اور جو شخص فیصلہ کر دیکو اوس سے بھی بہت سرکار رضی ہوتی ہو اور اگر سرکار کو پسند نہوتا تو پھر کاسب کو اوستی کا فیصلہ منظور کرتی اور قانون میں ایسا فیصلہ منظور کرنے کا حکم دیتی بلکہ ہم تمھارے اطمینان کے واسطے ایک سرکار کا خلاصہ پنڈت جی کو لکھوا دیتے ہیں۔

انتخاب سرکار نمبری ۱۰۴-۶۲۱۰۰۰ ایلسنوی

مجاہد جارج کیمبل صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر صوبہ اودھ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۷ء۔
 دفعہ ۳۔ جو معاملہ بطور رنج اسطرح پر فیصلہ ہو سکتا ہے کہ رعایا
 راضی رہیں نسبت اوس معاملہ کے ہم ایما نہیں کرتے کہ عدالتوں
 میں رجوع کیا جاوے اور بابت میعاد سماعت وغیرہ کے ہماری
 یہ رائے ہے کہ اگر رعایا واجبی واجبی ثالثی پر راضی ہوں اور فریب
 وجبر نہ ہو تو اپنے اوپر تکلیف گوارا کر کے واسطے بند کرنے تصفیہ کے
 دست اندازی کرنا ضرور نہیں ہے ہم اس قدر لکھیں گے کہ اگر فیصلہ کے
 دیکھنے سے ظاہر ہو کہ قرضہ میعاد سماعت سے باہر تھا یا فیصلہ اور
 طرح پر قانون کے خلاف یا ملک کے رواج کے خلاف ہے تو اگر قرضدار
 نے دستاویز لکھ کر فیصلہ کو منظور کر لیا ہے تو البتہ وہ فیصلہ جاری
 ہو سکے گا اور اگر نہیں منظور کیا تو جاری نہ ہو سکے گا۔

دفعہ ۴۔ صاحب ڈپٹی کمشنر گونڈا نے لکھا ہے کہ رعایا نے شیو پرنس کو
 اپنا جج خلاف سررشتہ تجویز کر لیا ہے نسبت ایسے شخص کے ہماری
 یہ رائے ہے کہ خاص کر اسکی عزت کرنا چاہیے کہ واسطے کہ وہ شخص اپنے
 ہم وطن باشندوں کا فائدہ بخش اور ہم لوگوں کا مددگار انتظام
 سلطنت میں ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اوسنے سرکار کے مقابلہ میں اپنی
 دکان جاری کی ہے مہتو خوشی سے شیو پرنس کی سعی کرتے کہ اوسکو
 اختیارات آنرییری اسٹنٹ کمشنر کو دی جاوین لیکن شاید بے دیکھ

ایسی غرت کے اور سکی ذات سے زیادہ فائدہ متصور ہے۔
 دفعہ ۵۔ حکم دفعہ ۳۲۷۔ ایکٹ ۱۹۶۸ء کا جس کے رو سے فیصلہ نج
 کے پنچون کے قانون کے موافق جاری ہو سکتے ہیں ہماری دہشت میں
 بہت غمہ ہے اور ہم لوگوں کو لازم ہے کہ حکم مذکور کی تعمیل کرنے کی
 ہر طرح سے ہدایت کریں۔

کابینہ شکار۔ کمون لگان کے تو معاملہ میں دیوانی کا قانون بھی
 چلتا ہے تو ہم لگان کے معاملہ کو ہم پنڈت جی سے فیصلہ کرا لیں۔
 سمجھ دار۔ بان لگان کے مقدموں کی کارروائی قانون دیوانی
 کے ایکٹ ۱۹۵۹ء کے موافق جہاں تک وہ قانون اودہ کے صوبہ
 میں جاری ہی کی جاتی ہے اور دفعہ ۳۲۷۔ ایکٹ ۸ کا اودہ میں
 جاری ہے اس واسطے تم پنڈت جی سے فیصلہ کرا سکتے ہو مگر جب اسپین
 پنچایت ٹھہرے تو ہمیشہ ۸ کے اسٹامپ پر اقرار نامہ لکھ لو اور جب
 فیصلہ پنچ لکھیں تو اگر عامہ تک کا معاملہ ہو تو ۸ کے اسٹامپ پر
 وجوہات سے زیادہ کا معاملہ ہو تو عصہ کے اسٹامپ پر لکھوانا چاہیے
 نہیں تو پھر قانون کے اسٹامپ کے جھگڑے میں پڑ جاؤ گے اور یہ بھی
 یاد رکھو کہ اس طرح جو فیصلہ ہو جاوے اور اسکو آپس میں مان کے
 جھگڑہ جب جاوے تو خیر و اگر جھگڑا نہ چکے یا کوئی بدل جاوے
 تو چھ مہینے کے بھیتر عدالت میں پیش کرنا چاہیے و اگر چھ مہینے تک
 عدالت میں وہ فیصلہ پیش نہوا تو گیا گذرا ہو جاوے گا۔

کاشتکار۔ ایک بات اور یاد آئی ہو کہ وہ بیکہ زمین بشنا تھہ نہت سے کھمن چارنے لی تھی اور بشنا تھہ راس کو اب تک وہ ہوت کھمن دیا کرتا تھا اب ہمارے قانون کے کارندے نے کھمن سے پوت مانگی اور جواب دینے عذر کیا تو کارندے نے نالش کر دی اور آج سمن آیا ہے سو یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کارندہ کون پد سے پوت مانگتا ہے۔

سمجھہ دار بشنا تھہ کو چاہیے کہ وہ بھی کھمن کے ساتھ جا کر عذر کرے اور جس حق سے زمین اوسکے پاس ہو عدالت میں اوسکا ثبوت لیتا جاوے تو وہ بھی مدعی علیہ مقدمہ کا ہو جاوے گا اور عدالت فیصلہ کر دیگی اگر بشنا تھہ کی طرف سے زمین کھمن کے پاس ہے تو کارندہ لگان نہ پاوے گا قانون کے بموجب کوئی تیسرا آدمی جسکو لگان پانے کا حق ہو اور جسے نالش کے ہونے تک لگان پایا ہو جھگڑنے والوں میں شریک کیا جاتا ہے اور تحقیقات اسکی کی جاتی ہے کہ وہ تیسرا آدمی لگان وصول کرتا رہے یا نہیں اور جیسا ثابت ہوتا ہے مقدمہ فیصلہ کیا جاتا ہے۔

کاشتکار۔ بھلا آپ کو امید ہے کہ ہم لوگ بھی کسیدن ہر طرح کی باریکی اور تمام دنیا کی باتیں سمجھنے کے لائق ہونگے۔

سمجھہ دار۔ تم لوگوں پر کیا موقوف ہے جیسے تم ویسے ہی ہم ہم سب قانون کی طرح اپنی عمر کاٹیں گے اور بڑا افسوس یہ ہے کہ ہماری تمھاری اولاد بھی مشکل سے ہماری تمھاری راہ چھوڑینگے اور جب تک ہم سب ملکر ان پر دستور لگائے اور رسوم کی برائیوں سے خبردار نہوں تب تک اپنی بھلائی کی کوئی فکر نہیں کر سکتے

کاشتکار۔ کیون صاحب ہماری زمین اور دستور کیا کچھ بُرے بھی ہیں۔
سمجھ دار۔ میری سمجھ میں بہت سے دستور بُرے ہیں پر ہکو وٹکو وہ
دستور اس سبب سے بُرے نہیں معلوم ہوتے کہ بچپن سے انھیں
دستور وں میں پلے ہیں اور جب تک کہ ہم دوسرے ملک کے آدمیوں کا
حال اور ان کے رویہ و چال پر خبر دار نہوں تب تک اپنی بُرائی و بھلائی کو
نہیں سوچ سکتے۔

کاشتکار۔ بھلا آپ کی سمجھ میں کوئی تدبیر ایسی ہو کہ جس سے ہلوگ
اپنے بُرے دستور وں کو جان سکین اور دوسرے ملک کے اچھے
دستور سیکھیں۔

سمجھ دار۔ میری سمجھ میں تو وہ تدبیر جس سے تم کیا ہمارے سب
وہیں بھائی اپنی بھلائی اور بگڑے ہوئے دستور و کاموں کے سنوارنے
اور علم و ہنر کے پھیلانے کی تدبیر کریں اس سے بہتر کوئی نہیں ہو کہ ہم
وہیں بھائی اسی فکر کر کے کہ گانون گانون و پور وہ پور وہ میں ایک ایک
مجلس مقرر کریں اور اس مجلس میں پندرہویں روز سب چھوٹے بڑے
جمع ہوا کریں و اپنے اپنے پرگنہ کی خبر و ضلع و صوبہ اور اپنے و پرانے
ملک کے حال و سرکاری حکم و احکام اور قانون جو نئے جاری ہوئیوں
ہوں اور بادشاہت کے بند و سب کے قاعدے پوچھ پانچھ کیا کریں
اور بعد اوسکے اپنے لڑکوں کی تعلیم اور اپنے خود رویہ اور دستور اور
روزی کمانے کی تدبیروں کی بابت آپس میں بات چیت کریں اور

برمی باتون کے دور کرنے اور نیک باتون کے رواج دینے میں سب ملکر
 فکر کیا کریں اور اپنی مجلس کے آدمیوں میں سے کسی ایسے آدمی کو جو معتبر
 و نیک چال و سمجھ دار و عزت دار بھاری بھر کم ہو جن کے اوس مجلس کا
 مالک ٹھہراوین جس سے یہ کام نکلا کرے کہ جو مجلس میں جمع ہونے والے
 انپڑہ و نامجھ ہوں انکو زبانی ہر طرح کی باتیں سمجھاوے اور جو عقلمند اور
 پڑھے لکھے ہوں ان سے ویسی باتیں کرے اور ان مجلس والوں کی طرف سے
 جہاں سب کام پڑے بات چیت کرنے کو جاوے اور اس طرح گانوں گانوں
 کی مجلسوں کے کھیا اور مالک پر گنے کے کسی بڑے گانوں میں ہر مہینے
 جمع ہوا کریں اور اپنوں میں سے کسی کو یا اگر ان میں کوئی لائق آدمی نہ ہو
 تو تنخواہ دیکر اور کہیں سے کسی کو بلاوین اور اوسکو اوس مجلس کا سر دار
 اس کام کے واسطے ٹھہراوین کہ جو کچھ گانوں کے کھیون کو پوچھنا ہوا ہو
 پوچھیں تو وہ جواب دے سکے اور دوسرے ملکوں کی اچھی رسم اور
 اپنے ملک کے برے دستور میں فرق کرنے کا گیان کر سکے اس سے فائدہ
 ہوگا کہ گانوں گانوں کی کھیا پر گنے کی مجلس کو کھیا سے نئی نئی باتیں سکھائیے
 اور اپنے گانوں کی مجلس کے چھوٹے بڑوں کے کان تک پہونچا دیں گے
 اور پر گنے کی مجلس کے کھیا یا مالک اپنے سیکھنے کے واسطے ضلع کے شہر میں
 ایک مجلس بناوین اور تین تین مہینے کے بعد سب پر گنے کی مجلسوں کو کھیا
 اوس میں جمع ہوا کریں اور اوس مجلس کا کھیا ایسا مقرر کریں کہ جو بہت عزت دار
 اور برمی لیاقت رکھتا ہو اور بہت گنی اور چا ترا اور وانا اور پڑھا لکھا

مولوی یا نیڈت ہو کہ جو سوائے پرگنہ کی مجلسوں کے کھیون کے سکھلانے اور سمجھانے کے اپنے ضلع کی مجلسوں کا حال دوسرے ضلع کے لوگوں کے جانتے کے واسطے لکھ سکے اور دوسرے ملک اور صوبوں کے اچھے اچھے دستور و نیک باتوں کو تحقیقات کر کے وپڑہ کے اپنے ضلع کی مجلسوں کے واسطے کتابیں بنا سکے اور جو اچھی کتابیں ایسی زبان میں ہوں کہ جنکو ہم نہیں سمجھتے اؤ کو ہماری زبان میں کر سکے اور اتنے پر بھی صبر نہ کر کے اپنے سیکھنے اور چوکس رہنے کے واسطے ضلع کے مکھیا صوبہ کے صدر مقام میں ایک مجلس مقرر کریں کہ جس میں ضلع کی مجلسوں کے مکھیا کے ساتھ پرگنہ کی مجلسوں کے مکھیا چھ چھ مہینے پر اوس مجلس میں جایا کریں مگر صوبہ کے مجلس کا مکھیا بہت ہی غرثار اور غفلت مند اور ایسا لائق ہونا چاہیے کہ اوس کی قدر سرکاری حاکم کریں اور اپنے ملک والوں کی بھلائی اور بُرائی میں وہ سرکاری حاکم اُسے اور اُسکے دیس بھائیوں کی بھلائی یا بُرائی کے بہت سرکاری حاکم اوسکو لکھ پڑہ سکین اور اچھی اچھی کتابیں جو دوسری زبان میں ہوں اؤ کو آپ بھی ترجمہ کرے اور ضلع کے میر مجلسوں سے کراوے اور اپنے صوبے کی مجلسوں کی کیفیت اور اپنے بھائی بندوں کا دکھ سکھ خوبصورتی سے انگریزی میں لکھ سکے اور اخباروں میں چھاپے جس سے سرکار اپنی رعایا کا وہ حال جسکو سرکاری نوکر نہیں جان سکتے جان جاوے اور ملک کی رعایا کو بادشاہوں کو بھی معلوم ہووے کہ کیا کاریگری اور نہر و علم جاری ملک میں ہو اور ہم بھی وہ باتیں دوسرے ملک کی جانیں سمجھیں۔

کاشتکار۔ کیا صاحب ایسی مجلس بے خرچ کے ہو سکتی ہیں اور خرچ بھی کیا۔ سمجھ دے۔ نہیں بے خرچ کے تو پہلے پہل کچھ نہیں ہو سکتا پر جب علم کی روشنی پھیل جاوے تو پھر بے خرچ کے بھی جو کچھ ہمنے بتلایا ہی ہو نا مکمل نہیں ہو مگر جو خرچ درکار ہو گا اس کے ملنے کی ہم ایسی آسان تدبیر بتلاتے ہیں کہ تم کیا جوئے گا خوش ہو گا۔

کاشتکار۔ ذرا جلدی اوس تدبیر کو بتلایے میری سمجھ میں تو کوئی ایسی راہ نہیں ہو کہ ایسے بڑے کام کے واسطے روپیہ جمع ہو جاوے۔ سمجھ دے۔ وہ آسان تدبیر یہ ہو کہ چھوٹے بڑے غریب مالدار سب آدمی اپنے گھروں کے آدمی مرد لڑکے چھوڑ کے گنبن اور جتنے گنتی میں آویں اوتنے پیسے مینے مینے دینا اس کام کے واسطے منظور کر لیں تو اگر تمھارے گھر میں عورتیں لڑکے چھوڑ کے چار آدمی ہونگے تو آدمی چھ ۳۳ سال کے حساب سے ۱۲ سال دینا پڑیگا اور اسی طرح پیسہ پیسہ کر کے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاوینگے اور ان روپیوں میں سے جو کچھ ہمنے بتلایا سب کا خرچ آ جاوے گا۔

کاشتکار۔ واہ صاحب یہ تو کوٹریوں کے بھاو جہان بھر کا سامان آپ نے جمع کر دیا پر میری سمجھ میں تو اتنا روپیہ جمع نہیں ہو سکتا کہ سب خرچ پورے پڑیں۔

سمجھ دے۔ کیا کہتے ہو ہمنے پہلے حساب کر لیا ہی ہے جب منہ سے نکالا ہی دیکھو ہمارے صوبہ اودھ میں جو آدمیوں کی گنتی ہوئی ہے تو اسے بریلی کے

ضلع میں سب ضلعوں سے آدمی کم ٹھہرے میں تو بھی لڑکے چھوڑا کے مرد
 ۳۳۶۱۳۳ ہوتے ہیں اگر ان میں سے ایک چوتھائی پر دیسی یا کنکال
 اپاہج ہم کال ڈالیں تو بھی ۶۰۹۹۷۰ باقی رہتے ہیں اور ایک پیسہ
 آدمی کے حساب سے اعلیٰ سے آمدنی ہوتی ہو اور ضلع لکھنؤ پر کھیر پانی
 ۲۶۳۸۰۳ لڑکے چھوڑا کے مرد رہتے ہیں ان میں سے ایک چوتھائی
 نکال ڈالیں تو ۸۵۳۷۹ باقی رہیں گے جن سے سولہ لاکھ وصول ہونا
 مشکل نہیں ہو تو بھی لاکھ فوجی فوری کے ہم چھوڑتے ہیں اور سب پر بھی
 تین ہزار باقی رہتے ہیں۔

کاشتکار۔ یہ تو ہنسنے مانا کہ تین ہزار روپیہ ملے گا مگر خرچ تو بہت بیٹھے گا
 سمجھو وار۔ یہ کیا بات ہو خرچ کبھی آمدنی سے نہ بڑھتا ہے گا خرچ کا بھی حال
 سنو کانوں کی مجلس کے واسطے تو کچھ خرچ درکار ہی نہیں ہو اس واسطے کہ
 کانوں ہی کے آدمی سب جمع ہوا کر نیگے اب رہی پرگنہ کی مجلسیں تو لکھنؤ پر
 کھیر پانی کے ضلع میں چھوٹے بڑے موٹے پرگنہ ہیں ان میں سے دس لاکھ
 اگر مجلسیں ہوں تو بہت ہونگی اور پرگنہ کی مجلس کے واسطے جیسا کہ درکار
 بے تنخواہ دیے نہ ملے گا اس واسطے کہ میر مجلس یعنی کھیلا مہینے کے
 اگر مقرر ہوں تو لاکھ مہینا ہوگا اور متفرقات خرچ اگر مجلس میں دس
 مہینا رکھو تو پندرہ مجلس میں ساڑھے مہینا خرچ ہوگا اور کانوں کانوں
 میر مجلس جو جمع ہونگے ان میں سے جو اپنا کھانا نہ سکیں گے ان کی مدارات میں
 مال کا خرچ اگر پندرہ مجلس میں رکھو تو کل ساڑھے مہینا خرچ پڑے گا باقی ہی

ضلع کی مجلس کا خرچ تو کسی ضلع میں بڑی تنخواہ کا اگر کسی ضلع میں چھوٹی تنخواہ کا
 میر مجلس ضرور رہے گا مگر سب جگہ کا حساب ایکسا رکھ لو تو وہاں خرچ
 مینے مینے ہوگا میر مجلس ماہ اخبار و کتابوں و کاغذات کا ترجمہ کرنیوالا
 ماہ انگریزی لکھنے والا ماہ اردو لکھنے والا منشی لکھنے والا ناگری لکھنے والے
 دو منشی عہدہ کے عہدہ کے ہر کارے جو پرگنہ کی مجلسوں کے پاس
 خبر لیا یا کرین چھ آدمی پانچ پانچ روپیہ کے عہدہ متفرقات خرچ عہدہ
 صوبہ کی مجلس کا خرچ سووہ اخصا ہوگا اور ہر ضلع سے اگر مالہ عہدہ
 مینا بھی دیا جاوے تو پورا پڑ جائے گا اور جیسا ہم جانتے ہیں اگر صوبہ کی
 مجلس میں خرچ مقرر ہو تو بہت ہی اچھا بندوبست ہوگا میر مجلس کی تنخواہ
 الٹ بڑا ترجمہ کرنے والا مالہ دوسرا ترجمہ کرنے والا مالہ منشی
 اردو لکھنے والا محرر ایک عہدہ ہندی لکھنے والے محرر دو عہدہ مینے کے
 لکھ چار سوار عہدہ مینے کے مالہ آٹھ چار اسی عہدہ مینے کے
 لکھ متفرقات خرچ مالہ اب حساب سے دیکھو کہ ضلع لکھیم پور میں پرگنہ کی
 مجلسوں کا خرچ اسامیہ و ضلع کی مجلس کا خرچ مالہ و صوبہ کی مجلس کا
 خرچ مالہ عہدہ ہوا تو کل مالہ عہدہ ہوا و آمدنی سنے تھی تو مالہ عہدہ مینا
 بج رہے گا اوس سے اچھی اچھی کتابیں اور اخبار مول لیے جاویں اور
 چھاپے جاویں تو کون مشکل ہو۔

کاشکار۔ واہ واہ یہ تو بہت عمدہ ترکیب آپ نے بتلائی پر یہ تو
 کیسے کہ قانون گانون میں یہ صلاح کون بتلاوے اور روپیہ کس طرح تحصیل کیا جاوے۔

سمجھہ دار۔ یہ ہی تو ایک کٹھن بات تھنے پوچھی مگر میری سمجھ میں یہ بھی مشکل
یوں آسان ہو جاوے کہ سرکار سے پہلے درخواست کیجاوے کہ کوئی لائق
سرکاری نوکر گانون گانون میں پھر کر اسطرح سے جیسا ہنئے تمکو سمجھایا اوس
مجلس کے فائدے بتلائے ولوگون کے ولون میں سماوے اور جب ہ نہی ہوچکا
تو بکھیتی کرتے ہین اونکی تو قبولیت میں بڑھو اوے اور جو کھیتی نکرتے ہون اوے
ایسا بندوبست کراوے کہ گانون کے نمبر دارون کو بھروسہ ہو جاوے کہ وہ
دیا کر نیگے اور تب گانون کے نمبر دارون سے وعدہ کراے کہ وہ اپنی مالگداری
کے ساتھ خزانے میں روپیہ دیا کرین اور پھر سرکار ایسا روپیہ جو اوے صوبہ
میں مجلس کو دیدیا کرنے پر ایسے میں مجلسوں کا مقرر کرنا و موتوں کو نارعت کے
ہاتھ میں رہنے دیوے۔

کاشتکار۔ سچ مح آپ نے تو بڑا منصوبہ باندھا ہنئے سنہا ہر کہ راجہ بابو
تعلقدارون نے بھی لکھنؤ میں ایک ایسی ہی مجلس بنائی ہو۔
سمجھہ دار۔ ہاں لکھنؤ میں انجمن ہند مقرر کی مگر انکا تو ناخرج ہنیں پڑا اس واسطے کہ
وہ سب لکھنؤ میں جمع ہو جاتے ہین مگر غریب آدمی جو اپنا گھر چھوڑے کسی
ایک جگہ ہنیں جاسکتے اس واسطے ہنئے یہ تدبیر بتلائی کہ انکو گھر میں سب حال
معلوم ہو جاوے۔

کاشتکار۔ آپ سچ کہتے ہین اسطرح گھر بیٹھے سب حال جان بوجھ
میں گے اور پڑھنے کو سرکاری مدرسے میں پر سرکاری مدرسوں میں
ایک شکل ہو کہ دھرم کرم نہیں سکھایا جاتا۔

سمجھ وار۔ یہ بات سچ ہو مگر سرکار دھرم کرم سکھانے کا بندوبست نہیں کر سکتی ہندوستان میں کئی مذہب ہیں ہندو مسلمان عیسائی تو مشہور ہیں پھر اگر دھرم کرم سکھانے کا سرکار بندوبست کرے تو ہر مدرسہ میں تین تین پڑھانے دیکھانے والے رکھے اور یہ شکل ہو پرس مشکل کو بھی ہم اسی طرح سچ حکمت سے آسان کر سکتے ہیں۔

کاشتکار۔ ورا وہ بھی مہربانی کر کے بتا دیجیے۔

سمجھ وار۔ وہ یہ ہو کہ ہندو مسلمان سب ایک دل ہو کر اپنے لڑکے پیچھے ایک ایک پیسا مینا دیویں اور وہ پیسہ ہر گائون کا میر مجلس وصول کیا کریں اور ہر گنہ کے میر مجلس کے پاس ہو نچا دیں اور ہر گنہ کا میر مجلس ضلع کے میر مجلس کے پاس داخل کرے اور ضلع کا میر مجلس صوبہ کے میر مجلس کے پاس روانہ کرے اور صوبہ کا میر مجلس گلجہ گلجہ تو اوس روپیہ سے مدرسہ مقرر کر دے و ہندون کا جو روپیہ بچے وہ ہندون کے کام کے واسطے و مسلمانوں و عیسائیوں کا جو روپیہ بچے وہ اونکے کاموں کے واسطے اس طرح اوٹھاوے کہ ہر گلجہ شہر جاری کر دیوے کہ جو کوئی مذہبی علم میں امتحان دیوے گا او سکوتا روپیہ مینا اس واسطے ملا کرے گا کہ وہ لوگوں کو نیک راہ سکھلا دے و جو مذہبی کتاب لکھے گا او سکوتا انعام ملیگا اور جو گلجہ روپیہ کتابوں کے چھپوانے میں خرچ کرے و کتابیں دھرم کرم کی مفت بانٹ دیا کرے تو بھر تم دیکھو کہ سطح سب لوگوں کا دین مذہب دھرم کرم پھیل جاوے۔

کاشتکار۔ بھلا آپ بتلا سکتے ہیں کہ سطح کتنا روپیہ ہمارے صوبہ میں جمع ہو سکتا ہو۔

سمجھ وار۔ کھل لڑکے ہمارے صوبہ میں اسوقت ۳۰ ۶۳ ۱۸ ۲۱ میں نوکریں
ایک چوتھائی محض کنگال اگر چھوڑ دو تو سب کے بابت ^{حالیہ} ^{مہینہ} ^{۱۸} ^{۶۳} ^{۱۸} ^{۲۱} میں
کی آمدنی سالیانہ ہوگی۔

کاشت کار۔ حقیقت میں یہ بڑی آمدنی ہوگی پریشہ ہمارے سب بجائی
بندوں کو اسی بدہ دیوے جیسی آپ نے بتلائی مہتو خوب سمجھ گئے اور اگر سب
تیار بنوں تو ہمارے کانوں کے سب آدمی حاضرین کہ ایک ایک پیسہ مردوں
اور بچوں پر مینے مینے نچا کر کرین پر اور کانوں والوں کا حال نہیں جانتے۔
سمجھ وار۔ جب سب کانوں کانوں میں تمھاری سی بدہ ہو جاوے تب کام
چل سکتا ہے۔

کاشت کار۔ ایک بات اور یاد آگئی ہو اگر آپ کی مرضی ہو تو اسے بھی
پونچھ لیں۔

سمجھ وار۔ ہاں ضرور پوچھو سب کو کچھ تکلیف نہوگی۔

کاشت کار۔ آپ نے پندرہ فرما دیا کہ جو ہمارا سنگہ نمبر دار نے دیہی میں
کو رہی کو لگان نہ دینے پر مارا تھا اور دیہی دین نے مار پیٹ کی ماش کی تو
اور سکو فیو جباری عدالت سے جہانہ وقید کی سزا ہوئی اور آج ہنسنے سنا ہے کہ
کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ ابد ہوت سنگہ نمبر دار کو کسی تحصیلدار صاحب نے باقی نہ دینے
کے قصور پر تھپڑ ماری تھی اور ابد ہوت سنگہ نے بہت دادر بیدار مچائی پر کچھ
نہو ابھر جو ہمارا سنگہ کی شنوائی کیسی ہوئی۔

سمجھ وار۔ تھپڑ مارنے کا تحصیلدار صاحب کو کچھ مقدور نہیں تھا قانون میں

صاف حکم ہے کہ اگر کوئی نمبر دار مکان وصول کر نہ لے سکے کسی اجنبی سامی کو مارے یا کوئی
 مہاجر اپنے رشتہ دار کو قرض نہ چکانے پر پکڑے و مار پیٹ کرے یا تحصیلدار کسی نمبر دار کو
 باقی نہ دینے پر مارے یا کوئی پولس کا نوکر کسی کو قصور قبول نہ کرنے پر مارے تو سیات
 بیس قید میں و جواز نہ کی بھی سزا پادین ہوتی جانتے ہیں کہ تحصیلدار صاحب پر چھپر
 مارنیکا قصور ثابت ہوا ہو گا اور یہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتا کہ تحصیلدار صاحب نے
 چھپر مارا ہو تحصیلدار کے کام پر دیوانے یا مٹری مقرر نہیں ہوتے تحصیلدار کے
 عہدہ بڑا بھاری ہے سرکار بہت سمجھ بوجھ کے ایسی ٹری نوکری پر عقلمند آدمی کو مقرر
 کرتی ہے اور یہ بھی تم جانتے رہو کہ سرکار بھی پسند نہیں کرتی کہ کوئی سرکاری نوکر کسی
 ہاتھ چلاوے یا کالی دیوے مار پیٹ تو بڑی بات ہے اور ابد ہوت سنگہ تو نمبر دار تھا
 بھلا تحصیلدار صاحب اسکو مارتے اور قید نہوتے ہم کیسے اسکو بانیں۔

کاشتکار۔ مجھے سنایا کہ تھوڑی مار پیٹ کی فریاد بڑے آدمیوں پر نہیں سنی جاتی۔
 سمجھ دار۔ پہلے تو ابد ہوت سنگہ کچھ چھوٹا آدمی تھا اور اگر چھوٹا بھی ہوتا تو
 مار پیٹ کا دکھ جیسا بڑے آدمی پر بیاپتا ہے ویسا ہی چھوٹے پر ایسا نہیں ہو سکتا اور
 قانون میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے چاہے بڑا آدمی کنگال کو ایک تھپڑ مارے چاہے
 کوئی طالع و کسی مقدور و الیکو چاہے کنگال کنگال ہی کو برابر ناشن سنی جا لگی
 اور قصور کے ثابت ہونے پر سزا ہوگی ہاں اگر قصور ثابت نہو تو وہ اور بات ہے
 کاشتکار۔ صاحب کچھ تو قانون میں ایسا حکم ہے کہ چھوٹے قصور کی ناشن سنی
 سمجھ دار۔ قانون میں ضروریہ لکھا ہے کہ کوئی ایسا کام قصور نہیں ہے کہ جسکا گلیا
 شکوہ کوئی بیچ کی سمجھ کا آدمی نہ کرے سو ایسے حکم کے ہونیکا یہ سبب ہے کہ فوجداری

قانون کے بموجب ذرا ذرا سی جوک سے بڑے بڑے قصور بن جاتے ہیں تم سمجھو کہ اگر کوئی کسی کی حلیم پر سے ایک چنگی آگ کی بے پوچھے حلیم والے کے اوٹھالے تو یہ ذرا سی بات قانون کے موافق چوری ہو اور تین برس کے قید کی سزا ہو یا کوئی کسی کے بدن پر غصہ سے ہاتھ اپنا رکھ دیوے تو مار پیٹ ہو اور ایک برس کے قید کی سزا ہو اب تم سوچو کہ اگر قانون میں کچھ روک نہوتی تو ذرا سی عداوت پر ہر کوئی چھوٹے چھوٹے معاملوں کی ناش کرتے اور یہ ہی سبب ہو کہ قانون میں حکم دیا گیا ہو کہ ذرا ذرا سے بے اصل معاملہ قصور نہ بن جائیں مگر پھر مارنا ایسا نہیں کہ کوئی اسکا گلہ کرے حطع تم کہتے ہو ہم سے گیانی سنگہ ٹھا کرنے بھی ایک دفعہ کہا تھا اور ابد ہوت سنگہ کے تھپڑ چلائیکا چرچا چلا یا تھا اور یہ بھی اوسنے دلیل کی تھی کہ اگر کوئی کسی کی بھلائی کے واسطے ذرا مار دیوے یا کوئی مالک اپنے خدمتگار جا کر سلوے کو دھولیا دیوے تو قصور ہو گا کا ہے سے کہ سلو جا کر دین میں سے ایک وہی ایک تھپڑ مارنے کی مالک پر ناش نہیں کرتے مگر مہنے مانا اور سمجھا دیا کہ جا ہے مار کھا کے کوئی خدمتگار اپنی بھل منسی سے اپنے مالک پر ناش نہ کرے مگر جب ناش کریگا تو ضرور اپنی داد پاویگا اور یہ بھی نہو گا کہ سو خدمتگار ذرا سی مار پیٹ کی ناش آکر نہ کریں تو ناش کرنیوالے سے اون ناش نہ کریں یا لوٹکاؤں ٹانٹ دیکر حاکم کہدیکو کہ تم بھی چپ ہو پو کاشکتار۔ ہم آپ کی مہربانی کا کہا تک شکر کریں آپ نے ہمارے بتلانے کے واسطے بہت تکلیف اٹھائی اب آپ سے رخصت ہوتے ہیں ہمیشہ کرے کہ بھر آپ کے قدم دیکھیں اور یہ کہہ کر سب سلام کر کے رخصت ہوئے فقط

پیشکش
بینی خاں

تمام شد

غلاطنامہ مغیہ الزار عین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	جکریے	جگرے	۳	۱۱	ہوسو	ہوتو
"	۷	مسن	مین	۳۱	۱۹	مرتہ ہش	پریمہ ہش
۳	۵	مونی	منونی	۳۷	۱۰	کبھڑا	کبھڑا
"	۱۲	ایات کمالات	ایات کمالات	۳۹	۱۶	عہ کا	عہ کے
۶	۳	انگشت	انگشت	۴۰	"	چہ تک	چہ ہینگ
۷	۱۳	پنے	پنے	۴۱	۲	کڑیا جسی	کڑیا جسی
"	۱۴	جتنے	جتنا	۴۷	+	دفعہ ۳۵۱ حاشیہ پر جو مثال کے	
۸	۱	جھوٹا	چھوٹا			یہ سچ لکھا ہے بجائے اس کے دفعہ ۴۲	
۱۰	۷	خیم کسل	چیم کسل			مثال کے اوپر حاشیہ پر ہونا چاہئے	
"	۸	کھیا مغیر	کھیا مغیر			یعنی بموجب دفعہ ۳۲۳ جراتہ ترجمان	
۱۶	۱۱	کتنی دن	کے دن			پر ہوا تھا۔	
۲۰	۹	دیدیا کرین لین	دیدیا کرین	۵۳	۱۲	جو جواہر	جواہر
۲۱	۳	کھیا کون	کھیا کون	۵۴	۱	سہ	سہ
"	"	کھون	کھون	"	۸	مین مے	نہین دی
۲۶	۱۱	اوکھ لو	اوکھ لو	۵۵	۴	تہ رو	تروو
۲۷	۳	اگر وگر	اگر وگر	۵۹	"	آپے	ابے
۲۹	۱	براوسیطر	براوسیطر	۶۱	۵	ہونے کا	ہونے کے
"	۵	میرا کرتے ہیں	* —	۶۲	۳	پوروہ بنائے	پوروہ بنائے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶	۱۵	آپ کے	آپ کے	۶۶	۱۵	قسط ستمبر	قسط دسمبر
۶۷	۱۶	تو اور	سوا اور	۶۷	۱۶	جنوبی سطر	جنوبی سطر
۶۸	۱۷	اور ہکو	اور ہکو	۶۸	۱۷	عاشیہ پر	عاشیہ پر
۶۹	۱۸	چاہے لگان	چاہے لگان	۶۹	۱۸	تائے گانون	اپنے گانون
۷۰	۱۹	گھر کے کھوی	گھر کے کھوئے	۷۰	۱۹	چوہرین	چوہرین
۷۱	۲۰	آن داتا	ان داتا	۷۱	۲۰	عاشیہ پر	عاشیہ پر
۷۲	۲۱	پر سے کمی	پر سے کمی	۷۲	۲۱	تسویں سطر	تسویں سطر
۷۳	۲۲	کہنی ہو جا	کہنی ہو جا	۷۳	۲۲	عاشیہ پر	عاشیہ پر
۷۴	۲۳	بٹاوتھڑا	بٹاوتھڑا	۷۴	۲۳	کیسے	کیسے
۷۵	۲۴	کوٹ فیس	کوٹ فیس	۷۵	۲۴	پاس گذرانی	پاس گذرانی
۷۶	۲۵	دور کے	دور کے	۷۶	۲۵	ہے تو نیلام	ہے نیلام
۷۷	۲۶	کوٹ فیس	کوٹ فیس	۷۷	۲۶	آخر ایسے قول	اسی قول
۷۸	۲۷	مٹا گیا	مٹا گیا	۷۸	۲۷	زمین پر دھ	زمین پر دھ
۷۹	۲۸	حکمہ پانچوان	حکمہ پانچوان	۷۹	۲۸	پٹی پٹی	پٹی پٹی
۸۰	۲۹	تو چاہو جان کے	تو چاہو جان کے	۸۰	۲۹	اوسوقت	اوسوقت
۸۱	۳۰	چپٹے	چپٹے	۸۱	۳۰	دیسے ہلکے	دیسے ہلکے
۸۲	۳۱	دفعہ ۴۲ ایکٹ	دفعہ ۴۲ ایکٹ	۸۲	۳۱	توسرکاری	توسرکاری
۸۳	۳۲	لگان	لگان	۸۳	۳۲	عذر داری اور	عذر داری اور
۸۴	۳۳	آج کل کے روزنامہ	آج کل کے روزنامہ	۸۴	۳۳	سرکاری قرقی	سرکاری نوکرتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۸	اس سطر میں تہوڑی عبارت	جاری کردی	۱۵۵	۱۶	جاری کردی	جاری کرائی
		رہ گئی ہو انداز یوں صحیح کی جاو	تفرق یا کم	۱۵۷	۹	تفرق یا کم	تفرق یا خام
		جہاں یہ لکھا ہے × مال دھما	سمن خان	۱۵۹	۱۴	سمن خان	حسن خان
		یہ جانے × اس کے آگے یہ عبارت	دو ہیکہ	۱۶۰	۱۲	دو ہیکہ	عنا ہیکہ
		× کی تاریخ سے دس دن کے اندر	مین زیاتی	۱۶۴	۵	مین زیاتی	مین ترسانی
		ناش لگا دیوے تو وہ روکھو	واپس نے	۱۶۶	۵	واپس نے	واپس لیے
		پا مال اوٹھا لیجانی × اضافہ کی	رہین گی	۱۶۸	۱۳	رہین گی	رہینگی
		اور اسی سطر کے محاذ میں حاشیہ	پڑتے ہیں	۱۷۰	۲	پڑتے ہیں	پڑتی ہے۔
		لکھنا چاہیے دفعہ ۸۱۔ ایکٹ	کر دیوے	۱۷۱	۱۵	کر دیوے	کر دیوے
		لگان۔	قرضہ مین	۱۷۱	۱۴	قرضہ مین	قرضہ مین
۱۲۷	۸	یہ بھی	نبہ چین	۱۷۲	۳	نبہ چین	نبہ چین
۱۳۲	۶	کرے جو	جیسے ڈگری	۱۷۳	۶	جیسے ڈگری	جیسے ڈگری
۱۴۱	۱۳ و ۱۲	قبضہ داروں	درمی	۱۷۴	۱۲	درمی	اور رہی
		سے ہے۔	بجا کر	۱۷۵	۱۴	بجا کر	لیجا کر
		مین ہر دو تہیز	بیش روز	۲۰۳	۱۶	بیش روز	تیش روز
۱۴۳	۷	کرتے ہیں	سبب سکو	۲۰۷	۴	سبب سکو	سبب سکو
۱۴۴	۶	آپ ڈپلون	وہ قانی	۲۰۷	۱۱	وہ قانی	وہ قانی
۱۴۸	۴	زمین کا پٹہ	کیتون کیتون	۲۰۷	۱۷	کیتون کیتون	کیتون
۱۵۵	۱۴	دفعہ ۱۳	عز قانہ	۲۰۷	۱	عز قانہ	عز قانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۱۰	منافع ضمنی امانت	منافع و امانت	۲۶۸	۴	رنج و کردودہ	رنج و کردودہ
		ضمن ۱۵-	ضمن ۵-	۲۶۴	۱۶	کے رنک کے رنک	کے رنک کے رنک
	۱۲	+	یہ عبارت رہ گئی ہے	۲۶۸	۹	فضیحت	جنجھٹ
			اب اضافہ ہونا چاہئے	۲۶۹	۱۷	یہ سمجھنا چاہئے	یہ نہ سمجھنا چاہئے
			و عورتی چھوٹہ ضمن ۱۵-	۲۷۰	۶	کمون لگان	کیا لگان کے
			جو حصہ دار نمبر دار پر			کے تو معاملہ	کے تو معاملہ
			کرین۔		۷	تو ہم لگان کے	جو لگان کے
۲۱۷	۶	صاحب اسٹنٹ کلکٹر	صاحب اسٹنٹ کلکٹر			معاملہ کو ہم	معاملہ کو ہم
		تو۔	صاحب ڈپٹی کلکٹر تو۔	۲۸۱		حاشیہ پر محاذی فیصلہ کیا جاتا	حاشیہ پر محاذی فیصلہ کیا جاتا
	۹	ہدایت کو اور کلکٹر صاحب	ہدایت کو اور حکم۔			ہے کے دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ	ہے کے دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ
		کمنٹر صاحب کے حکم۔				لگان اضافہ کرنا چاہئے۔	لگان اضافہ کرنا چاہئے۔
۲۱۸	۱۳	جس مقدمہ	جس میں مقدمہ	۲۸۳	۷	سب کام	سب کام
۲۶۲	۱۳	لڑنے والوں کو کلینر	لڑنے والے کلینر			تمام شد	تمام شد

